3370663

★★★

ہیں فیض خدا سی اوسکی سخن … عون خلاق حسن و فن انشا

مثنوی جناب کامل فن — ناسخ استاد اہل سخن

نور پہیلا ہی جسکی مضمون کا

سنہ ۱۲۶۵ ہجری

نام جسکا نظم سراج ہوا

نظم ہی جمع حدیثوں کا

یعنی جو کچھ امام دین نی کہا

باتیں اوسکی ہیں بہت مطبوع — کی محمد حسین نی مطبوع

نافع خلق بھی کمال ہی یہ — سخن حق ہی کا بیان ہی یہ

Library
Institute of Islamic Stu...
AUG 14 1975

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہی سزاوار حمد ذات خدا
قابل شکر ہی صفات خدا

گنگ ہی نطق کیا کہون توحید
دنگ ہی عقل کیا کرون تحمید

مرتفع ہی یہ بام عز و جلال
نارسا ہی کمند وہم و خیال

عقل اول یہان ہوئی مبہوت
کیون نہ ہو نفس ناطقہ کو سکوت

شہد اللہ لا شریک لہٗ
وحدہٗ لا الٰہ الا ہو

عجز ادراک انبیا نی کیا
ما عرفناک مصطفی نی کہا

اور کس کو کہون کہ عارف ہے
کون اب عارف معارف ہے

بس یہی گفتگوی صادق ہے
کہ وہی خالق اور رازق ہے

کیا بنائی ہین آسمان و زمین
مہر و ماہ و ستارہ و پروین

میوہ دار اوس نی کردی اشجار
رنگ پہولون کے ہین ہزار ہزار

گل و خار ایک شاخ سی نکلے
نیک و بد ایک شاخ سی نکلے

ہی جہان گنج زر وہین اژدر
ہین نہنگون کی متصل گوہر

اہل کی ساتھ ساتھ ہین نا اہل
تہی محمد جہان وہین بوجہل

نور ظلمت سی ہو گیا ممتاز
سحر سی ہی یہ رتبۂ اعجاز

سالکون کو ہی سبل راہ صنم
دیر گویا ہی رہنما ی حرم

یون ہین معلوم ہوتی ہی ہر چیز
ضد سی مفہوم ہوتی ہی ہر چیز

کرو متیز آدم و جن مین
کرو متیز رات مین دن مین

خلقت خوب عین حکمت ہے
خلق معیوب عین حکمت ہے

آگ ہر چیز کو جلاتی ہے
پر شب و روز کام آتی ہی

کو جلانی کی خو نہین بہتر
سو جگہ ہی یہ بالیقین بہتر

جو نہ ہو آگ تو کہان ہو چراغ
گرم کیونکر ہون آب و شیر او جاغ

یون ہین ہر چیز یہ سمجہ تی خوب
اپنی اپنی جگہ ہی ہر شی خوب

جو ہوئی یہ کافر غدار
منکر ذات واحد دادار

جی ہی دوزخ کا بس نکل جاتا
آتش اش

رونق ایمان کی ہی کفر سی جان
ہوئی ناقوس سے بلند اذان

عین حکمت ہی جو ہی فعل حکیم
صانع وخا

دل ہین گذرا نہین وہ جہان گیا
خود بخود کب دل اوسکون پا گیا

دیدۂ دل کی سامنی ہی وہی
حق وباطل ک

منہ کری جس طرف دل آگاہ
نہین شبہہ فَثَمَّ وَجهُ الله

ہر طرف قدرتین نمایان ہین
ہر طرف صنعتین نمایان

ذات ہو دیکہنا تو دیکہہ صفات
تو صفات خدا مین دیکہہ لی ذات

ہی کدہر جستجوی ذات خدا
عین ذات خدا صفات خدا

نعت خیر البشر حبیب الله

احمد مجتبی رسول خدا
سید انبیا قبول خدا

صاحب سیف صاحب اعجاز
انبیا کی جنود مین ممتاز

جب نہ تہی کوئی چیز تہی احمد
باوقار و تمیز تہی احمد

ان سی پیدا ہوئی ہین صبح و مسا
جنت و نار و عرش و ارض و سما

نور کی یہ ہین خاک کا آدم
ہیر امولا کجا کجا آدم

خلق جس آن انس و جن کو کیا
نائب اپنا خدا نی ان کو کیا

جب کہ ڈالی بنای ارض و فلک
جای مزدور تہا گروہ ملک

حق نی مہر عمارت ان کو کیا
خلق پہر امارت ان کو کیا

ہین ابد اور ازل کی یہ مالک
یہی باقی ہین اور سب ہالک

الستی تا صاحب زبان ہین ایک
چودہون بے شک اور کمان ہین ایک

پہنی پوشاک تا بعرش گئی
دیکہی افلاک تا بعرش گئی

تہی سوار براق عرش سیر
ساتہ جبریل صورت چاکر

اہل سنت کی جو کتب ہین صحیح
اوسنی ہوتا ہی مستفاد صریح

آگی آگی بلال با نعلین
عرش پر دیتی تہی صدا نعلین

حبذا عزت رسول کریم
نہ کرین غبطہ کیون جناب کلیم

رجعت شمس اور شق قمر
بخدا تہا کمال سہل اون پر

تہی یہ فرمان ردای شمس و قمر
ہوئی ان سی بنای شمس و قمر

یہ نہوتی تو کچہ نہوتا خلق
چہوڑتی کب عدم کا پردا خلق

ان پر آدم کو فوق خاک نہین
کالبد بہی بنا ہی بعد نہین

جبکہ خیر البشر ہوئی پیدا
کوئی ہرگز نہ تہا سوای خدا

سب ہوئی انکی سامنی پیدا
سب کہی ان کی نام نی پیدا

حبذا نام پادشاہ امم
ہوئی مقبول توبہ آدم

کلمی ہین نہو جو ان کا نام
نہ ہو مقبول حضرت علام

منقبت ہی امام اول کی

اول اولیا بہ نص جلی
بعد نبی ولی علی وصی

قالع باب قلعہ خیبر
قاتل عمرو و مرحب و عنتر

نیر اعظم سمای یقین
لو کشف شرح ماجرای یقین

گوہر معدن ابی طالب
اختر روش ابی طالب

جاتی ہین دردلاد وا اس سے
پائی ایوب نی شفا اس سے

مرتضی خضر کا ہی راہنما
کر دیا ہے موکل دریا

ہی علی فخر آل ابراہیم
خلف بی مثال ابراہیم

محمد ابن سنان

ل سی اوسی آپ سنا
... مصطفی مین تہا
کیا فضائل دی خدانی سی
جن جن اسرار پر یہی مشرف
متحیر مین اس خیال مین تہا
اگی نزدیک وہ شقی بیٹہا
صاحب اس قبر کا معظم تہا
معتقد نی کہا که تہا یہ حکیم
ہوگیا اہل عقل پر غالب
ہین اگرچہ عرب فصیح و بلیغ
فوج فوج آی اوسکی امت مین
ہر موذن پکارتا ہی یہی
یونہین کہتی ہین پانچ وقت اذان
سنکی حال یہ ابی العوجا
اس جگہ میری عقل ہی حیران
دونون باتین کرکی پہر تقریر
نہین حاجت یہان مدبر کی
نہین حادث یہ ہی جہان قدیم
کفر جب یہ سنا مفضل نی
دیکہکر سوی بن ابی العوجا

که مفضل نی یہ بیان کیا
محو مین ہستی خدا مین تہا
کیا شمائل دی خدانی اسی
کوئی آفاق مین نہین واقف
که وہان آیا ابن ابی العوجا
پاس اک اوسکا معتقد بیٹہا
در آفاق مین مکرم تہا
ہوگیا مدعی امر عظیم
علم عالم کو کردیا غائب
پر ہوی دنگ سب فصیح و بلیغ
نرہا شک ذرا نبوت مین
ہر کوئی نعری مارتا ہی یہی
ہی اقامت مین بہی یہی عنوان
اپنی شاگرد سی کہنی لگا
تہا عجب فی شعور یہ انسان
بولی وہ منکران رب قدیر
نہین حاجت یہان مقدر کی
ہین زمین آسمان قدیم
رنج مین سر دہنا مفضل نی
دیکہکر روی بن ابی العوجا

ہی جو راوی محمد ابن سنان
ہوی یاور جو میری طالع سعد
متفکر مین دل مین تہا اوسدم
شرف اسکو جو ہی کسیکو نہین
دی جو حق نی مرتبہ اسکو
تہا رئیس ملاحدہ و لعین
جانب قبر پاک اشارہ کیا
منزلت اوسکی دمبدم ہی دو چند
بہر اثبات ادعای بزرگ
جتنی بینا تہی رہ گئی حیران
ہوگئی اوسکی دین مین داخل
جیسا جزو اذان ہی نام خدا
پونہچی اسکی جہان جہان دعوت
نام اوسکا ہو تازہ تا ہر دم
حال روشن ہی سب پہ محمد کا
کر محمد کی اصل کا مذکور
یعنی یہ کارخانۂ عالم
دیکہو جس چیز کو مع دنیا
یونہین سمجہو دوام خلقت کا
جوش ایمان سی ضبط ہو سکا
صاف اوس منکر خدا سی کہا

ہی روایت صحیح سی وہ یہان
ایکدن مین نماز عصر کی بعد
که ہین کیا رتبہ شفیع امم
اس سی نسبت کسی نبی کو نہین
ملی ہین انبیا مین وہ اسکو
دین سی تہا علاحدہ و لعین
اپنی اوس معتقد سی کہنی لگا
سلطنت اسکی دمبدم ہی دو چند
لایا پہر وہ معجزات سترگ
جتنی دانا تہی ہوگئی نادان
جتنی عاقل تہی ہوگئی جاہل
داخل اپنا ہی نام اوسنی کیا
پونہچی اسکی جہان جہان حجت
عز و شان پیمبری ہو کم
بس نہ لی نام اب محمد کا
که یہ اوس حیلہ سی ہوا مشہور
نہین محتاج صانع اعلم
آپسی آپ ہوگئی پیدا
محض بہتان ہی قیامت کا
کفر و ایمان مین ربط ہو سکا
گفتگو پوچ کر رہا ہی کیا

اوسس خدا کا بھی ہی کیون انکار
جسنی پیدا کیا ہی بی تکرار

یا تو صلب پدر مین تہا ساکن
رحم مادر مین یا ہوا ساکن

ہین تری ذات مین دلائل حق
ہین ہر اک بات مین دلائل حق

تو ہی شاہد ہی قدرت حق کا
تو ہی شاہد ہی حکمت حق کا

سنکی بولا ابن ابی العوجا
متکلم اگر ہی تو تو بتا

ہی اگر تابع امام زمان
حضرت جعفر مطاع جہان

بارہا مین کیا ہون بحث مدام
کبہی مجکو نہ دی کوئی دشنام

صاحب علم و عقل ہی لاریب
نہین قہر و غضب کا اوسمین عیب

جو مین لاتا ہون حجت و برہان
دل سی سنتا ہی وہ امام زمان

لیکن اک بات مین وہ کرتی ہین رد
دنگ ہوتی ہین ملحد و مرتد

اونکی اصحاب مین سے تو ہی اگر
مجسی شایستہ گفتگو مین کر

یعنی تہا وہ لعین دشمن دین
منکر صانع سپہر برین

ہی کلام مفضل اطہر
مین گیا نزد حضرت جعفر

اس قدر کیون شکستہ خاطر ہے
تیری چہری سی رنج ظاہر ہے

مین نے اون ملحدون کا ذکر کیا
سن کی حضرت نی یہ جواب دیا

مومنون کو ہو سنکی تا عبرت
ملحدونکو ہو سنکی تا حیرت

لطف خلق درندگان جہان
باعث آفرین مرغان

خلق اشجار میوہ دار و بقول
غیر ماکول سبزہ و ماکول

اپنی گہر مین مفضل اوٹہکی گیا
رات بہر انتظار صبح رہا

ہی مترجم کی معذرت کا بیان

ترجمی کا جو قصد کرتا ہون
تو خدا سی کمال ڈرتا ہون

دی ہی کیا خوب مرتبہ ترکیب
کیا خوش ...

تجکو مضغی سی کر دیا انسان
کبہی بچہ کبہی ...

تو ہی خود شاہد وجود خدا
دیکہ اپنی ہی ...

سب براہین تجہمین ہین واضح
آشکارا و واضح و لایح

تا اوسی طور کی کرون تمہید
نہین تو ہی عبث بہ گفت و شنید

خود وہ کرتی نہین جدل مجسی
تنگ کرتا ہی کس لیے تو مجہی

میری باتین بکرار سنتین ہین
کبہی مجکو نہین کیا غمگین

ہی رزین و متین وہ زیر فلک
مثل اوسکا کوئی نہین بیشک

جانتا ہون اوسی کیا قائل
شاد کرتا ہون خوب اپنا دل

کچہ نہین سوجہتا جواب اونکا
دی سکی کوئی کیا جواب اونکا

جہل ملحد تو ہو گیا معلوم
پر مفضل بہت ہوئی مغموم

ہی مفضل کی عرض پیش امام

نظر آیا جو مین بہت مغموم
شفقت سی یہ بولی وہ معصوم

رنج کا کچہ سبب بتا مجکو
حال گذرا جو ہو سنا مجکو

ہم کرین کی بیان تجسی یہان
حکمت حضرت خدای جہان

خلق عالم مین جو منافع ہین
شبہہ باطلہ کی دافع ہین

حشرات زمین و حیوانات
سبب خلقت درخت و نبات

ای مفضل نہ ہو تو دل مین اداس
صبح آجائیو ہماری پاس

صبح صادق کا ہو گیا جو ظہور
پیش صادق گیا وہ مرد غیور

عرض ہی مومنان والا سے
اہل انصاف و اہل تقوی سے

یعنی بیجا نہ ہو کہین تفسیر
نہ ہون محشر مین مورد تعزیر

...یہ کلام کہان
رند مشرب کہان امام کہان

...ہون یون خدا کی حضور
ای کریم رحیم رب غفور

...ل ہے ہزار خطا
پر ہون تجہسی امیدوار عطا

ہے مفضل کی اب یہان تقریر

جا کی خدمت مین ایستادہ ہوا
شوق دل مین جو تہا زیادہ ہوا

مجکو حجرہ مین یاد فرمایا
قرب دی دی کی شاد فرمایا

پہلے حضرت نے کی یہ مجہسی بات
آج تجکو دراز ہو گئی رات

کی مفضل نے عرض مولا سے
کیا چہپی کچہ امام و آقا سے

اب ہی گویا طلوع صبح امید
نظر آتی ہین مجکو دو خورشید

صبح اوسکا طلوع شام غروب
نہین حضرت کا لا کلام غروب

یہ ضیا اوسنی آپ سی پائی
یہ صفا اوسنی آپ سی پائی

ایک ہین ایک چاردہ معصوم
نیک ہین نیک چاردہ معصوم

کارپرداز ہو خدا کی تہین
محرم راز ہو خدا کے تہین

بولی حضرت سن ای مفضل اب
کچہ نہتا جب سی ہی ہمارا رب

بی نہایت وجود ہے اوسکا
بی بدایت وجود ہی اوسکا

پر ہمین جس طرح سکہایا ہی
جو طریقہ ہمین بتایا ہے

سب بتائی معانی ارفع
ہمکو کونین کا کیا مرجع

کر دیا شاہد اپنی وحدت کا
کر دیا حاکم اپنی حکمت کا

تا قیامت سب اعتقاد کرین
اپنی ایمان کو زیادہ کرین

ہی یہان سے حدیث کا حاصل
مستفید اب ہون عالم و جاہل

فہم کا ہی قصور جاہل ہے
عقل سے ہی بعید غافل ہی

مجکو معصوم سی کہان نسبت
فسق میرا کہان کہان عصمت

کو حدیث اپنی آگی دہرتا ہون
پر مین حاصل بیان کرتا ہون

کیجیو عفو بہر روح رسول
بہر سبطین و مرتضی و بتول

فضل خالق ہوا مری شامل
بعد رخصت کے مین ہوا داخل

پاس تہا ایک حجرہ اطہر
اوس مین جا بیٹہی حضرت جعفر

ہوئی مانند ابر گوہر بار
لب معجز بیان سے کی گفتار

صبح کا اشتیاق تہا تجکو
رات کا ہونا شاق تہا تجکو

جب نظر آئی صبح کی آثار
بخت ہی میری ہو گئی بیدار

ایک یہ آسمان کا خورشید
آپکا چہرہ دوسرا خورشید

ہی جو گردش مین نیر تابان
ہی یہ حضرت ہی کا بلا گردان

خلق مین نائب خدا ہین آپ
مصطفے سی کہان جدا ہین آپ

تم نہوتی تو کچہ نہوتا خلق
کی حقیقت مین تمنی پیدا خلق

ہے یہ ارشاد حضرت جعفر

چیز کچہ پیشتر خدا سی نہ تہی
وہی باقی ہی اور سب فانی

ہی وہی مستحق حمد و ثنا
بس ہی شکر و سپاس اوسکا روا

علم جو ہین علوم مین اعلے
اونکا مخصوص ہمکو حق نی کیا

علم اپنا خدا نے ہمکو دیا
ساری خلقت سے برگزیدہ کیا

کی مفضل نے عرض ای معصوم
آپ فرمائین مین کرون مرقوم

ترجمہ کا یہان سی ہی آغاز

ہی یہ ارشاد امام صادق کا
ہر سلک وجود خالق کا

حکمت حق سی ہی خلق عالم مین
حکمت حق سے ہے خلق آدم مین

اس مین اغراض اور مین آیات — جانتی ہین اسی اولو الالباب
عقل کوتاہ رکہتی ہین کفار — ہی یہ باعث جو کرتی ہین انکار
حمق سے کہتی ہین زشت صفات — نہین خالق برای موجودات
ہوتی جاتی ہی خود بخود خلقت — نہین تدبیر و صنعت و حکمت
کری لعنت خدا مدام ان پر — حق تو ظاہر ہی جانتی ہین کہ ہر

...نے مثال اس مثال کو دیکھو

اوسمین خوبی ہو اور استحکام — فرش گسترده ہو نفیس تمام
چاہیی آدمی کو جو چیز — وہ قرینی سی جابجا ہو نیز
نہ وہ دیکہین کے قصر کی صورت — نہ نظر آئی گی کوئی نعمت
ہوگی حسن جیز کے اونہین حاجت — پاس ہوگی نہ دیکہین گے صورت
کشف کچہ بہی نہو گا اونپر حال — بلکہ ہون گے وہ خشمناک کمال
حسن ترتیب جا بجائے گے تو کہین گے — بہر طعنہ زبان کہولین گے
حسن تقدیر کی جو منکر ہین — حسن تدبیر کی جو منکر ہین
نہ کہلا جہل سے یہ بہید اونہین — غافل کیا ہین خلق اشیا مین
کرتی ہین سیر عالم امکان — رہین نادان و بیخود و حیران
بیشتر دیکہتی ہین چیزونکو — نہین تمییز بی تمیزون کو
تخطیہ بی شعور کرتی ہین — اور ثابت قصور کرتی ہین
جیسے اصحاب مانی نقش — دین سے پہر گئی ہو گمراہ و بد اشر
تارک بندگی خالق ہین — سب یہ کافر ہین سب فاسق ہین
اپنی پہچان دی خدا نی جنہین — ہین ہدایت سے دین خالص مین
متامل ہون صنعت حق مین — متفکر ہون قدرت حق مین

ہین جنگل خلق کوہ و صحرا ہین — ہین جنگل خلق دشت...
ہی جو ضعف بصارت ان کو نصیب — کرتی ہین یہ عناد...
کہ رہی ہین مدبر عالم — نہین کوئی مدبر عا...
جو صفت کر رہی ہین سفہا — ہی خدا اوس سے ارفع و اعلا
یہ گرفتار ہین ضلالت مین — مبتلا ہین یہ اپنی حیرت مین
حال انکا ہی ایسی اندہونکا — کہ وہ داخل ہون درمیان سرا
سب ہون ماکول اور مشروب — اور اسباب ہون لباس کے خوب
اندہون کا اوس مکان مین ہو گذار — متردد وہ ہون ہمین ہر بار
ظرف عمدہ نظر نہ آئین گے — ٹہوکرین جابجا وہ کہائین گے
کچہ نہ سمجہین گے وہ کہ یہ کیا ہے — کیا سبب ہے یہان جو رکہا ہے
طور کاشانہ کو کہین گے برا — صاحب خانہ کو کہین گے برا
منکران خدا جو ہین جہال — ہی اونکا بعینہ یہ حال
اونکی ذہنون کا ہی تمام قصور — اونکی فہمون کا ہی تمام فتور
ہین جو اسباب اسکے اور علل — نہین اگاہ جہل سے جہل
خلقت حسن کیون ہے کیا جانین — کیا وہ مشکل نظام پہچانین
نہین اگاہ اوسکی حکمت سے — نہین اگاہ وجہ خلقت سے

...ہے مثال توابع ملنے

اوسکی اشباہ ہین جو اہل ضلال — اونکی دل مین بہی ہے خیال محال
اونکو لازم ہی جو کہ مومن ہین — صنعت اسکے یہ دہی موقن ہین
دی ہی اللہ نے جنہین توفیق — جو ہوئی سالک رہ تحقیق
کہ یہ ہین تدبیرین خلق عالم مین — کیون خدا نی کیا ہی خلق انہین

براہین ساطع و قاطع
بہر عالم ضرور ہی صانع

شرع رہین حضور خدا
کہ نہ جاتی یہ نعمت عظمی

دال ہی آیہ کلام مجید
کہ فرماتا ہی خدای حمید

کافر نعمت ان ہین ہونگی اگر
سخت میرا عذاب ہی اونپر

اب سنو حال مانی نقاش
عیب سب پر ہین اوس خبیث کی فاش

رکہتی ہین جو کہ گبر و ترسا دین
اونکی تہا مین ہین اوسکا دین

خلق عالم مین تہا کلام عجیب
اوسکی دو اصلون سی ہوئی ترکیب

خیر عالم ہی نور سی پیدا
شر ہی ظلمت سی قول ہی اوسکا

خلقت انکی عبث سمجہتا تہا
مدعی حکمت خدا کا تہا

یعنی جس سی کہ پہونچی رنج عظیم
نہین کرنیکا خلق اوسکو حکیم

اب یہ فرماتی ہین امام ششم
شاہ شمسین و خسرو انجم

دیکہنا شان صانع عالم
ہی یہ برہان صانع عالم

جمع اجزا کی تمام و کمال
سب مرتب ہوئی زہی افضال

عالم آئی نظر بنفیس محل
جس محل مین نہ ہو مقام خلل

رات کو تارہ نکا چراغان ہے
دن کو پہر آفتاب تابان ہے

یہ ذخیری ہین بہر مخلوقات
ہی بہری ہین بہر مخلوقات

ہین جو احسان اسی جسنہ نہاد
اونکو بخشا یہ خانہ آباد

یہ جو حیوان مختلف ہین نبات
ہین برای مصالح انسان

ہی عیان حق کی حکمت و تقدیر
ہین نمایان مصالح و تدبیر

بعض سی بعض کو کیا مربوط
ربط آپس کا کر دیا مضبوط

ایک کو ایک سی تعلق ہے
ایک پر ایک کو تفوق ہے

چاہیی بارہا کرین تحمید
کہ ملی انکو نعمت توحید

بلکہ یہ موہبت زیادہ ہو
دولت معرفت زیادہ ہو

شکر بندی اگر کرینگی ادا
نعمتین اور اونہین سوا دونگا

ہی مفضل یہ حال مانی کا

عہد شاپور اردشیر مین تہا
اوسنی پیدا کیا تہا دین نیا

تہا جو اقرار حضرت عیسی
کیا انکار حضرت موسی

ایک ہی نور ایک ہی ظلمت
اصل عالم کی یہ ہوئی صورت

جانور جسقدر کہ ہین موذی
ہی یہ تاثیر ان مین ظلمت کی

اوسنی عقیدہ کافر
حمق سی جہل کرتا تہا ظاہر

وجہ نظم جہان ہین ہی ارشاد

ای مفضل مقام عبرت ہی
آشکارا خدا کی حکمت ہی

واہ کیا کیا نظام عالم ہی
کسقدر انتظام عالم ہے

دیکہی جو فکر سی تامل سے
سوچی جو دہیان سی بعقل سہی

سقف خانہ ہی آسمان بلند
تو زمین اوسمین فرش کی مانند

یہ جواہر جو ساری ہین بہا
ہین تلال و جبال مین یکجا

جو ہی چیز سافل و عالی
مصلحت سی نہین ہی وہ خالی

ہین نباتات بہر نفع بشر
کام آتی ہین اپنی موقع پر

ہی یہ برہان انتظام امور
نہ سمجہی تو ہی سمجہ کا قصور

ایک خالق تمام مخلوقات
خاص سی تا بعام مخلوقات

ایک کا ایک کو کیا محتاج
کہ نہ ہو احتیاج تا بحتاج

خلقت آدمی مین فرمایا

سنو ارشاد حضرت صادق
فہم والون کو جاہی عبرت ہے
پر وہ خالق سی فیض پاتا ہی
یہ غذا اوسکو ہوتی ہی حاصل
نہ پڑی صدمہ ہوا اوسپر
دردِ زہ تب کہین ہو حاملہ کو
وہی خون کثیف تہا جو غذا
فائدہ مند تہا جو شرب لبن
متولد جو ہوتی ہین بچے
ہوتی ہین طالب غذا فی الحال
جب تک اطفال کی ہین نرم اعضا
جبکہ ہوتا ہی اونکا نشو و نما
کہ ہون اعضا قوی اونکی تمام
نرم ہو جای جسمین سخت غذا
پس اگر مرد ہین تو نکلیں گے بال
کہ نکلتی ہین حد طفلی سے
جس مین باقی رہی نظارت حسن
کہ رہی قائم انکی نسل مدام
ای مفضل مقام عبرت ہی
کیسی احوال مختلف کیا کیا
رحم مین خون حیض اگر نہ ملی

قرۃ العین مصحف ناطوی مفصل کرون بیان سی عیان
ہر فہیم آشنای عبرت ظلمات ثلثہ مین ہی جنین

بہو کہ ہین خون حیض پاتا
اپنی خلقت مین تا کہ
نہ ہو کچہ گرم و سرد سی
قصد صنع جنین ہو
کری شیر لطیف غذا
ہوا موجود کہ تن
یاد رہتا ہی رحم کسی
دودہ کا تار تین برس
اور بار بار کرین اعدا
خوب ہوتی ہین درست قوا
ہو بدن صلابت و احکام
اوسکا مان ہو تنگ جانا
کہ ہی قریب سی حسن وجہ کمال
نہین بتی شبیہ رنڈی سی
کہ انہین چاہیی طراوت حسن
رتی یہ نوع تا بہ روز قیام
حق تعالی کی کیا ہی حکمت ہے
تب ہوا بچہ بشر پیدا
غنچہ آرزو کبہی نہ کہلے

پر وہ اتنا کہ ناگوار نہ ہو
بدن اوسکا ہو سخت و مستحکم
اوسکی آنکھین جو ہین میان حجاب
متولد ہو وہ جنین اوس دم
سرخ سی ہو سفید دم مین لعاب
ہوتی جسوقت جو غذا درکار
اضطراب بان دکہاتی مین
چہاتیان دونون مشک گو حک مین
کب غذای غلیظ کی ہی تاب
پاتی ہین طاقت غذای ثقیل
آسی دندان تیز پاتی ہین
ہوتی ہی دمبدم ہو حاصل
ہی محاسن علامت مردی
رنڈیاں ہوتی صاف جن رخسار
میل مردون کو انکی جانب ہو

صورت حال خلقت ا
شکم و رحم و بچہ دان تا نین
بہو کہ سی ہی ضعیف و زار نہ ہو
پوست ہو خوب گوشت پر محکم
روشنی دیکہکر نہ ہون بیتاب
ضیق سی دیکہی وسعت عالم
ہو وہ خوش رنگ خوش مزہ خوشبو
پاتین بچی وہی زہی دادار
ہونٹہ بہی دونون ہلی جاتی ہین
یہ مہیا برای کودک ہین
دودہ رکہتا ہی خرم و شاداب
ہوتی ہی حاجت غذای ثقیل
جو غذا پاتی ہین چباتی ہین
ہوتی ہین خوب بالغ و عاقل
موجب جاہ و عزت مردی
کہ نہین بال کچہ انہین درکار
شوہر ایک ایک کا مصاحب ہو

حال پیدایش جنین سن لی

کیا ہی صناع ہی حکیم قدیر
بی مدبر نہین ہی یہ ممکن
خشک بی آب جا بسی کہ کیا

کیا ہی تدبیر اور کیا تقدیر
بی مقدر نہین ہی یہ ممکن
سوکہ کر مو جنین صورت کا

ہوبان کو جو درد زہ کا اثر
نکلی کیونکر جنین پہر باہر

ہو کی پیدا اگر وہ دودہ بنائے
بہوک سی ایک آن مین مرجائے

سب غذائی شدید بی دندان
کہائین اطفال ہوسکی یہ کہان

دودہ ہے کی رہی غذا جو مدام
جسم اطفال مین نہ ہو احکام

پرورش سے نہ مان کو فرصت ہو
ایک بچی کی صرف خدمت ہو

ایک مان اور ہون کئی اطفال
خبران سب کے لی یہ بات محال

نہ ہو وقر و صلابت مردان
نہ ہو قدر و مہابت مردان

بعد ازین بولی حضرت جعفر
قرۃ العین حیدر صفدر

جسد م انسان کو جو حاجت ہو
اوس سے انسان کے کفالت ہو

متکفل وہی مصالح کا
شخص طالح کا شخص صالح کا

بات یہ پیش عقل ہی باطل
اسکا قائل جو ہی وہی جاہل

ہی اسی سی صلاح حال امور
نہیں بہر اختلال امور

اوس سے پہر بولی جعفر صادق
نور چشمان مخبر صادق

نظر آتی اوسی جہان عجیب
ہون زمین اور آسمان عجیب

ہوش اوڑین دیکھکر پرندونکو
خوف ہو دیکھکر چرندونکو

کوئی عاقل جو قید ہو جائی
ہو کی قید اور شہر مین جائی

دم بدم دل کو ہو فزون وحشت
کری غمگین ہر ایک کی صورت

دیکھتا تہا وطن مین جو دن رات
وہی اوس سے دوچار ہون آفات

کسی عاقل کو کو کرین تعلیم
کری تاثیر دیر مین تفہیم

طفل تعلیم جبکہ پاتی ہین
جلد عاقل سی سیکہ جاتی ہین

لوک کاندہی پہ اوسکو لیکی چلین
اور اوسکو لپیٹین کپڑون مین

در کو رو رحم مین رہی
قید خانی سی بڑہ کے رنج ہی

غذا اگر کہائی
جائی اصلاح رحم دکہ پائی

کی جای معدہ مین ہے مجال
زندگانی کی شکل ہو اشکال

نہ عمال شاقہ زنہار
بالیقین زیست پہر ہین بیکار

او ہو اگر پیدا
پالنی مین ہو عذر مان کا بجا

نہو ڈاڑہی بروت مرد اگر
شبہۂ طفل و زن ہی اوس پر

ہی بیان کفالت انسان

ای مفضل الہی کون آیا
ہو نگہبان حال انسان کا

ہان بکرد خالق معبود
جسنے معدوم کو کیا موجود

بی مدبر جو نسق و نظام
تب تو تدبیر سی خلل ہو مدام

صاحب عقل ہی تقریر
نہیں نسق و نظام بی تدبیر

اور یہ ہین دلائل حضرت

بطن مادر سی جو کہ لڑکا
متولد ہو عاقل و دانا

دیکہی ما دیدہ کائنات
کیون نہ ہو جای دیکہکر حیران

اور بہی حکمتین ہین اسوا
حکمتین لاتعد و لاتحصی

ہو مقرر وہ ششدر حیران
کہی دل مین کہ آگیا ہون کہان

گو کہ اوسکی وطن کے ہین الان
سب ہے اوسکی وطن ہی کی جوان

پر کوئی چیز ہی نہ خوش آئے
دیکہنی سی وہ خوب گہبرائے

اور ارشاد ہی یہ حضرت کا

متولد جو ہو کوئی دانا
منزلون کا نہ چل سکی رستا

لیکی جہولی مین ہے سلاتین اوسے
اور کپڑا کوئی اوڑہاتین وسے

کہ رہا پیٹ مین یہ اک مدت ہی بدن مین ہی رطوبت و فرقت ہو تولد اگر کدی عاقل کم ہو ماں باپ کا فریفتہ دل

بچی مین جو ادائین ہو شیرین کبھی عاقل نہ ہین ہون یقین نہین پیارے ہوتی ہی بچونکی حرکات دلربا ہی ہر ایک بچے کی بات

حرکات ایسی عاقلون مین کہان ہو بھولی بات ایسی عاقلون مین کہان اسلیئے طفل ہوتی ہین نادان کہ کرین غافلانہ دید جہان

عہد طفلی مین ہے جو ذہن ضعیف معرفت ناقص اور رای نحیف دیکھتی ہین تمام دنیا کو دیکھتی ہین تمام اشیا کو

پر نہین خوب معرفت حاصل رہتی ہین خوب و زشت سے غافل نہین ہے اونکی عقل کی قائل سمجھین اسباب کو جو ہین عاطل

عقل پاتی ہین جسقدر روز بروز سمجھ آتی ہی اونکی روز بروز تہوڑی تہوڑی سمجھتی ہین ہر چیز رفتہ رفتہ وہ کرتی ہین تمیز

عقل ہوتی ہے رہنمون ہر دم معرفت ہوتی ہی فزون ہر دم امتزاد سے ہوتی ہی الفت ہوتی ہین حال مختلف عادت

یون ہین آخر موافق تقدیر کرتی ہین سب معاش کے تدبیر دیکہ کر سکو کرتی ہین غیرت سانہ ہی سہو سانہ ہی غفلت

تب مکلف ہی ہر کوئی انسان امر طاعت ہی نہی ہے عصیان طفل پیدا جو ہو فہیم و قوی کرین ماں باپ پرورش کیسی

پرورش کا مزا ہو سب زائل مہر ماں باپ کی ہو لا طائل حق جو ماں باپ کے ہون باطل ہون حکمتین ہین جو اس مین عاطل ہون

نہ ہو اولاد و والدین مین ربط نہ ہو اولاد پر کسی کا ضبط ہون ولادت کی ہوتی ہی اطفال جہنگلے ماں باپ سے پریشان حال

تربیت کا جو واسطہ نہ رہا کام بچی کو باپ ماں سے کیا نہ تو ماں باپ سے کرین پرداخت نہ ہو ماں باپ کی کبھی شناخت

کرین حکم نکاح سے وہ گریز نہ کرین ماں بہن سے کچھ پرہیز ہوتی با عقل طفل اگر پیدا تہا قبیح و شنیع حد سے سوا

دیکھتی صاف عورت مادر کہ ہو ایہ حرام عاقل پر سو جدائی بشر کو رکھا باز یون ہین ہر کام مین ہے پنہان راز

دیکھو تدبیر ایزد متعال عین حکمت ہے گریۂ اطفال سر اطفال مین رطوبت ہے باعث درد و رنج و علت ہے

وہ رطوبت جو اپنا زور کرے کچھ تعجب نہین جو کور کرے طفل ہوتی ہین روتی پر مائل سب رطوبت وہ ہوتی ہی زائل

اس سے دیتا ہی خالق داور صحت تن سلامت ابصار منقطع روتی سی ہوتی اطفال پر نہین مادر و پدر کو خیال

کرتی ہین مادر و پدر تدبیر کہ کرے ترک گریہ طفل صغیر یو نہین ہر امر مین مصالح ہین جو کہ بینا ہین اونکو واضح ہین

یہ جو ملحد ہین منکر تقدیر کرتی ہین مذمت تدبیر کب یہ آگاہ حکمت حق ہین منکر اللہ کی یہ احمق ہین

کچھ ہی سوچین جو دل مین یہ ظالم کرین اقرار صانع عالم سمجھین خلقت نہین ہے بی تقدیر ہی تمام اسمین حکمت و تدبیر

نقص اعضا مین ہی سوال اسجا کی مفصل ہی عرض ای مولا حال دیکھا ہی بعض لوگون کا

که کوئی عضو هو گیا بیکار ۔ هوئی اوس عضو جانی سی ناچار

کیون یه هوتا هی اسکا کیا باعث ۔ کیا هی اس اختلال کا باعث

هی جواب امام جن و بشر

کی امام انام نی تقریر ۔ یه بهی هی حکمت خدای قدیر

پند و تادیب بهر انسان هی ۔ یه سزای گناه و عصیان هی

کرین ڈر کر گناه سی نفرت ۔ دیکهنی والون کو هوتا عبرت

جس طرح بادشاه دنیا مین ۔ کری تادیب تا که نه کرین

جو کوئی دیکهی اوسکو هو تهدید ۔ سب کو هو دهشت عذاب شدید

یه رعیت پسند کرتی هی ۔ وصف تهدید و پند کرتی هی

رای سلطان کی کرتی هی تصویب ۔ یه نهین جانتی هین تادیب

کسیکو مبتلا کری جو خدا ۔ هی یه لازم کری وه شکر ادا

کری سوی خدای پاک رجوع ۔ رهی دل سی خشوع اور خضوع

که پس مرگ اوسی ثواب ملی ۔ اجر طاعات با صواب ملی

پائی ایسی ثواب روز حساب ۔ هون فراموش چار دن کی عذاب

هی کلام مفضل دیندار

جانتی هو سو بصدق و یقین ۔ هی بیان امام هادی دین

مرگئی بالفرض هو اگر زنده ۔ طالب ابتلا هو وه بنده

پهر بلا هی کو اختیار کری ۔ رنج و آفت کا انتظار کری

که پس مرگ اجر پائی دو چند ۔ آگی سی هو و چند دل خرسند

ای مفضل ذرا تفکر کر ۔ دیکه تقدیر خالق اکبر

عضو کوئی بهی جهت طاق کوئی ۔ کیا هی حکمت حکیم مطلق کی

ایک پیدا کیا سر انسان ۔ ایک هی هی بجا سر انسان

جو تصور کری سر دیگر ۔ بی سبب جب هو وه گردن پر

نهین ممکن عبث هو فعل حکیم ۔ حبذا حکمت سمیع علیم

هین جو اس ایک سر مین نه گزین ۔ دوسری سر کی احتیاج نهین

هی هوئی جو دو سر انسان ۔ قبح هوتا کمال اسمین عیان

ایک سر هو جو مائل گفتار ۔ دوسرا سر ضرور هو بیکار

هو جو دونون سرون سی ایک کلام ۔ هو عبث ایک عیب کا هی مقام

هو اگر اور ایک کی تقریر ۔ دوسری کی هو دوسری تقریر

سننی والون کو هو بڑی مشکل ۔ سامعه هو کدهر کدهر مائل

فهم مین اختلال هو جائی ۔ درک کا اور حال هو جائی

جفت پیدا کئی هین دست بشر ۔ تا هو دونون سی مدد بیشتر

که اگر ایک هاته شل هو جای ۔ کار انسان مین پهر خلل هو جای

جتنی بنّا هین اور هین نجار ۔ نه هو کام ایک هاته سی زنهار

جو تکلف سی بهی کری کوئی کام ۔ هو بڑی دیر مین وه کام تمام

شاق هر کام هر کسی پر هو ۔ دونون هاتهون کی کب برابر هو

یعنی سب هین بهم مدد و معین ۔ جسکو هی عقل اوسکو شبهه نهین

اور هین یه دلائل شافی

ای مفضل یهان هی فکر ضرور ۔ دیکهنا حکمت خدای غفور

کیا صدای و سخن مین حکمت هی ۔ کیا هی قدرت هی کیا هی صنعت هی

حنجرهٔ آدمی کا تو نلی هی ۔ جس سی باهر صدا نکلتی هی

یه زبان اور یه لب و دندان ۔ چند آلات هین پئی انسان

کہ یہ ہین مخرج حروف و صدا / ہو بخوبی ظہور مضمون کا
خوب کب نکلی سین بی دندان / مخرج فا بغیر لب ہون کہان
صوت نامی حلق انسان ہے / شش بلاشک شبیہ انبان ہے
اور شش کو پکڑتی ہین عضلات / مثل انگشت پڑتی ہین عضلات
دیکہنا قدرت بصیر و سمیع / ان مین ٹہہری حروف کی تقطیع
شش سی اگر جو نکلی ان سی صدا / ہون سب الحان مختلف پیدا
ہر کوئی خوب تا سمجہ جائی / ذہن مین سننی والونکی آئی
وہ جو تشبیہ صنع انسان ہے / تو یہ تشبیہ صنع رحمان ہے
اتنی اعضا مین جو منافع ہین / کرچکا تجکو خوب آگہ مین
حنجرہ اس لئی ہوا پیدا / تاکہ پونہچائی تا بہ شش ہوا
ہی بپائی ورود دم شش سی / باد زن شش ہی ہم قلب سی

حکمت خلقت زبان ہی یہ

اس سی ہی مختلف مزونکی تمیز / اس سی پاتی ہین لذت ہر چیز
کوئی اچہی ہی کوئی زشت و بدون / مزی سب چیزونکی ہین کونا گون
جو نہ ہو یہ تو کچہ نہ ہو معلوم / نہ ہو کوئی مزا کبہی مفہوم
اس سی احکام بہر دندان ہے / قوت تام بہر دندان ہے
ای مفضل مقام عبرت ہے / کیا ہی اللہ کی یہ قدرت ہے
ہونٹون سی کہینچ لیتی ہین پانی / زندگی تازہ کرتی ہین اپنی
صدمۂ آب سی نہ ہو مجروح / نہ بدن پائی کوئی رنج نہ رجوع
عضو انسان جو ہین وہ ہین اوزار / ہی ہر اک مثل تیشہ نجار
کبہی تو کہودتی ہین سقف و زمین / کبہی آتا ہی کام او کہین

گر نہ ہین دانت آدمی کی اگر / پہر ادا حرف خوب ہون کیونکر
جو زبان شر گران ہو جاے / خلل حرف راعیان ہو جاے
کہ ہوا اس مین ہوتی ہی داخل / جانتی ہین اسی جو ہین عاقل
تاکہ انبان شش سی جائی ہوا / حلق و دندان و لب تک آئی ہوا
ہین یہ آلات مثل انگشتان / متواتر جو نای پر ہون روان
یہ محل ہین پی خروج صدا / نای انبان جو ہین نی انکو کہا
ہوئی ادوات صوت سے تشبیہ / پر خوش آئی یہی مجہی تشبیہ
کہ مقدم ہی صنعت رحمان / اس سی نکلی ہی صنعت انسان
نفع یہ صنعت کلام کی ہین / اس سوا اور بہی یہ کام کی ہین
پونہچی خارج سی تا بہ شش جو ریح / قلب انسان کو اس سے ہو تفریح
نہ چلی جو نسیم دم اکدم / آدمی کا نکل ہی جائی دم
کی جدائی جو یہ زبان عطا / ہی بلاشک عطیۂ عظمی
کوئی کڑوی ہی کوئی ہی میٹہی / نمکین کوئی کوئی کہٹ میٹہی
سب مزو سی زبان واقف ہے / انہین اسرار کی یہ کاشف ہے
اور بہی ہوتی ہین زبان سے کام / ہی مدد وقت بلع آب و طعام

ہین مصالح وجود دندان کی

دانت گرتی ہین سنگی اگر / ہو نشہ ملتی ہین کی سنت اکثر
کہ نہ ہو بند حلق مین پانی / پونہچی وہ معدی تک باسانی
منہ ہی در دونون ہونٹ ہین دو پٹ / بند ہوتی ہین کہلتی ہین جہٹ پٹ
کبہی لکڑی کی کام آتا ہی / کبہی مٹی کی کام آتا ہے

حکمت خلقت دماغ ہے یہ

دیکھی تو اپنی مغز سر کو اگر
ہو عجب حال منکشف تجپر

نہیں کر سکتی عارضی مختل
نہیں ہو سکتا اس سی ہی خلل

مضر رہو دماغ کیسے
گل ہو عقل کا چراغ کیسے

تا نہ پونہچای رنج ادنی سرد
رنج گرمی سی ہی نہ پای کیسے

سوچ تو کون یہ محافظ ہے
جز خدا اور کون حافظ ہی

جسنی یہ مغز سر کا پاس کیا
اور اسے منبع حواس کیا

صنعت خلق چشم ہی دیکھو

مثل پردہ خدا نی لٹکایا
رسن حلقہ سی اوسی باندہا یا

چاہیں جسدم یہ پردہ لٹکا دیں
چاہیں جسدم اوٹھا دیں اک پل میں

ہی بیان دلائل دل خلق

گوشت اوس نے کیا ہی پیراہن
پیرہن وہ کہ ہی بہ از جوشن

حلق میں دو بنائے ہیں سوراخ
مناسب نہ تنگ ہیں نہ فراخ

نام اسی آوزنی کا ہی حلقوم
ہیں جو با علم اونکو ہی معلوم

دوسرا ہی پی انفود غذا
نام مشہور ہی اسی کا مرا

ایک حلقوم کا بنا سرپوش
کوئی جاندار جب کری خورد و نوش

طرف شش غذا اگر جائی
آدمی اس الم سی مر جائی

رات دن ہی یہ سرو حہ جنبان
کبھی سستی ہو ممکن اس سے کہاں

دل اگر مورد حرارت ہو
آدمی مشرف ہلاکت ہو

کس کے صنعت سے راہ غائط و بول
کیا خدا نے بنایا انکا ڈول

بند جب چاہیں تب کریں اونکو
چاہیں جسوقت کھولدیں اونکو

نہ قباحت اگر ہوتی یہ بات
رہتی جاری ہمیشہ یہ فضلات

کتنی ہی جھلیوں میں لپٹا ہے
صدموں سے امن میں وہ بچا ہے

خود سی کم نہیں ہے کاسہ سر
صدمہ پونہچی اگر کوئی سر پر

بال سر پر جو ہوتی ہیں پیدا
سر کو وہ پوستین ہی گویا

بارش برف میں اگر ہیں حجاب
دھوپ میں ہے یہ موی ہیں حجاب

وہ خدا جسنے یہ کیا پیدا
وہ خدا جو کری کا نا پیدا

ہی سب اجزای تن کا حفظ ضرور
پر قیاست ہے مغز سر کا فتور

ای مفضل تو دیکھ رحمت رب
پلک چشم پر خیال کر اب

رسن و حلقہ ہی یہ کسکا نام
شفر کہا ہی سب نی جسکا نام

دیدہ و مردم ایک غار میں ہے
مژہ و پردہ سی حصار میں ہے

ای مفضل ذرا تو سوچ یہاں
کسی سینی میں دل کیا پنہاں

پوست سی استخوان پہلو سی
کہ کسی صدمہ سی نہ پونہچی ضرر

ایک سی ہی خروج حرف و نفس
یہی دو کام اس سے ہوتی ہیں بس

ہی یہ سوراخ متصل شش سے
کہ ہوا پانی خوب دل شش سے

متصل معدی سی وہ اس سی بنا
اس سی جاتی ہی تا بمعدہ غذا

ہی سرپوش سے یہ نکلے کام
کہ سوی شش نہ جائی پا طعام

گر نہ پاشش کو بادزن دل کا
تا شگفتہ رہی چمن دل کا

حرکت ایک سی ہی آٹھ پہر
فرصت اس سے کبھی نہیں دم بھر

بول و غائط کی فائدونکا بیان

دہن کیسہ پر ہوں جیسی بند
ہی ان منفذونکی ایسی بند

دونوں قفلی ہوں تا بخوبی دفع
بار خاطر ہو اگر تب رفع

رکھتی انسان اپنا منہ جو کھلا
پھر تو عیش آدمی کو مشکل تھا

سچ تو یہی کہ ہی قدرت لسان　　کہ سکی شکر نعمت یزدان

نعمتین ہین خدا کی نامحدود　　سعد دہین کچہ نہین معدود

عصبانی کیا ہی معدی کو　　تا غذا ہضم ہی تردد ہو

نرم و نازک کیا جگر کسنے　　سب یہ ظاہر کئی ہنر کسنے

دوسرا ہضم تا غذا پائے　　ہضم معدیسی ہی سوا پائے

خلقت مغز کا بیان ہی حال

خون سائل رگون مین بند کیا　　جیسی برتن مین طور پایگا

صنعت راہ گوش کا ہی بیان

پردہ گوش تک جو پہنچی صدا　　یعنی جو ہی مقام سامعہ کا

ہون تا پردہ ہای گوش صحیح　　رہین سالم ہمیشہ اور صحیح

نرم ران و نشستگاہ مین ہی　　کیا ہی تدبیر خالق ہر شے

گوی ملہا بنے جیسے ہو لاغر　　نرم جب تک بچہا نہ ہو بستر

صنع پیدایش نر و مادہ

کسنے دی سبکو رغبت اولاد　　کسنی بخشی محبت اولاد

اوسنی محتاج سبکو خلق کیا　　جو سبب ہی رفع حاجت کا

شکر اوسنی کہ جسنی دی تکلیف　　پھر با داش یہ ہوئی تکلیف

متکفل امور کا کسنے　　آدمی کو کیا ہی سوچ اسی

حکمت خلقت دل مخلوق

ایک اک دل مین ہین کئی سوراخ　　تو محاذی ہین شش مین ہی سوراخ

دونون سوراخ یہ برابر ہین　　نہ زیادہ یہ ہین نہ کمتر ہین

بند دم پھر ہو یہ نسیم اگر　　تو بلاشبہہ ہو ہلاک بشر

جتنی ہین نعمت خدا معلوم　　کہین ان سے سوا ہی نامعلوم

خلقت معدہ کی فوائد ہین

ہو غذای غلیظ بہی تحلیل　　تا نہ ہو سوی ہضم ستی علیل

اپنی نرمی و نازکی سی ہوا　　قابل خالص لطیف غذا

جز خداوند قادر متعال　　دوسری سی یہ حکمتین ہین محال

ای مفضل تو دیکہ حکمت نغز　　کیا مضبوط ہی یون مین مغز

تا بدن سے نہ جا سکے باہر　　نہو جا با جد ہر نہ جای ادہر

ہی جو پیچیدہ درمیانہ گوش　　کیا ہی حکمت ہے اس مین ای باہوش

نہ لگی زور سی ہوای صدا　　نہو آسیب صدمہ ہای صدا

گوشت ران کی دیکہی حکمت

تا نہو بیٹہنا کبہی دشوار　　تا نہ دی سختی زمین آزار

ہو نہی اوسکو زمین سخت سے رنج　　پای پہر ہی رنج سختی سے رنج

کسنے پیدا کیے نر و مادہ　　کہ تناسل کو ہون وہ آمادہ

اوسنی آلات نسل سب کو دیے　　کار کن جسنی اپنی خلق کیے

خاص کسنی کیا ہی سوچ یہ بات　　آدمی کو میان حیوانات

سبکو کسنے عقل کی دی طاقت　　سب پر اتمام جسنی کی حجت

شکر اوسنی کہ جسکے نعمت کا　　نہ کبہی ہو سکے کا شکر ادا

ای مفضل ہین دل کے اب اوصاف　　نہین کچہ ان مین اختلاف و خلاف

کہ یہ شش باد زن ہی دل کی لیے　　سینہ اس سے چمن ہی دل کی لیے

جو مقابل نہ ہون یہ چہید تو پہر　　پہونچی دل تک نہ پہر نسیم نفس

صاحب عقل و صاحب تمیز　　نہ کرین کے کسی طرح تجویز

کہ بجز حکمت حکیم مہام ‎ ‎ ہوین سرانجام اسطرحکی کام
کرد اضافت اہل ہوش و بصر ‎ ‎ در کا اک پٹ جو آئی تمکو نظر
دوسرا پٹ وہ ہی ضرور اسکا ‎ ‎ اس مین قلاب ہی سبب جسکا
دونون پٹ ہوگئی جبکہ جفت بہم ‎ ‎ ہوگا طیار ایک در اوسدم
جفت آپس مین تاکہ ہون دونون ‎ ‎ جفت ہونی سی بچی پیدا ہون
منکر صنعت الٰہی ہین ‎ ‎ کافر نعمت الٰہی ہین
آلت مرد اگر ہمیشہ ہو سست ‎ ‎ آئی کیا قعر رحم مین وہ درست
رہی استادہ ہی ہمیشہ اگر ‎ ‎ کروٹین بدلین جو اہین کیونکر
شہوت مرد و زن جو ہو دن رات ‎ ‎ ہی قباحت بڑی بری یہ بات
کیا ہین یہ زاد خلق کی احسان ‎ ‎ ذکر کیا شکر کر سکی انسان
کوئی کرتا ہی جب بنا خانہ ‎ ‎ تو بناتا ہی ایسا پاخانہ
اپنی حکمت سی یونہین خالی ‎ ‎ اپنی صنعت سی یونہین راہ تنگ
دفع تا ہو براز و بول تمام ‎ ‎ پائی ہر ایک آدمی آرام
دفع بول و براز کو جو تمام ‎ ‎ بیٹھ جاتی ہین سب بنی آدم

ہی بیان ذکر صنعت دندان

کیا عبث آدمی کو دانت دئے ‎ ‎ ہی عیان حکمت خدا ان سے
کٹتی جلتی ہی چبانی کو ‎ ‎ صورت آسیا ہین دانی کو
جو غذا توڑتی ہین آگی ہین ‎ ‎ جو چباتی ہین وہ کہ پیچھی ہین

ناخن و مو کی حکمتون کا بیان

مو و ناخن کو کیا بنایا ہی ‎ ‎ صنع و قدرت کو کیا دکھایا ہی
انکو بی حس کیا ہی اس لیی ‎ ‎ کہ نہ ہو رنج انکی کٹنی سے

آپ لائی ہین یہ مثال قوے

اور اوسمین لگا ہو قلابا ‎ ‎ کیا نہ پہر کہلے کا پٹ اسکا
بانی اسکا ملائی گا دونون ‎ ‎ اپنی مصرف مین لائی گا دونون
بس یونہین فرد ہی ہر اک جاندار ‎ ‎ پیش عاقل ہی جفت اسی کا کار
فلسفی سب کی ہٹ پر عذاب ‎ ‎ تا ابد ہو خدا کا قہر و عتاب

چستی و سستی ذکر کا ہی ذکر

کسطرح نطفہ بچہ دانی مین جائی ‎ ‎ کسطرح کوئی اس جہان مین آئی
کسطرح لیکی یہ وجود پہرا ‎ ‎ کیونکر آگی لیی عمود پہری

یہ بیان مثال و مبرز ہی

کہاتی پیتی ہین آدمی دن رات ‎ ‎ دفع ہوتی ہین سہل سے فضلات
کہ کسیکی پڑی نہ آنکہ اوسپر ‎ ‎ نہ نظر آئین عورتین نہ بشر
خانۂ تن بنائی ہین مضبوط ‎ ‎ پانچ جائی بنائی ہین مربوط
پیش و پس سی کیا ہی خوب نہان ‎ ‎ ہی عیان کیا ہی احتیاج بیان
راہ بول و براز ہوتی ہی وا ‎ ‎ ہوتی ہی حاجت آدمی کی روا
ای مفضل ذرا تفکر کر ‎ ‎ ای مفضل ذرا تدبر کر
کٹتی ہین تیز بہر قطع طعام ‎ ‎ ریزہ ریزہ ہوتا طعام تمام
منہ کو دیتی تہی دونونکی حاجت ‎ ‎ دونون پیدا کیی ہی حکمت
کہ ہو اول شکست دانی کی ‎ ‎ نوبت آجاتی پہر چبانی کی
جای عبرت ہی کچھ تامل کر ‎ ‎ جای غفلت نہین تعقل کر
کیسا نشو و نما یہ پاتی ہین ‎ ‎ کس طرح جلد بڑہی جاتی ہین
نہین ہوتا اسمین ہے قباحت نہی ‎ ‎ یہ قباحت خلاف حکمت تہی

ناخن و مو اگر بڑھاتی ہم
نہ کشتی کا رنج اوٹھاتی ہم

ناخن و مو جو خوب بڑھ جاتی
اور رنج اس سبب سی ہم پاتی

کشتی کا رنج اگر کوئی سہتا
ناخن و مو سی کیا لہو بہتا

ناخن اسواسطی جڑی کی گشت
کہ رہی واسطی حفظ ہر انگشت

نظم عرض مفضل دیندار

کی مفضل نی عرض مولا سی
ہوئی ناخن نہ کیون ہوئی ایسی

کہ مدام ایک حال پر رہتی
ہوتی محفوظ گھٹنی بڑھنی سی

بولی حضرت کہ اسمین حکمت ہی
عین اللہ کی یہ رحمت ہی

آدمی جانتی نہین اکثر
کہ کرین شکر خالق اکبر

رنج ہوتی ہین جمع اعضا مین
جمع ہوتی ہین وجع اعضا مین

ناخن و مو جو بڑھتی ہین اکثر
رنج و اوجاع ہوتی ہین باہر

ناخن و مو جو قطع ہوتی ہین
درد و آزار دفع ہوتی ہین

اس لیی آدمی ہوئی مامور
کرین ہفتی مین حلق اسی ضرور

نورہ لگوائین تاکہ دور ہون بال
اور ناخن کٹائین کہ ہون خوشحال

ناخن و مو بڑہین شتاشتاب
درد جسم بشر کی ہون نایاب

ہو اگر دیر انکی کٹنی مین
ہو خلل علتونکی گھٹنی مین

محتبس ہون مواد اعضا مین
ہوون مقر فساد اعضا مین

نہ تہی جس جس مقام حاجت مو
بلکہ تہی بیگمان قباحت مو

نہ اوگا ایک بال حکمت سی
نہین واقف جہال حکمت سی

ہوتی پیدا جو بال آنکھو پر
کیا ہی ہوتا وبال آنکھو پر

بلکہ انسان کور ہوجاتی
ساری حیوان کور ہوجاتی

بال ہوتی دہان حیوان مین
بالکلتی زبان حیوان مین

کھانی مین پینی مین خلل ہوتا
صاف یہ کام بی محل ہوتا

یہ کف دست مین اگر ہوتی
عاجز احساس سی بشر ہوتی

ہوتی دشوار بعض کام انکو
بال دیتی ضرر مدام انکو

بال ہوتی ذکر مین اوگتی اگر
لطف ملتا جماع مین کیونکر

مرد و زن کو نہ ملتی کچہ لذت
تہی یہ صورت منافی حکمت

نہین یہ امر خاص بہر بشر
جانور پر بہی کر بغور نظر

ساری اعضا مین انکی ہین پر و بال
پر یہ اعضا ہین صاف کرلی خیال

جہلا و باش ہائی نقاش

اے مفضل ذرا تدبر کر
حکمت اللہ مین تفکر کر

نہین ہرگز خطا و سقم و غلط
ہین عیان حکمت و صواب فقط

ہین جو اصحاب مانی ملعون
منکر صنع قادر بیچون

چاہتی تہی کہ شک و ریب کرین
کوئی ثابت خطا و عیب کرین

پر وہ جہال عیب کیا کرتی
حکمت حق مین ریب کیا کرتی

پیشتر کہتی تہی وہ اہل دغل
مو ہی پشت و زہار و زیر بغل

کہی اللہ نی عبث پیدا
کچہ نہ تہی انکی احتیاج ذرا

پر نہین جانتی حماقت سی
بلکہ یہ نکلی ہین رطوبت سی

جس طرح نکلی پانی سی سبزا
اس طرح بال یہ ہوئی پیدا

اور بہی ہین منافع دینی
دیکہی جو پائی چشم حق بینی

جو مکلف ہین باتمیز یہان
صاحب ہوش و صاحب ایمان

دور کرتی ہین جبکہ موئی ہا
پاتی ہین وہ ثواب بی تکرار

جبکہ اسمین وہ ہوتی ہین مصروف — اور اشغال ہوتی ہین موقوف
آدمی جبکہ ہوتی ہین بیکار — بیشتر کرتی ہین برے کردار
نہین ہوتا تکبر اور غرور — نہین ہوتی مفاسد اور شرور
کر تامل بیان آب دہان — کہ منافع ہین کیسی اسمین عیان
دہن و کام کیون نہون شاداب — رہی جاری جو ایسا چشمۂ آب
ترو تازہ اسی سے ہے زہرہ — زہرۂ آدمی کو ہی بہرہ

متکلم فلاسفہ کے ذم

ضعفاء العقول ہوتی ہین — مفتری و فضول ہوتی ہین
یون وہ کہتی ہین پیٹ لوگون کا — واز بنا اگر بسان قبا
ڈال کر ہاتہ خوب کرتا غور — ہوتی تشخیص رنج کی فی الفور
ملی کوئی طبیب جب پورا — خوب دیکھی بغور قارورا
تب کہین ہو مرض اوسی معلوم — ہو مرض کا سبب اوسی مفہوم
مرگ مرضی ہی اشتباہ طبیب — درد پنہان ہی کیا گناہ طبیب
کرون اس شبہہ کا جواب بیان — مبتلی ہون سبکی تا ان ان
ہوتی معذور تندرستی پر — ہوتی مغرور اہی بہت پر
اور ہی اسمین اک قباحت تہی — سخت انسان کو اذیت تہی
جس جگہ بیٹہتا نمی آتی — لطف ملبوس مین کمی آتی
اور تہا اک فساد اسمین کمال — جانتا ہی ہی جس مین کمال
ہی عزیزی حرارت اسکا سبب — بس اسی سے یہ کام ہوتی ہین سب
شکم خلق مین اگر سوراخ — ہوتی اس مرتبہ فراخ فراخ
ہوتی سردی ہوا کی جب داخل — اوس حرارت کی ہوتی وہ شامل

یعنی وہ شغل کہ جن سے یہان — ہون سراسر مفاسد و طغیان
نیک افعال رکہتی ہین محفوظ — نیک اشغال رکہتی ہین محفوظ

ہی بیان ذکر نفع آب دہان

کیا ہی خالق کی آبیاری ہے — چشمۂ آب منہ مین جاری ہی
ہی اسی سے طراوت دندان — معدہ مین ہے غذا اسی سے روان
سوکہ جاتی جو زہرۂ انسان — تن انسان ہو بس وہین بیجان
متکلم جو ہین بڑی جہال — اور یہ فلسفی بد افعال
نیک و بد مین نہین ہے اونکو تمیز — پیش اہل تمیز مین ناچیز
چاہتا جب طبیب وہ اگر تا — خوب سا دیکہکر دوا کرتا
حق نی راہ شکم جو رکہی بند — وضع آئی نہین ہمین یہ پسند
نبض دیکہی سپنا ہی سو کہی — حال پوچہا کری مریضون سے
بلکہ اسپر بہی اشتباہ رہی — حال بیمار کا تباہ رہے

اب بیان جواب شبہہ کی

سہل ایسا علاج اگر ہوتا — بیخطر مرگ سی بشر ہوتا
ہوتی مصدر فساد و طغیان کی — ہوتی منشا خطار و عصیان کے
آتی باہر رطوبت شکمی — جلد پر آشکار ہوتی تہی
باہر آتا مواد پنہان کا — ہوتا مانع سرور انسان کا
کبد و قلب و معدہ ہی افعال — جتنی ہوتی ہین ای خجستہ خصال
جوف انسان مین وہ حرارت ہے — مختبس ہی خدا کی قدرت سے
کہ چلی جاتی اوسمین دست طبیب — مفسدی اسمین تہی عجیب عجیب
رہی احشای جوف سب عاطل — عمل احشا کی ہوتی سب باطل

جسم خاکی ہلاک ہو جاتا — جامۂ روح چاک ہو جاتا
ایسی حکمت سی خلق کی پیدا — کہ جگہ دخل کی نہ چھوڑی ذرا
ہی مفصل کرا ہی حال مین خیال — کرکہی ہین آدمی مین کیا افعال
حلق ایکی ہی محرک ہین — سن لین یہ بات جو مسالک ہین
مانذ کی ہوتی ہی محرک خواب — نیند سی جسم کو ہی راحت و تاب
کوئی بی اشتہا اگر کہالے — بی تامل ہلاک ہو جاے
کیا بجا خلقت طبیعت ہی — کہ طبیعت کو سبکی رغبت ہے
قوتین چار آدمی مین ہین — چار ونکی نام ہی بتاؤن مین
تیسری قوت ان مین ہاضمی کی — قوت دافعہ سمجہ چوتہے
ماسکہ ہونکا ہیان طعام — کہ طبیعت کی ہون سب اوسکے کام
اوسکو پہیلاتی ہی سب اعضا مین — طاقتین لاتی ہی سب اعضا مین
کیا ہی چارون قوا کی ہی تقدیر — کیا ہی ہی حکمت خداے قدیر
قوت ماسکہ نہ پاتی بشر — تو غذا رہتی معدہ مین کیونکر
ہوتی خالص غذا جدا کیونکر — ہوتی جزو بدن غذا کیونکر
قوت دافعہ اگر خالق — نہ بناتا تو ہوتی ہم سب دق
پیٹ فضلون سی سبکی بہر جاتی — جتنی جاندار ہین سب مر جاتی
کیا ہی صنعت سی کیا ہی ہی تقدیر — کیا کرون وصف دنگ ہی تقریر
ہی مفصل بیان مع مثال — جسکی سننی سی ہو بہت خوشحال
سب مقوم ہین سب مدبر ہین — جو مصالح ہین سب وہ ظاہر ہین
قبض ہی ضبط ہی انکا کام — سبکو پوہنچاتی ہین حصص مدام
بادشاہی وہی خدای قدیر — جسکی جاری ہی رات دن تقدیر

حکمت حق مین جسکو آیا شک — سر سی پا تک وہ جہل ہی لاشک

اور ارشاد امام کا سن لے

خورد و خواب و جماع کرتی ہین — دن یونہین زندگی کی بہرتی ہین
ہو کہ ہوتی ہی مقتضی طعام — باعث زندگی بدن کا قوام
ہی محرک جماع کی شہوت — ہی یہ ابقای نسل کی صورت
یہی حالت ہی اور باقی کی — ہی یہ حکمت خدای باقی کی

اب بیان قوای اربعہ ہی

قوت جاذبہ ہی اول اگر — دوسرا ماسکہ ہی باور کر
جاذبہ جو کری قبول غذا — تاکہ معدہ کو ہو وصول غذا
ہاضمی کا ہی کام طبخ غذا — کرتی ہی خالص غذا کو جدا
دافعہ دفع کرتی ہی فضلات — اس سے ہی جسم آدمی کو ثبات
قوت جاذبہ نہ ہوتی اگر — کہانا کس طرح کہاتی نوع بشر
قوت ہاضمہ سوا اصلا — نہین ممکن تہی وضع طبخ غذا
جب غذا ہی نہ ہوتی جزو بدن — جان ہوتی ضعیف لاغر تن
دفع ہوتی نہ غذا کی کب فضلات — پیٹ مین جمع ہوتی سب فضلات
دیکہہ تو قدرت قدیر کریم — دیکہہ تو حکمت حکیم علیم

اسکی فرمائی اس طرح تمثیل

ہی ہر اک جسم مثل خانۂ شاہ — جمع اوسمین ہین خادمان سپاہ
ملتی ہی سب حشم کو باحتیاج — ملتی ہی سب خدم کو باحتیاج
رکہتی ہین گہر نہی لطافت سی — پاک رکہتی گہر کثافت سی
خانۂ شاہ ہی بدن گویا — مہتمم اس مین ہین یہ چار قوا

راست بین کی کہا قوا کا حال
یہ حقیقت مین نہا قوا کا حال

ہین طبیبو نکی اور ہی اغراض
کہ وہ سب ہین مشخص امراض

اسطرح اب کیا ہی ہمنی بیان
کہ سنین غور سی اگر انسان

چشم دل ہو گئی ہی کوری دور
آن مین ہو غشای کوری دور

اسکو دیکہی تو دور ہون شبہی
پردۂ چشم آنکہ سی اوٹہی

قدرت کردگار کو دیکہین
صنعت کردگار کو دیکہین

ہی قوای نفوس کی صنعت

ایک کا انمین ہی مفکرہ نام
فکر کرنا ہی بس اسی کا کام

خوب سا اپنی دل مین غور تو کر
قوت حافظہ نہوتی اگر

رہتی پہر لذت حیات کہان
اور لطف معاملات کہان

حال داد و ستد نرہتا یاد
خوب ہوتا معاملون مین فساد

کیا کسی سی کہا نرہتا یاد
کیا کسی نی کہا نہ رہتا یاد

کرتی سو بار راہ سی جو عبور
یاد بی حافظہ نرہتی ضرور

کرتی کو ذکر و بحث طالب علم
سہو سی پڑہتی صاحب علم

تجربون سی یہ منتفع ہوتی
ساری کام انسی منقطع ہوتی

ہو کسی کو جو اسقدر نسیان
ایسی کو کہیں کس طرح انسان

جسکی ہو جائین یہ قوا ب فوت
کہیں اوسکی حیات کو پہر موت

چاہیی غور اب کرین انسان
حافظی سی ہی خوب تر نسیان

مستقی نہ ہون اذیت سی
مبتلی نہ ہون مصیبت سی

جس قدر رہین یہ نعمت دنیا
متمتع نہ انسی ہون اصلا

کوئی دشمن کسی کا ہو جو اگر
رہی زندان فکر و غم مین اگر

جو طبیبو نکی ہی کتابون مین
اور نکی کہنی سی کہا ہا کام مین

مرض تن کی کرتی ہین دوا
کہ علیلون کو ہو حصول شفا

مرض شک و شبہہ دل سی ہو دور
اس مرض سی کبہی نہ ہون رنجور

دیدۂ دل مین جو ہوا ہی سبل
راست بینی مین پڑ گیا ہی خلل

پہر تو چشم یقین وا دعا ن سی
ہون نہ ناظر وجود سبحان کی

ای مفضل ہوا جو لطف خدا
سب قوای بدن کا حال سنا

یونہین حق نی کئی قوای نفوس
کہ ضرورت یہ تہی برای نفوس

واہمہ عاقلہ ہی حافظہ ہی
اور بہی کچہ مین ای خجستہ ہی

آدمی خستہ حال ہو جاتا
کامون مین اختلال ہو جاتا

بہول جاتا ہر ایک کہکر بات
سہو ہو جاتی یاد رہکر بات

یہ نہ یاد آتا آدمی کو کبہی
کسی کی نیکی اور کسی کی بدی

نفع کس چیز سی ملا اکثر
اور کس چیز سی اوٹہا یا ضرر

کرتی جو ساری عمر حاصل علم
بہول جاتی تمام حاصل علم

کوئی دین انکو یاد کیا رہتا
کسی سی اعتقاد کیا رہتا

دہر مین جو گذر گئین چیزین
اونسی عبرت کبہی نہ ہوتی انہین

ایک قوت کا یہ کیا ہی بیان
ہین بغیر اسکی کسقدر نقصان

حکمت آفرینش نسیان

نہ ہو نسیان آدمی کو اگر
چین آلام سی نہ ہو دم بہر

حسرتین دل سی کسطرح ہون دفع
کینی باہم ہون سہل ہو کسیکا رفع

یعنی پہنچی ہی جسقدر آفات
دور دل سی نہ ہو کبہی خطرات

ہی ہمیشہ نہ ہو گا غافل اگر
ہو گا اکدن ضرور قائل اگر

یا کسی کا ہوا اور کوئی عدو   فکر اوس سی دور ہو شر
حفظ وستان کو کر دیا ہی جمع   صاف ضدین کو کیا ہی جمع
کچہ تفکر کری تو ظاہر ہو   کچہ تدبر کری تو ماہر ہو
اس سی ثابت وجود خالق ہے   اس سی ثابت وجود رازق ہے
نہ تعدد کہ ہی گمان مجوس   رحمت ازدی ہی ہین مایوس
جو عقیدہ رکہتی ہین لئیم   برتر اوس سی ہے ذات پاک کریم
جیسی جسم بشر مین ہین ضدین   دونون درکار ہین ہے حکمت عین
بس یہ نہین عالم کبیر مین ہے   جمع اضداد کی ضرورت ہے
وہ نہین جانتی جو جاہل ہین   وہ نہین مانتی جو غافل ہین
ای مفضل ذرا نگاہ تو کر   کیا ہی حیا ن خالق اکبر
حق نی انسان کو جو دی ہی حیا   سبب اس رہی کا ہوئی ہی حیا
کب یہ اکرام ضیف کرتی ادا   کہ سب اکرام کا سبب ہی حیا
شرع کی کام جتنی ہین اکثر   کرتی ہین شرم کی سبب سے بشر
صلۂ رحم اوسی کب ہوتا   کب بزرگون کا کچہ ادب ہوتا
غصب کرتی امانتین اکثر   ترک کرتی عبادتین اکثر
کہ ہمیشہ رہی صلاح انکی   ہو رفاہ اور ہو فلاح انکی
ای مفضل ثواب تفکر کر   دیکہ نعمت ہی کیا ہی نطق بشر
ہوتی ہین جو نتائج افکار   اونکو کرتی ہین نطق سی اظہار
قوت ناطقہ نہ ہوتی اگر   ہوتی مانند جانور کی بشر
نہ سمجھتا کسی کی دل کی کوئی   خوب نعمت عطا سخن کی ہوئی
ای مفضل تو پہر تامل کر   خوب سی تشکر کر تعقل کر

دیکھنا صنعت حکیم قدیم   دیکھنا قدرت علیم کریم
مصلحت ہی ہر ایک مین مین   وصف اوسکی کہون نہین ممکن
جمع اضداد مین مصالح ہین   وہ سمجھتی ہین جو کہ صالح ہین
اس سے ثابت ہی وحدت قہار   اس سے ثابت ہی وحدت غفار
وحدا کی ہوئی ہین قائل   جو حقیقت سی اوس سے ہین غافل

حکمت آفرینش شر و خیر

جمع خالق نی کی ہین حکمت سے   کی ہی صنعت تمام قدرت سے
بعض کا خیر نام بعض کا شر   ہین مواقع مین خیر دونون گر

ترجیح انسان بہ نسبت حیوان

خاص سب سے قسم کی کی حیوان   سب سے اعلی ہی ہی ہین انسان
آدمی کو اگر نہ ملتی حیا   کب کوئی کرتا وعدی اپنی وفا
حسن کا ارتکاب کرتا کون   قبح سی اجتناب کرتا کون
بعض وہ ہین اگر نہ ہوتی حیا   حق مادر پدر نہ کرتی ادا
کب یہ کرتی نگاہون پر احسان   اسی ہرگز نہ چہوٹتی عصیان
جو بشر کو مفید ہی خصلت   وہی خالق نی اونکو دی خصلت

صنعت نطق آدمی کا بیان

دل انسان مین جو گذرتا ہی   تو زبانی بیان کرتا ہے
اور مافی الضمیر لوگون کا   جان لیتی ہین نطق سی شنوا
اپنی دل کی کوئی کہہ سکتا   یا وہ مانند جانور بکتا

ذکر ہی صنعت کتابت کا

کیا ہی ہین فائدی کتابت مین   شک نہین حق کی ہر عنایت مین

جانتی ہین جتنی اسلاف
بس کتابت ہی سی تمام اخلاف

ہی یونہین حالت اجمال
پہر اہل زمان استقبال

سب کتابت سے ہی بقای علوم
ہین اسی سی سب شنای علوم

لکھی سی ہین درست ساری حساب
تا نہوں سب معاملات خراب

یہ کتابت ہوئی جو موجود
ہوتی اخبار ازمنہ مفقود

گہر سی جاتی کسی طرف جو بشر
بہیجتی کیونکر اپنی گہر مین خبر

مندرس سب علوم ہو جاتے
ہین جو آداب کسکو ہیر آتے

سب روایات محو ہو جائین
سب حکایات محو ہو جائین

کار دنیا تباہ ہو جاتے
کار عقبی تباہ ہو جاتی

ہے یہ مذکور شبہہ حمقا

کوئی جاہل جو یہ کری تقریر
کی ہی خالق نی خلق کی تحریر

ہی یہ ایجاد مردم دانا
اصطلاحون کو کچھ قرار دیا

کی ہین آپس مین بس وہی جاری
ہو گئی ہین وہ ذہنون مین ساری

یہی ہی اختلاف کا باعث
ہی یہ باہم خلاف کا باعث

جس طرح مختلف امم ہین تمام
یونہین ان سبکی مختلف ہین کلام

ہین جدا جیسی سب کے تقریرین
یونہین باہم جدا ہین تحریرین

عربی فارسی و سریانی
اور رومی ہی اور عبرانی

خط جدا سبکے ہین لغات جدا
وضع سبکے جدا ہی بات جدا

ہے جواب امام رہبر دین

باصواب اب سنو جواب امام
استفادہ کرین تمام انام

آدمی نہین ہی کچھ مدبر
گر کیا کرتی ہین یہ سب تحریر

سب یہ صنعت ہی حق تعالی کی
سب یہ نعمت ہی حقتعالی کی

جونکہ تا زبان وہ گویا
ذہن مدرک نہ بندونکو دیتا

جیسی ہین اور جانور اکثر
ایسی ہی ہوتی لاکلام بشر

کہیں ہین دل کا حال کہہ پاتے
مثل حیوان تمام چلاتی

جو بشر کو نہ اونکلیان دیتا
کسطرح قصد کرتی لکھنے کا

اصل ہی فطرت حکیم قدیر
خلق پر ہی یہ فضل رب کبیر

جو کہ شاکر ہی نعمت حق کا
وہی مورد ہی رحمت حق کا

پائی کا شکر و حمد کا وہ ثواب
نظر آئی کی وسکو راہ صواب

کری کفران جو وہ ہو فاسق
بی گمان بے نیاز ہی خالق

نہین محتاج شکر و طاعت کا
نہین محتاج کچھ عبادت کا

خلقت علم و دین و دنیا ہے

متفکر ہوا ہی مفضل اب
دیدۂ دل سی دیکہ حکمت رب

علم جسکا بشر کو لازم تہا
حق تعالی نی آدمی کو دیا

ایک وہ علم جو کہ دینی ہی
جس سی اصلاح دین یقینی ہی

دوسرا علم جو ہی دنیا کا
وہ بہی انسان کو خدا نی دیا

حق تعالی نی علم جو بخشا
اوسکی لائق نہ آدمی کو کیا

مصلحت ہی اور حکمت ہے
سبکی اصلاح عین رحمت ہے

علم وہ جس مین دین کی ہی صلاح
جس سے ہوتی ہی اہل دین کی فلاح

حق تعالی کی معرفت ہی وہ
عین بندون کی مصلحت ہی وہ

ہین دلائل کہ ہی خدا موجود
ہین تو ہر کہ ہی خدا کا وجود

خلق اشیا مین سب تظاہر ہین
جو کہ عاقل ہین سب وہ ماہر ہین

ہی دلالت وجود صانع پر ہی دلالت وجود مبدع پر
ہی دلیل اوسکی علم و قوت کی ہی دلیل اوسکی لطف و حکمت کی

دال خالق کی ہی عدالت پر دال مالک کی ہی عنایت پر
اور واجب ہی معرفت سبکو یعنی لازم ہی معدلت سبکو

معدلت انتقام پر ہی ہے کہ کرین والدین سی نیکی
کچھ اگر جسکی پاس امانت ہو ہی یہ لازم نہ کچھ خیانت ہو

کوئی مسکین اگر ہو یا ہو فقیر یا کوئی اور ہو غریب و حقیر
چاہیی کچھ رعایت اوس سے ضرور چاہیی کچھ مروت اوس سے ضرور

ہو وہ مسلم کہ نامسلمان ہو چاہیی یہ کہ زیر احسان ہو
نیکیاں جیسی ہین موالف سے چاہیی نیکیاں مخالف سی

ذکر علم صلاح دنیا ہی

جو کہ علم صلاح دنیا ہی جسکی باعث فلاح دنیا ہی

ہین وہ کشت و نخل اور اعناب چاہیی بہر انتفاع دواب
کرین آراستہ چہ و کاریز جس سی سرسبز ہو ہر اک فالیز

حکمت خلق ادویہ ہی پہان

علم ہی بیشہ و گیاہ کا ہی یعنی تاثیر ان مین ہی کیسی

کہ کرین لوگ اس ہی استشفا ہو مریضونکو حکم حق سی شفا
بعد ازین علم ہی معادن کا جو ہر ایک ایک ہی سفیدان کا

علم کشتے ہی اور غواصے کہ مشقت یہ ہی بہت خاصی
عالم صید اگر کما ہی ہون صید بہر وحش و طیر و ماہی مین

اور ہین ساری صنعتونکی علوم نہین پنہان وہ سبکو ہین معلوم
باعث طول ہی بیان اونکا مرتکب ہی ہر ایک ای دانا

الغرض جس مین ہے بشر کی صلاح جس سی کونین مین ہے سبکی فلاح
علم وہ آدمی کو حق نی دیے علم وہ ہر کسی کو حق نی دیی

پر بشر کو خدا ہوا مانع ایسی علمون سے جو نہون نافع
نہین شایان طاقت بشر کے نہین ہرگز لیاقت بشر کے

علم وہ علم غیب ہی لاریب کہ خدا ہی فقط ہی عالم غیب
جس قدر ہین امور آئندہ اوسنی واقف ہو کس طرح بندہ

بس ہین یہ تو نہین امور ماضی ہے جز خدا ساری خلق سی مخفی
علم بالای آسمان ہے نہین نہین رہتا ہی علم زیر زمین

یو نہین ہین علم درمیان بحار علم عالم نہی سبکو ہی دشوار
کوئی کیا جانی کیا ہی عالم مین اور کیا ہو رہا ہی عالم مین

قلب انسان و رحم نسان کا کوئی کیا جانی حال غیر خدا
اور جو کچھ ہی خلق سی محجوب دخل اسمین نہین بشر کو خوب

بعض کرتی ہین دعوی باطل ہین مگر علم غیب سی جاہل
جھوٹھی جھوٹھی جو کہتی ہین اخبار کرتی ہین جاہلی کو صاف اظہار

ہی بیان علوم حد بشر

گر مفصل بیان بغور نظر دیکھ تقدیر خالق اکبر

جتنی ساری امور دین ہین درست اور سب ہون امور دنیا چست
وہی اللہ نی دیی ہین علوم جو کہ دانا ہین اونکو ہی معلوم

دخل انکی سوا کیا ممنوع دخل بیجا جو تھا کیا ممنوع
تا ہون انسان اپنی قدر شناس کرین اپنی خدا کی حمد و سپاس

علم بھی ہی بشر کو جہل بھی ہے
امر دشوار بھی ہی سہل بھی ہے

دونوں میں مصلحت ہی خالق کی
دونوں میں مصلحت ہی رازق کی

دیکھو تو کیا ہی قدرت رحمان
مدت عمر سب سے ہی پنہان

ناگوارا حیات ہو جائے
تلخ ہر ایک بات ہو جائے

جس طرح ہو فنا کسی کا مال
یا فریب فنا ہو کیا ہو حال

خوف ہر دم فنای مال کا ہو
رنج آٹھوں پہر مآل کا ہو

کیسہ خالی اگر ہو زر سی تو ہو
رنج ایسا نہیں ہی لوگوں کو

مال ہوتا ہی جو کسی کا فنا
مترصد ہی پہر بہی ملنی کا

ہو کسی پر اگر یہ کشف راز
یعنی پائی ہی مین نے عمر دراز

نہ ڈری ارتکاب عصیان سے
بی خطر ہو عذاب یزدان سے

یہ طریقہ نہیں خدا کو قبول
کہ یہ ہی پیشہ ظلوم وجہول

ہو جو بالفرض تیرا کوئی غلام
کری اک سال بہر بری کام

راضی اوس سی بھلا تو کیا ہو گا
دور کیا غصہ سال کا ہو گا

اس جگہ تو کہی یہ بات اگر
برسوں تک کرتی ہیں گناہ بشر

سن لی اسکا ہی با صواب جواب
کہ تشفی ہو تیری دل کو شتاب

آدمی اس سی بر نہیں آتا
تاب اسکی بشر نہیں لاتا

گو کہ ہوتی ہی زشتی کردار
لیکن اس امر میں ہی ناچار

عفو کرتا ہی اس لیے اللہ
بخش دیتا ہی اوسکی سارے گناہ

آخر عمر توبہ کر لوں گا
حق کو گویا فریب دی دونگا

توبہ کر لوں گا پہلی مرنی سی
کون غافل ہی توبہ کرنی سے

اوس سی کاہی کو ہونگی یہ گناہ
ہو گا کب تائب اوسکا قلب سیاہ

جمع ضدین کو خدا نی کیا
جو جو درکار تہا وہ سبکو دیا

سبب اخفای مدت عمر

عمر ہوتی کسیکی جو کوتاہ
اور ہوتا وہ حال سی آگاہ

عمر کی یاد رہتی کوتہ ہے
ہوتی قرب اجل سی آگہ ہے

رات دن غم ہو تنگدستی کا
وہ یہان ہر دم ہو تنگدستی کا

ہی کہین زیست مال سی بہتر
مفلسی سی سوا ہی محنت کا ڈر

ہو بہی نقد جان سی کہ یہ تن
یہ ہی دشوار پھر مرد و زن

جب یقین فنای زیست ہوا
تو ہم عمر حیات ہی بیجا

محو دنیا کی لذتوں میں وہ ہو
صرف ہر دم جفا تو نمیں وہ ہو

کبہی دل مین جو پھر یہ ہو نگا
سب گناہو سی توبہ کرلون گا

ہی مثال مناسب تقریر

پھر کسی روز یا نما سے ماہ
کر ہی وہ کام تیری خاطر خواہ

اور ارشاد سن لی حضرت کا

وقت آخر جو توبہ کرتی ہین
پاک جرم سی ہو کی مرتی ہین

خواہش نفس و کثرت شہوت
آدمی پر جو کرتی ہی شدت

ارتکاب گناہ ہوتا ہی
نامہ اوسکا سیاہ ہوتا ہی

اسکو ہوتا ہی اجتناب گناہ
نفس کرتا ہی ارتکاب گناہ

پر جو کرتا ہی جرم پر اصرار
اور کرتا ہی منہ سے اقرار

آج تو مین موافق شہوات
خوب دنیا کی پاتا ہوں لذات

بعد ازین توبہ وہ کری نہ کری
ہو کی پاکیزہ وہ مری نہ مری

خاص ہنگام شیب و اضمحلال
توبہ و ترک جرم دونون محال

ایس اس سی ہین کوئی صلا | تو یہ سی پہلی شاید آئی قضا

اور اسکی ہوئی مثال ارشاد

پیش وعدہ ادا نہین کرتا | واقعی موت سی نہین ڈرتا
روز وعدہ ادا کا جب آیا | مفلسی سی نہ اوسنی زر پایا
ہوتی قدر حیات اگر مستور | وہ کبہی موت کو نہ گنتا دور
پہلے وعدی سی قرض ادا کرتا | نیک اعمال وہ کیا کرتا

اور فرماتی ہین جناب امام

موت کی ڈر سی اضطراب بہی ہی | پر فواحش کا ارتکاب بہی ہی
نہ کری ترک معصیت جو بشر | اس کا الزام کب ہی خالق پر
ہی مثل کوئی شخص ہو بیمار | کری حاذق طبیب بہی تیمار
نہین ہرگز یہان خطائی طبیب | کہ خطا سی بری ہی ہر اطبیب
جو کہا تہا طبیب نی نہ کیا | جان دی اپنی خود وبال لیا
مترقب جو موت کا انسان | اپنی ناواقفی سی ہو ہر آن
ہی سزاوار پہر توقف موت | کہ کری ساری نیکیون کو فوت
الغرض خوب ہی ترقب موت | نیکتر ہو گیا تذبذب موت
مترقب ہین موت کی اکثر | مرتکب ہین گناہ کی بہی مگر
نیک اعمال کرتی ہین اکثر | نیک افعال کرتی ہین اکثر
راہ حق مین وہ مال دیتی ہین | صدقہ مال حلال دیتی ہین
ہی عدالت سی بات یہ مفہوم | کہ نہ ہون اسکی نفع سی محروم

حکمت خلط صدق و کذب یہ ہی

گر دیا صدق و کذب کو مخلوط | ہوئی مربوط یہ عروج و ہبوط

جاہی پی توبہ دار دنیا سی | ہو معذب عذاب عقبی سی
ہو کسی شخص پر کسی کا قرض | اور حکم ادا بہی جانی فرض
قبل وعدہ ادا کی طاقت ہی | پر اوسی انتظار مدت ہی
ہو گیا پیش قرضخواہ خجل | حشر مین ہو گا سخت اخجل
کچہ نہ وہ جانتا جو حال اجل | روز رہتا اوسی خیال اجل
یہ بہی اک حکمت الٰہی ہی | بندون پر رحمت الٰہی ہی
تو اگر یون کری بیان یہان | مدت زندگی بہی ہی پنہان
باصواب اسکا مجہسی سنلی جواب | وہ کیا کام حق نی تہا جو صواب

تیسری یہ مثال فرمائی

ہو جو بیمار برخلاف طبیب | کہ ہو صحت یقینی اوسکو نصیب
بلکہ ثابت ہوئی خطائی مریض | تہی خلاف طبیب رائی مریض
تہا معالج طبیب کب سا ہی | عقل رنجور کی ہی کوتاہی
ترک عصیان نہ کر سکی اسیر | ترک طغیان نہ کر سکی اسیر
کری وہ ارتکاب عصیان کا | مرتکب ہو فساد و طغیان کا
اعتقاد بقا بہت ہی برا | کہ ہی باعث فساد و طغیان کا
مترقب ہین بیشتر انسان | رکہتی ہین دہشت خدا ہر آن
دل سی وہ تارک معاصی ہین | نہ تو طاغی ہین وہ نہ عاصی ہین
بانٹتی ہین متاع و حیوانات | تاکہ خوشنود ہو خدا کی ذات
جو نہین کرتی ہین یہ نیک افعال | اونکو پہنچی یہ منفعت ہی محال
ای مفضل یہان تفکر کر | حق تدبیر مین تدبر کر
یعنی صادق جو ہوتی بارش | ہین بشر جتنی ہوتی پیغمبر

کس طرح ہوتی اپنا ممتاز   ایک آتا نظر نشیب و فراز
ہوتی بیفائدہ سب اور فضول   ہوتی نزدیک عقل نامعقول
منتفع راستی سی ہون اکثر   محترز ہون مضرتون سے بشر

خلق اشیا کی فائدونکا بیان

کی ہین بہر مصالح انسان   خلق اللہ نی سیان جہان
لکڑی کی کشتیان بناتی ہین   اور کیا کیا یہان بناتی ہین
مس و آہن کی بنتی ہین برتن   اور کام آتی ہین مس و آہن
ہین برای غذا تمام اناج   ہی پی ہستے انام اناج
بوی خوش ہی کہ ای لذت ہے   جود وا ہے برای صحت ہی
لج کی خاطر ہی خلق حاجت   زینت کا ہی زمین پر بستر
نہین محصور لطفہای خدا   کہ یہ ہین لا تعد و لا تحصی

ذکر اشیای خورد و پوشش یہ ہے

خلق ہو اسطے کئی ہین اناج   کہ جو ہی وہ اسکا ہی محتاج
پنبہ و ریشم پوشش بشری   اسمین لازم ہی کوشش بشری
کہی پیدا درخت خالق نے   کہی موجود میوی ازرق نے
گہاس ایک ایک ہی کہ ای دوا   تا مرض مین بشر بنای دوا
یونہین چیزین خدا نے کین پیدا   مصلحت کی لئی ہوئین پیدا
جو کہ ہی تحت قدرت انسان   وہ ہی موقوف صنعت انسان
دل لگی ہی ضرور بندی کو   تا نہو کچہ غرور بندی کو
رہی گا در پئی امور محال   کہ ہی اونکا حصول خواب و خیال

نعمت آب و نان کا ہی مذکور

ہوئی جہوٹی اگر تمام بشر   نہ نظر آتا راستی کا اثر
پس مقرر کیا خدا نے یہ   راستی ہو جو آدمی سی کہی
بیشتر ہوتی ہین وہ جہوٹہ کلام   کہ نہو جن پر اعتماد تمام
ای مفضل تفکر ان مین کر   تجکو اشیا جو آتی ہین یہ نظر
خاک پہر بنا ہوئی پیدا   کام آتا ہی سو جگہ لوہا
چکیان پتہرون کے بنتی ہین   اور چیزین بہت سی ایسی ہین
سیم و زر ہی معاملونکی لیے   ہین جواہر کہ خلق جمع کری
میوہ بہر تفکہ و لذت   گوشت کہانیکو ہی کہ ہو طاقت
چارپای ہین بوجہ اوٹہانیکو   اور لیکر سوار جانی کو
لکڑیان بہر آتش افروزی   پائین سب ذبیحات تا روزی
ہین دلائل وجود خالق پر   ہین دلائل وجود رازق پر
ای مفضل مقام عبرت ہی   کیا ہی اللہ کی یہ صنعت ہے
دی ہی تکلیف آسیا و خمیر   پخت نان کی بنائی ہی تدبیر
کہ اسی تو مین کاتنی کو دہنین   پہر پوشاک و رخت بہتا بنین
کی ہی تکلیف تربیت سبکو   کی ہی تعلیم مصلحت سبکو
جن کو پیدا کیا خدا نی طبیب   پہر امراض وہ کرین ترتیب
جو نہین تحت قدرت بشری   متکفل ہی اسکا رب غنی
شغل انسان کو یہ بنائی عمل   کہ نہو لطف زندگی مین خلل
کہ رہیگا اگر بشر بیکار   کر یگا دل مین بیہدہ افکار
ہوئی بالفرض وہ حصول اگر   اوس مین خیر بشر نہین خیر بشر
ای مفضل سر معاش بشر   آب و نان ہی کر اس جگہ تو نظر

کیا ہی تدبیر کی ہی خالق نے
کیا ہی تقدیر کی ہی ازل نے

طلب آب بہر غسل و وضو
کپڑی دہونی کو احتیاج سبو

اس لیی کی ہی پانی کی کثرت
کہ نہ دی رنج پانی کی قلت

اگر اسمین بشر ہو شاغل
ارتکاب امور ہو باطل

سونپ دیتی ہین پر معلم کو
کہ کبہی کہیل مین فساد نہ ہو

یو ہنین بی شغل ہو اگر انسان
بیگمان ہو اوسی بہت نقصان

ای مفضل یہ جای عبرت ہے
یہ نصیحت برای عبرت ہے

ہو مسرت مین اوسکو نشو و نما
ہو فراغت مین اوسکو نشو و نما

ہی بیان تغایر انسان

جانور ایک قسم کی ہون ہزار
امتیاز اونمین ہی بہت دشوار

ہی جدا اسکی صورت و سیرت
ہی جدا اسکی خصلت و طینت

رکہتی ہین حلیہ صفات و ہنر
جس سی پہچانلی بشر کو بشر

ہین وحوش و طیور اس سی بری
نہین انکو یہ احتیاج ذری

پر خلاف انکی ہین بنی آدم
ہون جو باہم شبیہ و توام

ایک کا دینا دوسری کو دی
اور سی لینا اور سی مانگی

لطف پروردگار ہی یہ فقط
حکمت کردگار ہی یہ فقط

نقش دیوار اگر نظر آئے
تو بہی دہیان مین بشر لائی

کوئی منکر جو ہو مصور کا
کری کا تو ضرور استہزا

کیون ہوا ہی تو منکر خالق
جسنی پیدا کیا ہین یہ ناطق

ای مفضل ذرا تو غور سی دیکہ
خوب دانشوروںکی طور سی دیکہ

بڑہ چکی جسقدر کہ بڑہنا تہا
نہین یہ بہار بڑہتی حد سی سوا

کہانی سی ہی زیادہ حاجت آب
ہو کہ سی پیاس کا بڑا ہی عذاب

چارپایون کو پانی ہی درکار
کہیت ہوتی ہین پانی سی طیار

روئی مین یہ ہی حکم رب جلیل
حرکت سی بشر کرین تحصیل

غور سی دیکہ حالت اطفال
فہم و درک اونکو ہی ہنوز محال

لہو و بازی مین بیہودہ ہو آب
ہون گرفتار رنج مین ماں باپ

مدلائل ہوا ہی ثابت یون
متضرر ہون آپ غیر بہی ہون

ہو جو کوئی رفاہ و نعمت مین
حسن افعال و نیک حالت مین

حال کیا ہو فساد و طغیان کا
مفسدہ ہو ہزار عنوان کا

جانور ہوتی ہین شبیہ بہم
گر بشر ہوتی ہین شبیہ بہم

جمع انسان ہون کروڑ اگر
متشابہ نہ یکدگر ہون مگر

اسمین حکمت ہی حق تعالی کی
اس مین صنعت ہی حق تعالی کی

تاکہ باہم معاملات کرین
جس طرح کا ہو ویسی بات کرین

ایک سی ایک ہی مشابہ اگر
اس تشابہ سی کچہ نہین ہی ضرر

خلق کو ہون معاملی دشوار
شبہہ داد و ستد مین ہونا چار

ایک سی ارتکاب عصیان ہو
دوسری پر سزا کا سامان ہو

سن لی فرماتی ہین مثال امام

کسی نقاش نی بنایا ہے
اپنی صنعت کا ڈہب دکہایا ہی

اپنی دل مین تو سوچ ای ہشیار
نہین نقاش کا کبہی انکار

بعد حد انعدام نشو و نما

جسم جاندار باوجود غذا
نہین کرتی ہمیشہ نشو و نما

یعنی جاندارونکی جو ہین اقسام
ہین سبہو نمین مصالح علام

انکی عرض اور طول کی حد ہی
کہ ہو انکی شکل کی کوئی شئے

تھکنا انسان کا مشقت سی

راہ چلنی مین جا بوسی برباد
ہوتی ہین ماندی سارے آدم زاد

جس مین ہی احتیاج لوگون کو
کفن و رخت اور جو کچھ ہو

رنج و بیماری سب بنی آدم

پھر فو اسکی نہ چھٹ سکین زنہار
ارتکاب گنہ ہو لیل و نہار

درد ہوتا ہی آدمی کو اگر
سوی حق ہوتی ہی رجوع بشر

صدقہ مفلسو نکو دیتا ہی
نام ہر دم خدا کا لیتا ہے

ہو تردد کمال امیرون کو
ہو نہایت ملال امیرن کو

کس طرح کرتی لڑکون کو تعلیم
جو نہ ہوتا مار پیٹ کا غم و بیم

ہوتی کیا بندہ و کنیز مطیع
قدر آقاؤن کی نہ ہوتی رفیع

ایک سی ہوتی بندہ و آقا
مار کی خوف سی یہ فرق ہوا

ذکر دہریہ ہائی و ملاحدہ کا

ہی جو مردود ابن ابی العوجا
کافر حکمت عظیم خدا

نر و مادہ نہ جفتی جو جاندار
باقی نسلین نہ رہتین پھر زنہار

ہی بیان اس جلسہ مفضل کا

تہا وہ وقت زوال و وقت نماز
اوٹھی اوسدم امام بندہ نواز

پھر مفضل سی یون کیا ارشاد
جو کیا ہی بیان رکھیو یاد

گھر مین آیا مین خوشدل و خوشحال
کی بہت حمد خالق متعال

ہو گئی ختم مجلس اول
کرون شکر خدای عز و جل

حق تعالی اسی کری مقبول
از برای خدای و آل رسول

اور اگر ہو ہمیشہ نشو و نما
فوت ہونا ہو پھر مصالح کا

ساری جاندار رہ نہین تن انسان
نامدی ہو جاتی ہین بہت عیان ہے

صنعتین مین بیا لطیف انہین دشوار
کہ موت عظیم ہی درکار

قیمت مال و دو خت صانع پائے
سب کا احوال منتظم ہو جائے

نہ ہو انسان کو جو درد و الم
نظر آتی کچھ اور ہی عالم

نہ تواضع کرین برای خدا
نہ کسی پر ہون مہربان ذرا

عافیت مانگتا ہی عافی سی
صحتین مانگتا ہی شافی سے

جو نہ ہون رنج ضرب سے بیتاب
کس طرح اہل جرم کو ہو عتاب

دزد و رہزن کمال ہوتی بیباک
کہ نہین صدمہ و الم سی باک

چوٹ جسدم نہ ہوتی کچھ معلوم
رہزن و دزد ہوتی کب محکوم

کسی کو ہوتی کب تمیز اتنی
کون بی بی ہی کون لونڈی ہی

ہین براہین خالق اکبر
حجج قاطعہ ملاحدہ پر

نقش بر آب ماہی نقاش
منکر آفتاب تہا خفاش

کہتی ہین سب عبث ہی خلقت درد
خلق کو ہوتی ہی اذیت درد

جو کیا ہی خدا نی حکمت ہی
کیا ہی صنعت ہی کیا ہی قدرت ہے

کی مفضل نی یون حدیث تمام
جبکہ پوہنچا یہان کلام امام

تا کرین ظہر کی نماز ادا
کرین عجز و نیاز پیش خدا

صبحدم آئیو تو میری پاس
پھر کرون کا بیان بعد سپاس

شادمانی سی کی بسر وہ رات
کہ ملی تہی امام سی نعمات

یہ بعینہ نہین خلاصہ ہی
ترجمی کا طریق خاصہ ہی

تا قیامت علیہم الصلوۃ
با تحیت علیہم الصلوۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اب سنو مجلس دوم کا حال

بعد حمد خدای فی الانعام　بعد نعت رسول خیر انام
اب کرون مجلس دوم ہی شروع　سوی اللہ دل ہوا ہی رجوع

یون مفصل ہوا ہی گوہر بار　ہوئی ظاہر جو صبح کے آثار
مین ہوا عازم درِ مولا　دیکھون تا روی انور مولا

ہوا داخل مین بعد استیذان　پا گیا حکم بیٹھنی کا وہان
تہا یہ فرمان امام صادق کا　کہ مین ہون حامد اپنی خالق کا

جو مدبر ہی دور گردون کا　جو مقدر ہی طور گردون کا
قرن کی بعد قرن لاتا ہی　نو بہ نو از منہ دکھاتا ہے

کہ سزا دی گناہگارون کو　کری رسوا سیاہ کارونکو
نیک کارونکو دی وہ چندین آب　کہ چلین وہ ہمیشہ راہ صواب

یہی ہی مقتضا عدالت کا　مومنون پر ہی جوش رحمت کا
سارے نام اوسکی ہین لطیف و بزرگ　نعمتین اوسکی ہین عجیب و سترگ

وہ کسی پر ستم نہین کرتا　غیر عدل و کرم نہین کرتا
خود ستمگر ہین اپنی ذاتون پر　مبتلای بلا ہین آپ بشر

ہی یہ فرمان حق تعالی کا　ہی یہ فرمان حق تعالی کا
ذرہ نیکی کریگا جو کوئی　دیکہ لیگا وہ اپنی نیکوئی

جس سی ہوگی بقدر ذرہ بدی　دیکھی گا وہ بدی ضرور اوتنی
اکثر آیات مین ہی یہ مضمون　اکثر آیات اس سی ہین مشحون

اس سبب سے کہا پیمبر نے　نائب کردگار اکبر نے
یہی اعمال جو تمہاری ہین　ہی افعال جو تمہاری ہین

حشر کی دن بندے کے جسم ضعف　کرین گی عود سب تمہاری طرف
پہر کوئی آن حضرت جعفر　رہی جہکی خمیدہ سر ہوکر

پھر یہ کہنی لگی وہ تہا کی نظر　نور چشمان احمد و حیدر
جتنی خلقت ہی دنگ و حیران ہے　مثل کوران ہی مثل مستان ہے

ستردد ہین فرط طغیان مین
محو ہین اقتدای شیطان مین

خاک انکو نظر نہین آتا
دیکھتی ہین نہین یقین ذرا

کچہ سمجھتی نہین یہ نامعقول
حق سی ہین بے یقین یہ نامعقول

آتی دنیای دون پسند انکو
خوش نہین آتی وعظ و پند انکو

بہاگتی ہین یہ سب حماقت سے
صاحب دانش و کیاست سے

وہ جہان چرتی ہین چرتی ہین
مرگ ناگہ سی کب یہ ڈرتی ہین

وای انکی یہ کیا شقاوت ہی
کیا حماقت ہی کیا سفاہت ہے

ایسی دن جس مین کوئی یار نہین
کسی کا کوئی غمگسار نہین

جب مفضل نی سب یہ وعظ سنی
آنسو آنکھون سی ہوگئی جاری

حق کیا اختیار با اخلاص
مجلس رخصتی ہوا ہی خلاص

پہر یہ بولی امام نیک صفات
اب مین کرتا ہون ذکر حیوانات

سن چکا ہی تو پہلی جلسی نکات
وسی ہی صنع خلق حیوانات

جسم حیوانکی دیکہ تو ترکیب
دی ہی خالق نی کیا اچھی ترتیب

سخت ہوتی تو ہوتی کیا اعمال
لیتی انسان کام تہا یہ محال

ہوتی حیوان امور شاقہ مین
رہتی نالان امور شاقہ مین

یہچین ہڈیان بنائین سخت
ہڈیان وہ بدن ہین جسکی سخت

نہ ہو پیوند استخوان مین فرق
نہین جس طرح جسم و جان مین فرق

کیا ہی فرماتی ہین مثال حباب

اور کپڑی لپیٹتی ہین اوسی
لکڑیان باندہتی ہین رسیون سی

بس ہین مانند استخوان چوبین
کپڑی مانند گوشت ہین ان مین

اپنی دل مین یہ سوچی ہر بندہ
جانور زندہ اور جسم بندہ

گو کہ ظاہر مین ہین یہ سب بینا
چشم باطن سی ہین یہ نابینا

باتین ہر چند کرتی ہین جہال
کلمہ حق مین ہین یہ لیکن لال

شنوا گو کہ یہ سراسر ہین
سخن حق کی سننی مین کر ہین

جانتی ہین کہ ہین ہدایت پر
ہین مگر واقعی ضلالت پر

جو یہان صاحب ضلالت ہین
جو یہان صاحب بطالت ہین

کچہ نہین دہشت سزای عمل
سعی کرتی نہین برای عمل

کن بلاؤن مین مبتلا ہونگے
کن مصائب مین اشقیا ہونگے

مگر اوسکی لیی ہین یاور یار
جو ہو مرحوم قادر غفار

بولی حضرت کہ تو نہ ڈر زنہار
تجکو اندوہ سی کیا سروکار

رہبر و پیشوا کو پہچانا
پائی تو نی نجات ای دانا

حکمتین تا عجیب ظاہر ہون
صنعتین تا غریب ظاہر ہون

جسم حیوان کی سختی و نرمی

نہین مانند سنگ سخت بدن
کہ نہ جھکتی کبھی کمر خست بدن

نرم ہوتی اگر بہت حیوان
او نہ کہڑا ہونا پہر نہ تہا آسان

پس بظاہر بدن ملائم ہی
گوشت سی یعنی تن ملائم ہی

ہڈیان باندہی ہین رگ و پی سی
کہ بہم متصل ہر ایک رہے

منڈھ دیا پوست اپنی تن پر
کہ رہی حفظ جسم و دفع ضرر

ہی شبیہ اسکی صاف پیکر
کہ بناتی ہین چوب سی کہتر

کوند کا لیپ کرتی ہین اوسپر
صنعت اپنی دکہاتی ہین یہ بشر

رسیان ہین عروق اور اعصاب
کوند کا لیپ پوست ہے ای شاب

خلق عالم مین جو ہی صانع
خلق عالم مین موجد مبدع

جائز البتہ امر یہ ہوگا | کہ وہ بیجان خود ہو پیدا
جبکہ بیجان کا ہی ہو صانع | کیون نہ جاندار کا ہو پھر مبدع

حال جسم دواب فرمایا

مثل انسان ہین انکے سب اندام | پوست و استخوان و گوشت تمام
کور و کر ہوئی یہ دواب اگر | منتفع کیونکر انسی ہوئی بشر
ذہن جو فہم جو بشر کو دیا | کب خدائی وہ جانور کو دیا
جب کوئی چاہی لادی اونپر بوجھ | کون اوٹھاتا ہی انسی پھر بوجھ

صورت اعتراض اہل شک

عقل ہوتی ہی اونکو اور شعور | تابع حکم رہتی ہین وہ ضرور

ہی جواب امام ہادی دین

آدمی ایسی ہوتی ہین کمتر | متحمل مگر نہین اکثر
کبھی ہوتی ہین آسیا گردان | کبھی ہوتی ہین زیر بار گران
متحمل جو ہو بشر کو سے | کری محنت قبول اگر کوئی
جس جگہ ایک اونٹ ہو درکار | ایک خچر منگائی جو سر کار
تب کہین ہو تحمل انسی تو ہو | کیا مضر تکی بات ہی دیکھو
دور اون سی ہوئی نعمت عظما | نازل ان پر خدائی جنکو کیا

ہی یہ ذکر ثلثہ حیوانات

یہ جو ہین تین قسم کی حیوان | چارپائی پرندی اور انسان
صاحب عقل آدمی کو کیا | انکی کام اپنی تا صنائع کا
دو ملی آدمی کو ایسی ہاتھ | اونگلیان بہی قوی ہین اونکے ساتھ
اور جو جانور شکاری ہے | اوسکی قسمت مین گوشت خواری ہے

عقل ہرگز نہ یہ کری تجویز | کہ بنائی بغیر ہو کوئی چیز
ہی تعجب اگر کہی انسان | خود بخود خلق ہو گئی انسان
کر تفکر میان جسم دواب | کر تدبر میان جسم دواب
شنوائی ہی اور بینائی | کام لی اونسی تاکہ ہر کوئی
لی نہ سکتے کوئی بہی انسی کام | رہتی حیران سب خواص و عوام
کہ ہمیشہ مطیع انسان ہون | تابع حکم و زیر فرمان ہون
چپ ہین بوجھ لادین جتنے | متحمل ہین امر شاقہ کے
کوئی شاید اگر کری یہ کلام | ہوتی ہین بعض صاحبونکی غلام
امر شاق اونکو پیش آتی ہین | متحمل ہین سب وہ تنہائی ہین
ہی یہ معجز نما جواب امام | جس سی تسکین پائی قلب انام
چارپائی جو کام کرتی ہین | خاص کیا کب وہ عام کرتی ہین
کام جو جانور سی ہوتی ہین | کب وہ نوع بشر سی ہوتی ہین
رہین مسدود اوسکی کام تمام | جاہی برباد اہتمام تمام
چاہیی اسکی بدلی اک انبوہ | آدمی جمع ہون گروہ گروہ
چارپایون کی کام مین ہون بشر | بشریت کی کامون مین ہو ضرر
اضطراب و رتنگدستی ہو | تنگ بیشک معاش انکی ہو
ای مفضل یہ جای فکرت ہی | دیکھ کیا کیا خدا کی قدرت ہے
انمین جو کچھ جسی مناسب تھا | اپنی الطاف سی خدا نی دیا
ہی وہ نجاری اور بنائی | زرگری اور بہی ہی پیشہ وری
چاہین جو چیز ہاتھ مین لے لین | رہین مشغول اپنی صنعت مین
ہاتھ اوسکی بہت بنائی قوی | کیی مضبوط چنگ و ناخن ہے

کہ کری اور جانور کو شکار — یعنی ہی گوشت کھانی کو درکار
جانور جو کہ گھاس چرتی ہین — کاہی کو وہ شکار کرتی ہین
اس لیی سم انہین کیے ہین عطا — کہ چراگاہ مین پائین غذا
کوئی دیکھی جو انکی غور سی سم — کف پاکی ہی ہین طور سی سم
دیکھنا حکمت خدای قدیر — دیکھنا صنعت خدای قدیر
دی انکو سلاح بہر شکار — کی ہی انکی صلاح بہر شکار
ہین علف خوار جتنی حیوانات — نہین انکو ملی ہین یہ آلات
یہ درندی ہی سم اگر پاتی — کس طرح صید انکو ہاتہ آتی
چیز وہ نہین جسکو جسکی حاجت تہی — حق تعالی نی اوسکو چیز وہ دی
گر نظر اب تو چارپایون پر — کہ ولادت کی بعد یہ کیونکر
گود مین لینی کی نہین محتاج — تربیت ماں کری نہین محتاج
تربیت کا ہی آدمی کو علم — نہین حیوان مین کسی کو علم
اپنی اولاد یہ سنبہالی ہین — ایک مدت تک انکو پالی ہین
کیون نہ ہو انکی بچونکو طاقت — کیون نہ ہو انکو چلنی کی قدرت
تاکہ ضائع نہ ہون یہ مخلوقات — رہی تا روز مرگ انکو ثبات
دیکہ دراج و کبک و تیہواب — صنع اللہ تا ہو ظاہر سب
خاک سی دانی چنکی کہاتی ہین — عیش کرتی ہین خاک اوڑاتی ہین
طرف بچہ کبوتر دیکہ تہ — جان فشانی و حال مادر دیکہ
اسلیی ماں نہراتی ہی انکو — چنکی دانی کہلاتی ہی انکو
اس لیی بچی انکو ہوتی ہین کم — کہ نہ ماں باپ کو بہت ہو الم
ملتی ہین بچی بیشتر انکو — کب مشقت ہی بچون سی ان کو

ایسی چنگل کو کیا بشر کرتی — ناخنون کا گلا بشر کرتے
نہ بشر سی ہی اونمین صنعت کار — نہ درندون سا کرتی ہین وہ شکار
ندی ایذا زمین ناہموار — نہ ملی قطع راہ مین آزار
منطبق تا زمین سی ہو جائین — کہ سواری و بار کی کام آئین
ہین شکاری درندی جو حیوان — دی انکو شکار کی سامان
ہی وہ منقار و چنگل محکم — تا ہو کار صید مین انہین غم
کہ نہ تہی انکو اونکی کچہ حاجت — گوشت کی کہانی کی نہین عادت
ناخن و پنجہ ایسی ہین درکار — تاکہ اس حرب سی کرین شکار
تاکہ سبکی رہی بقا و صلاح — تاکہ سبکی رہی رفاہ و فلاح
دوڑتی پہرتی ہین پی مادر — چین پاتی نہین بی مادر
آدمی زاد ہین جو بی طاقت — دونون چیزونکی رکہتی ہین حاجت
اونکلیان آدمی نی پائین ہین — ساتہ انکی ہتہیلیان بہی ہین
جانور تو سب اس سی ہین محروم — نہین پوشیدہ سبکو ہی معلوم
بی مربی و بی پرستاری — ہوئی شایان گرم رفتاری
بی مربی صلاح ہی انکی — بی مربی فلاح ہی سب انکی
تخم سی جب نکلتی ہین باہر — ہوتی ہین قادر اپنی چلنی پر

حال بچہ کبوتر کا

بچی کو اوڑنی کی نہین طاقت — دوڑنی پر بہی کچہ نہین قدرت
نہ ہو جب تک کہ طاقت پرواز — ہین ماں باپ بچیکی دمساز
مرغیاں اور مرغونکی مثال — جانور ہین بہت سی کرکی خیال
بچی انڈی سی باہر آتی ہین — آپ چن چن کی دانی کہاتی ہین

اور منافع نہ ہوں کبھی بیچ
جتنی تھوڑی ہوں اوتنی ہوں اچھے

ہی یہ مذکور پای حیوانات

تاکہ رفتار مین ہو آسانی
طاق اگر ہوتی ہوتی حیرانی

پاوں کتنی جو اور ہین باقی
ہی اوٹھانی کا قصد ونکی بہی

دوسری پر ہی اعتماد انکو
تاکہ کر پڑنی کا فساد نہ ہو

رکہتی ہین وہ زمین پر قائم
ہین توقف مین بی خطر قائم

دو اوٹھانی جو ایک جانب سے
بی تامل زمین پہ وہ کری

انقیاد دواب کا ہی بیان

کیسا رہتا ہی آسیا گرد ان
اور اوٹھاتا ہی کیسی بار گران

کری گردن کشی جو اونٹ گہوڑے
نہ براہین کی کتنی مرد قوی

ہوتی ہین کای بیل اگرچہ گوہی
پر اطاعت ہی اپنی مالک کی

جتنی اسپ نجیب ہین عربی
تاب لاتی ہین تیغ و نیزہ کی

گلۂ گوسپند کا ہے ذکر

یہ پراگندہ سب جمع ہو جاین
کس طرح جمع ہو گی گھرا ین

جانور جس قدر مسخر ہاین
آدمی سی کہین قوی تر ہین

صاحب عقل و فہم اگر ہوتی
کب اطاعت مین جانور ہوتے

سب درندی یہ متفق ہو کر
ہوتی آمادہ بھر ریخ بشر

بر و شیر و پلنگ و گرگ کہان
اور یہ ضعف جثۂ انسان

سب کے سب خائف و ہراسان ہین
اس لیے ساکن بیابان ہین

ڈر سی پوشیدہ رہتی ہین دن کو
رات دوڑی کی فکر ہی انکو

کبھی پونہچا نہیں بشر سی ضرر
دلوں مین تو بھی ہی بشر سی خطر

ہی سزاوار جسکی جو نعمت
وہ اوسی ملی ہی یہی حکمت

گر نظر سوی پای حیوانات
جفت آ ہین برای حیوانات

جانور جو چد بر کو جاتا ہی
پاوں اپنی کئی اوٹھاتا ہی

جتنی حیوان ہین دو پای یہان
ایک اوٹھاتی ہین صورت انسان

چار پای جو جانور ہین یہان
دو اوٹھاتی ہین تا ہو جلد روان

ایک اوٹھاتا ہی پاوں آگی کا
ایک پچھی کا پاوں اوٹھاتا ہی

جیسی دو پاؤں کی ہوا کرسی
ایک پای سی وہ نہ ٹھہری تے

ای مفصل دراز گوش کو دیکہ
حکمت حق عجیب بوش کو دیکہ

گھوڑی کو ہی معاف یہ خدمت
نہیں ہے بوجہ اوٹھانی کی محنت

تابع طفل کیوں وہ ہوتا ہے
ہی بڑا اونٹ یا کہ بوتا ہے

ہل چلاتی ہین بوجہ اوٹھاتی ہین
اور بہی کتنی کام آتی ہین

اپنی مالک کا ساتھ دیتی ہین
اپنی سر پر بلائین لیتی ہین

گلۂ گوسپند دیکہ ذرا
کہ چراتا ہی سبکو اک لڑکا

آدمی ایک گوسپند بہت
جمع کرتی ہین ہو کر نہ بہت

نہیں یہ بیرو عقل سی آگاہ
اسلیے ہین مطیع خاطر خواہ

ان درندوں کو فہم اگر ہوتا
السنی عاجز دل بشر ہوتا

بنی آدم کا کرتی استیصال
مارتی شاخ و پنجہ و چنگال

دیکھنا حکمت حکیم علیم
آدمی کی ہی سبکو دہشت و بیم

منزلوں دور ہمسی رہتی ہین
دور مجبور ہمسی رہتی ہین

باوجودی کہ ہی بڑی طاقت
ڈر سی اس سب ہی یہی حالت

عین حکمت ہی مہیمن کی
کہ کسی جانور کو عقل نہ دی

خوف انسان کا دیا انکو — گول و ناداں بنا دیا ان کو

نوع سگ مین دیا نشان وفا — کہ کری وہ حمایت آقا

رات بہر پاسبان خانہ رہی — چور کا خوف تا ذرا نہ رہی

اپ چوروں سی مارا جاتا ہی — مال آقا مگر بچاتا ہی

کسی صورت جدا نہیں ہوتا — غیر کا آشنا نہیں ہوتا

صنع خلق دہان و چشم دواب

چہری پہ ایسی نہین انکہین — کہ سراوار نہین بہلین انکہین

کہ ہو دیوار و سنگ راہ سی امن — گو و تالاب و قعر و چاہ سی امن

کہ اوٹہالین نہ مین سی ہر چیز — اور کہالین نہ مین سی ہر چیز

کیا ہی خوب انکو و نگلیاں دین نہین — کیا ہی اچہی ہتہیلیاں دین ہین

یہ جو اچہا نہ تہا برای دواب — منہ تلی شق کیا برای دواب

گلہری ایسی و پی چوڑی — تا کہ نزدیک و ور منہ دوڑی

ای مفضل مقام عبرت ہے — دم حیوان ہین کیا ہی حکمت ہے

اور موہای دم سی یہ ہی نفع — چرک ادبار ہین جو ہوتی ہی جمع

یہ جو باندہ بادزن ہی دم — جب یہ ہلتی ہی بہگتی ہین سب گم

دست و پا انکی رنج سہتی ہین — بار بیکرا و ٹہائی رہتی ہین

اور اسمین بہت منافع ہین — ساری فعل حکیم نافع ہین

کہین دلدل ہین جو پہنس جائین — دم کو کہینچین تو پہر نکل آئین

موی دم کام اکثر آتی ہین — لوگ چیزین بہت بناتی ہین

پہر سطح بنائی پشت دواب — دیکہلی صنعت رب ارباب

کب تعب سی دوچار ہون راکب — بی تکلف سوار ہون راکب

نہین تو سبکو تنگ کرجاتی — کو دتی کہر مین اکی بہر جاتی

رہی ہر دم محافظت مین صرف — کری آقا کی کارہای شگرف

کیا ہی آقا کو پیار کرتا ہی — جان ادب سی نثار کرتا ہے

رنج اوٹہاتا ہی فاقی کرتا ہی — یو نہین زندگی کی بہرتا ہی

کسی نی کی کو یہ سکہائی خصایل — جز خداوند ایزد متعال

ای مفضل تو دیکہ سوی دواب — فکر کر در میان وی دواب

راہ چلنی مین پیش پا دیکہی — چہری کی سامنی ہی کیا دیکہی

اس لیی نیچی سی شق دہن — مثل انسان نہین وی ذقن

آدمی زاد کی یہ ہی تعظیم — آدمی زاد کی یہ ہی تکریم

کہ تناول کرین طعام اپنے — اور جو چاہین کرلین کام اپنے

گہاس دانتو سی توڑ لین آسان — نوش اوس گہاس کو کرین آسان

سبب خلقت دم حیوان

پہلی تو انکو ستر عورت دی — بدلی کپڑی کی یہ عنایت دی

مگس و پشہ رنج دیتی ہین — دمبدم انکی کاٹ لیتی ہین

فائدہ اور تیسرا یہی ہی — واہ کیا حکمت الٰہی ہے

دم کو دیتی ہین ہر طرف حرکت — پاتی ہین اس سبب سی راحت

جب پڑی کام تب ہو معلوم — کوئی سوچی تو سب یہ ہو معلوم

اور بہی دم مین کچہ منافع ہین — سب دلائل خدا کی ساطع ہین

سطح پشت دواب کا ہی حال

او فتادہ ہون تا کہ استاد — ہین برای کوب آمادہ

فرج مادہ بنائی ہی پس پشت — تہا بجا اوسی پائی ہی پشت

اس مین حکمت بہی ہو نئی پہچانی
جفت ہواس سی نر آسانی

ہوئی باہم مقاربت مشکل
نر کو ہوئی مجامعت مشکل

دیکھو خرطوم پیل کی صنعت

بہید صنعت کی آشکارا دیکہ
لطف تدبیر حق تعالی دیکہ

گہاس اپنی ہاتہ سی وہ لیتا ہی
پیٹ مین پانی ڈال دیتا ہے

وہ جو گردن سی رہ گیا محروم
اوسکی بدلی ہی بخشش خرطوم

کس سے پایا عطیہ خرطوم
غیر رزاق قادر قیوم

پیش انسان عاقل کامل
ہی کلام ملاحدہ باطل

ای مفضل اگر کہی کوئی
خلقت پیل جب بنائی گئی

تجکو دیتی ہین ہم جواب اسکا
سن جواب آگی باصواب اسکا

بوجہ یہ ڈالتی جو گردن پر
ہوئی گردن شکستہ سر تا سر

سونڈ اوسکو بجای گردن دی
کہ اوٹہا پاکری غذا اپنی

دیکہ اب صنعت خدای جہان
دیکہ اب قدرت خدای جہان

نر جو وقت مقاربت پہاندی
تو نہ دشوار ہو جماع اوسی

ای مفضل یہ جای عبرت ہے
خلقت اسکی برای عبرت ہے

اکل و شرب و جماع کی اسباب
نہین ہوتی کسی طرح بہی خراب

صنع خلق زرافہ کا ہی بیان

اسکی اعضا نظر جو آتی ہین
مختلف دابون کی پاتی ہین

کہتی ہین یون مترجم ذیشان
باقر مجلسی وحید زمان

کرکی اشتر سی وصل گاو پلنگ
نام لیتی ہین صاحب فرہنگ

سمع کی نام سی وہ ہی مشہور
لکہی ہی سین مہملہ مکسور

وہ اگر مثل فرجہای زنان
انتہائی شکم مین ہوتی عیان

پیٹہ پر کس طرح لٹاتا نر
عقل انسان یہانسی لاتا نر

ای مفضل ذرا تامل کر
سوی خرطوم پیل کر تو نظر

کب عبث ہاتہی کی بنائی سونڈ
ہاتہ کی بدلی وسنی پائی سونڈ

کہ نہ پاتا یہ سونڈ اگر ہاتہی
نہ اوٹہاتا زمین سی کچہہ بہی

جتنا چاہی کری بلند اسے
اور اسے اوٹہالی جو چاہے

نہین حکمت یہ اتفاقیہ
نہین صنعت یہ اتفاقیہ

سن سوال مشککین کا جواب

بخشتا خالق زمین و زمن
لائق جثہ اوسکو بہی گردن

ہی سر فیل کوہسار گران
ہی ہر اک گوش فیل بار گران

بوجہ اوٹہتا کب ایسا گردن سے
اس لیی سر ملا دیا تن سے

کام گردن سے جو نکلتا ہے
سونڈ سی سب وہی مہیا ہے

فرج ہتہنی کی ہی جو زیر شکم
اسکی حکمت کرین بیان اب ہم

اور سن حال صنع خلقت فیل

دیکہ یہ قدرت رب ارباب
ہاتہی پیدا ہو خلاف دواب

بی تکلف اوسی میسر ہین
جس طرح چاہیی میسر ہین

کر ذرا خلقت زراف مین غور
دیکہ اعضا کی اختلاف کا طور

گہوڑی کا سر ہی اونٹ کے گردن
گای کی کہر مین شیر کا ہی بدن

لغت فارسی مین اسکا نام
لکہی ہین اسطرح خواص و عوام

یون لغت کے کتب مین ہے لکہا
گرگ و کفتار سی جو ہو پیدا

میم ساکن ہی عین مہملہ ہی
اسکی خلقت مقام و تولہ ہے

سانپ کی طرح زیست کرتا ہی
کب یہ اپنی اجل سی مرتا ہی

دوڑتی ہین ہی تند صورت باد
اور جنتی ہین بس گزستی یاد

پھر کہا اوس مطیع خالق نی
صادق القول امام صادق نی

ہوئے ہین جفت ایک مادہ سے
کتنی صورت کی کتنی چوپائے

کہیں ہین اس طرح سبب اسکا
مختلف چارپایہ صحرا

پہاندتی ہین سب ایک مادہ پہ
ایک مادہ ہی اور کتنی نر

تب تو ایک ایک عضو بھی اسکا
ہی وہ انہین کی مشابہ اعضا

صنعت حق سی وہ نہین اگاہ
قدرت حق سی وہ نہین اگاہ

جفت کیا بلکہ اختلاط نہین
فرس و مادہ شتر سی کہین

ہان اگر ہون مشابہ خلقت
جفت ہوتی کی اونکی ہی صورت

گھوڑی پر جب دراز گوش چڑھا
استران دونون سے ہوا پیدا

اسی حیوان اگر نکلتا ہے
انہین کی شکل پر نکلتا ہے

بلکہ مجموع تن مین وہ بچا
اونہین دونونکی شکل کا ہوگا

دم مین مثل اوسکا ہی گوش مین ہے
برزخ اسپ و دراز گوش مین ہے

اس سی حال زراف ہے پیدا
کیی حیوانون سی نہین نکلا

تا دلالت کری وہ لوگون کو
قدرت کاملہ مرے دیکھو

یہ بھی جانین کہ خالق اس کا
ایک ہی چاہی جو کری پیدا

جو دکھائی وہ زور قدرت کا
متفرق ہون ایک کی اعضا

ہی مشیت وہان ارادت مین
عجز اوسکو نہین ہی قدرت مین

منشائے و مولد اوسکا صحرا ہے
سب چراگاہ بھی مہیا ہی

منہ بہت درخت پاتا ہے
ثمر و برگ و بار پاتا ہے

پاؤن سے جب زمین پر دوڑے
پونہچی پرواز مرغ سی پہلی

غلط عام کا بیان یہ ہے

فرقہ اک جاہلون کا کہی ایسا
کہتی ہین سمع یون ہوا پیدا

حمل سکی بقاربت سی ہا
ایسا حیوان یون ہوا پیدا

چشمی پر اکی جمع ہوتی ہین
پیاسی گھبرا کی جمع ہوتی ہین

جفت ہوتی ہین جب وہ نامعدود
ہوتا ہی ایسی جانور کا وجود

قائل اس بات کی ہین غفلت سے
ہین یہ بیہودہ گو جہالت سے

یعنی حیوانون مین کوئی اصلا
جفت ناجنس سی نہین ہوتا

اونٹ ہوتا نہین ہے گای سی جفت
کب ہوا شیر بیل گای سی جفت

دیکہ جیسی دراز گوش کا نر
پہاند پڑتا ہی گھوڑی پر اکثر

گرگ کفتار پر اگر پہاندا
سمع اون دونونسی ہوا پیدا

نہین مثل زراف پر اصلا
کیی حیوانون کی کیی اعضا

تن و پیکر مین جس طرح اتر
دم و سم گوش و سر مین سراسر

بولنی مین جو ہی شبیہ ازبس
ہی صدای دراز گوش و فرس

بلکہ خلقت مین ہی عجایب اسے
قدرت خالق عجایب اسے

کون باہر ہی میری قدرت سے
کون باہر ہی میری قدرت سے

چاہی عضو دواب نامعدود
ایک حیوان مین کری موجود

جسکو چاہی بڑہائی خلقت مین
جسکو چاہی گھٹائی فطرت مین

خلقت سمع مین درازی تن
سن لی وجہ درازی گردن

لینی گردن اگر نہ وہ پاتا
کیا درخت بلند سی کہاتا

حکمت خلق طرز نو زینہ

ای مفضل ذرا تامل کر
ملکه بی انتہا تامل کر

سر و رو دست و سینه میمون
مثل اعضا کی کئی عضو میمون

درک و فہم اوسکو دیئی حق نے
ہی اشاری مین اپنی مالک کے

اس طرح کی جو اوسکی خلقت ہے
اس مین خلاق کی یه حکمت ہے

اپنی خلقت مین پہر کری تمیز
دیکہلی صنعت خدای عزیز

ساری حیوانونسی کیا ممتاز
دابونسی یه ہو گیا ممتاز

طور حیوانونکی طرح ہوتے
اور حیوانونکی طرح ہوتے

عقل سی کام حمد کا لیلی
جلد انجام حمد کا لیلے

انہین چیزونسی وہ ہوا ممتاز
آدمی سی اوسی کیا ممتاز

دم و موی بدنکی ساته خدا
عقل و نطق آدمی کی ہی دیتا

آدمی مدرک حقایق سے ہے
نطق پایا ہی اسسے قابو ہے

اور دیکه ای مفضل دیندار
لطف خلاق عالم اسرار

پشم سی بال سی چہپائی بدن
رنج جاڑی کا تانه پائی بدن

کتنی دیکها شگافته سم مین
کتنی اک ناشگافته سم مین

اونگلیان اور انہین ہاته ملے
پنبه و پشم کاتی جس سے

تب تو خالق نی کسوت حیوان
کی ہی ہمزاد خلقت حیوان

نه ہو حاجت لباس نو کی انہین
فکر تبدیل رخت ہی کرین

ہوشمندی او نہین عطا کی ہے
خود دستکی اونہین عطا کی ہی

اس طرح کی دی جو شغل انہین
اس مین رکہی ہین کتنی مصلحتین

جو ہین ممنوع جو نصر عباد
نه ہون او ہن سبب اس طرح کی فساد

کرمیان ہون که کوئی کار ہم
دور تن سی کرین لباس و سرم

دیکه تدبیر خلقت میمون
مثل انسان ہی صورت میمون

مثل اعضای آدمی ہین سب
خوب دیکہو تو ویسی ہی ہین سب

آدمی کا مقلد حرکت
مثل انسان ہی خلقت و خصلت

دیکہکر اوسکو آدمی بہی
که یه پیدا ہوا ہی دابہ سے

عقل ہی دی حکیم صانع نی
نطق بخشا قدیم صانع نے

جو نه کرتا خدا انہین گویا
پاتی فقدان نفس ناطقه کا

چاہیی اسکو دیکہکر انسان
کری انعامی حق کا شکر بیان

با وجود دیکه جسم میمون مین
کچه سوا آدمی سی ہین چیزین

لی دم اوسکو او رموی بدن
جس سی پوشیده ہی سب اوسکا تن

نوع انسانین ہوتا وہ شامل
نوع انسانین ہوتا وہ داخل

حکمت خلق موی وسم کا بیان

دیکه تشریف موی حیوانات
چشم رحمت ہی سوی حیوانات

بال جاڑونین تن کی حافظ ہین
اور آفات سی محافظ ہین

سم ہین بہر حفاظت کف پا
حافظ خار و کسوت کف پا

بنتی یه کس طرح لباس اپنا
نعل کی کفش کی تہی حاجت کیا

جنہین جب تک ہی لباس رہے
انکی آرام کا اساس رہے

آدمی کو تو اوسنی کہین ہین عطا
اونگلیان لنبی اور دست رسا

که بنائین لباس و رخت بدن
نہین خلقت کی ساته کسوت تن

مصلحت پہلی ہی ای عاقل
فسق و لہو و لعب سے ہون غافل

دوسرے مصلحت سے ہو آگاه
دیدهٔ غور سی کر اسکو نگاه

ہو جو ایذا اگر نه سرما کے
نہین پوشاک تا نه ہون شاکی

اور گوان صورتون مین راحت ہے
رخت ہو جزو تن قباحت ہے

تیسری مصلحت ہی یہ سن لے
پہنین جب رنگ رنگ کی کپڑی

کفش ہو موزہ ہو کہ عمامہ
پاجامہ وہ پہنین پاجامہ

انکی تبدیل کا خیال کرین
خواہش زینت و جمال کرین

کہو نہین تجھسی مصلحت جو یہی
اس مین کہی معاش خلقت ہے

کہین تو روئی دہنتی ہین
کہین کپڑی جولاہی بنتی ہین

کتنی اک کاتتی ہین جتنی ہین
کہین درزی لباس سیتی ہین

شالین بنتی ہین شال باف اکثر
کہین چھپتی ہی چھینٹ چھاپہ زن پر

کفشگر کفش پا بناتی ہین
موزہ ساز اپنا فن دکہاتی ہین

مول لیتی ہین لوگ ان سب سے
منتفع ہوتی ہین سب اس ڈھب سے

یون نہین تحصیل مال کرتی ہین
صرف قوت عیال کرتی ہین

دیکھ حیوانون نے یہ پائی لباس
پر وہ ما انکو ہین بجای لباس

کون اونکی بنائی موزہ و کفش
پائی ہین سم بجائی موزہ و کفش

فکر کر اے مفضل خوش ذات
دیکھ اس خلقت عجیب کی بات

حال اموات و مرگ جانوران

جب ہے اوقت موت کا معلوم
ہوتی ہین آدمی سی نا معلوم

حق تعالی نی چارپایون کو
دی ہی وہ ازل سی ایسی خو

او اگر یہ نہین تو پہر ہی کہان
میتہ چارپایہ و مرغان

آدمی اپنی مردونکو جیسی
دفن کرتی ہین خاک کی نیچی

اور انکی سوا بہت حیوان
کسی کی میتہ کا نہین ہے نشان

نہ درندونکی مردی ملتی ہین
نہ گزندونکی مردی ملتی ہین

کبھی انسانون سی جو انکو سوا
جہوٹہ اس بات مین نہین اصلا

اور یہ بھی نہین کہ تھی تھوڑی
نظر آدمی سی جا کی چھپی

ہر نونکی یا گڑین یا گیندونکی غول
پہرتی ہین دشت دشت ڈانون ڈول

نہین دیکھا ہی تو نی صحرا مین
نہین دیکھا جبال دنیا مین

شیر و گرگ و پلنگ یا کفتار
سبع ایسی کئی کرور ہزار

گاو کوہی کہین بزروحشی
اور صناف وحش بی گنتی

ایک شمہ سنا درندونکا
تہوڑا اسا حال سن پرندونکا

زیر و پہنای ارض کی حشرات
اور بالای ارض کی حشرات

انکا میتا نظر نہین آتا
انکا جیفا نظر نہین آتا

زاغ بط قرقرا کبوتر قاز
تیتری شکرہ باشہ بہری باز

جتنی ہین کوہ و دشت مین حیوان
پاتی ہین اپنی موتکی جو نشان

اگر اس طرح پاتی ہین مینا
کسی صیاد نی شکار کیا

وہ کنارہ اگر نکرجائین
مردون سی سطح دشت بہر جائین

جای پنہان مین جا کی چھپتی ہین
موت کا وقت پا کی چھپتی ہین

دفن اموات پر نظر کر تو
اس نئی بات پر نظر کر تو

متعفن ہو بوی بد سی ہوا
آدمی ہون مریض آئی وبا

دفن سی کب یہ خلق محرم تھی
اور دنون ابتدای عالم تھی

دیکھ تو قدرت خدای جلیل
جبکہ قابیل سی ہوا ہابیل

مار کر خاک مین چھپا ڈالا
یون نہین قابیل نی بھی دفن کیا

حکم خالق سی مرغ آئی دو
ایک نی مار ڈالا دوسری کو

حق تعالی نی کس طرح یہ بات
کی ہی محبول طرح جو آیات

اس لیی ہی یہ خوی حیوانات   لوی مبتہ سی خلق پائی نجات
ای مفضل تو چشم دل سی دیکہہ   قدرت ایزدی کی نقش دیکہہ
راہ عقل و سلاح ظاہر کے   راہ لطف و فلاح ظاہر کی
وہ تفکر سی کچہ نہیں آگاہ   وہ تدبر سی کچہ نہیں آگاہ
خلق پر جتنی اوسکی رحمت ہے   یہ علی قدر قابلیت ہے
رنج فرط عطش وہ سہتی ہین   پانی پینی سی باز رہتی ہین
لقمہ اژدہای خاک نہ ہون   کہین اوس زہر سی ہلاک نہ ہون
اور پانی ذرا نہیں پیتے   پیاس مین بیٹہی رہتی ہین جیتے
دیکہہ تو اوس حکیم کی قدرت   جسنے دی ہی بہیم کو عادت
کوئی شرب آب مرتا ہی   خوف اوسکی ضرر سی کرتا ہے
ہو مضر کی جو اسقدر خواہش   نہ کری وہ کبہی غم کاہش

حال روباہ کا بیان یہ ہی

جبکہ طعمہ اوسی نہیں ملتا   یون بچہاتی ہی دام مکر اپنا
جب پرندی اودہر گذرتی ہین   مردہ اوسکو خیال کرتی ہین
تب وہ روباہ جست بہرتی ہے   اون پرندونکو صید کرتی ہی
نطق سی اوسکو بی نصیب کیا   صید کرنیکا زور اوسی نہ دیا
یعنی روباہ نی توانائی   مثل شیر و پلنگ کب پائی
دی ہی رازق نی اوسکو دانائی   عوض طاقت و توانائی

حال دلفین کا بیان کیا

ہی بکار رعب کا وہ حیوان   عقل مین ہی غضب کا وہ حیوان
ایک مچہلی ہلاک کرتا ہے   پیٹ مچہلی کا چاک کرتا ہے

حال عقل بہائم دنیا

رکہی کیا زیرکی بہائم مین   جانتی ہین وہ اپنی مصلحتین
اپنی انعام و لطف شامل سے   پرورش سے عطای کامل سی
اوسکا مخلوق کوئی تا نہ رہے   بی نصیب اوسکی خوان نعمت سے
جس طرح نوع وحش مین گینڈے   سانپ کو کہاکی ہوتی ہین پیاسی
کہ مبادا وہ زہر پانی سے   پہیل کر اونکی جسم مین چہٹکے
چشمہ آب کی کناری پر   بیٹہی فریاد کرتی ہین اکثر
چیختی ہین گوزن تشنہ جو   پیاس سہتی رکہتی ہی وہ انکو
پیاس ایسی ہو اور صبر کری   جانور ہتیار جبر کرے
آدمی مین تمیز کامل ہے   رتبہ عقل اوسکو حاصل ہی
سو مرحلہ اگر ہو خوف ضرر   نہ رکی اپنی خواہشون سی بشر
حال روباہ تجہسی کہتا ہون   صنع اللہ تجہسی کہتا ہون
مردی کیطرح لیٹ جاتی ہے   سانس سے پیٹ وہ پہولاتی ہے
طمع اکل گوشت سی اکثر   بیٹہ جاتی ہین اوسکی چشمی پر
جب خدا نی اوسی یی روزی   کیا محتاج اور عقل نہ دی
بس وہ مشغول اس شکار کی ہی   طبع مجبول اس شکار کی ہی
طاقت ایسی کہان ملی ہی اوسے   صید پر مثل شیر زور کری
مکر و صبر و سکوت کرتی ہی   یو نہین تحصیل قوت کرتی ہی
کرون تجہسی حکایت دلفین   دیکہہ کید و فطانت دلفین
اوسکو پانی مین جب ہو منظور   کہانی کی واسطی شکار طیور
اوسکو کرتا ہی روی آب عیان   نیچی مچہلی کی ہوتا ہی نہان

اور پانی کو دیا ہی حرکت — تا نہ ہو خود عیان کسی صورت
زیر پانی سی جست بہر تاہی — صاف طائر کو صید کرتا ہی
کس سے تا نہ آیا حیلہ روزی — کس سے پایا وسیلہ روزی
سنکی یہ عرض مفضل کی ان نی — یہ ہی ای پیشوا خبر مجھی دی
خازن مخزن یقین نی کہا — نایب حق کی جانشین نی کہا
ہی جس انداز سنگ معنا طیس — جاذب آہن اے ہماری نفیس
جبکہ آتی ہی فصل تابستان — اور ہوتا نہیں ہے ابر عیان

جانور آتا ہی ہوا سی جو — تاہی مردہ صید کرنی کو
دیکھ تو کس سبب سے یہ حیوان — جانتا ہی شکار کا عنوان

افعی و ابر کا ہی باب مذکور

افعی و ابر کا ہی کیونکر حال — کہدی جو کہل گیا ہی تجہپر حال
کہ موکل ہی ابر افعی پر — تا نہ چھوڑی اژدہی سحاب اپنی نظر
فصل باراش مین اژدہی اکثر — سر نہیں کرتی غار سی باہر
قید آزار سی نکلتی ہین — اژدہی غار سی نکلتی ہین
کی مفضل نی عرض ای مولا — ابر کیون دشمن اژدہی کا ہوا
کہتا ہی یون مفضل بیدار — عرض کی مین نی ای شہ ابرار
انکی خلقت مین جو عجائب تھی — انکی فطرت مین جو عجائب تھی
چاہتا ہون کہ آپ فرمائین — خلق مور و طیور کی جو ہین
دیکھ صنع خدا تامل کر — جثہ مورچہ ہی لاغر تر
ہی کہان تک خوبی تقدیر — کس کی ایسی ہی صنعت تصویر
اوس مدبر کی ہی یہ تدبیر — ہی اوسیکی یہ خوبی تصویر
دیکھ انواع خلقت موران — دیکھ افواج و کثرت موران
متفق ہو کر وہ چلتی ہین — دانی اپنی گہرو نمین لاتی ہین
بلکہ جو اہتمام انکا ہے — کہین انسانون سے زیادہ ہے
لاتی ہین دانی اپنی روزی مین — جیسی انسان کنج مسکن مین
دانون مین پاتی ہین کہین جو نمی — یا کہ سوراخ مین کیا پانی
ڈھونڈھتی ہین بلند تر روزن — ہو کدر کاہ سیل کا ایمن
بی تفکر یہ کام کرتی ہین — بی تدبر یہ کام کرتی ہین

حال عرض مفضل باہوش

اوس سے کہنے لگی شہ شاہان — پھر دفع حضرت انسان
مجھی حال دواب فرمایا — قصہ لاجواب فرمایا
کہ کفایت کنندہ حال دواب — ہی پی عبرت اولی الالباب
سنکی عرض سخن مفضل سی — کیا ارشاد امام صادق نی
کن کن اعضا سے کمی پایا — طور نقص صلاح کچھ پایا
کون ہی عتاد رقوی بیبا — کیا مور ضعیف کو پیدا
ایک ہی جسکو ہر صغیر و کبیر — ایک ہی جسکو ہر جلیل و حقیر
وہ بھی فاقہ کشی سی ڈرتی ہین — کس طرح قوت جمع کرتی ہین
متفق ہو کی جس طرح انسان — کرین نقل طعام کا سامان
نہیں تو دیکھتا کہ یہ کیونکر — ہو کی یار و مدد یکدیگر
ایک دانی کو کرتی ہین دو دو — تا نہ اوگنی لگی نہ ضائع ہو
دانی باہر نکال لاتی ہین — اوسکو نہیں دہوپ مین سکھاتی ہین
ہی نشیب و فراز مین اونہیں فرق — نہ ہو روزن وفور آب کا غرق

ہی خدا سی بکرا و نہیں الہام — کرتی ہین اپی مصلحت کی کام

اس جگہ ہی بیان شیر مکس

دوسرا ہی بتاؤن اسکا نام — کہ ہی شیر مکس بزبان عام
دیکھ لیتا ہی جب کوئی مکھی — آگی اوسکی قریب بیٹھ گئی
اور ہلتا نہیں تو عربدہ جو — تا کہ وہ مطمئن ہو غافل ہو
جب پوہنچتا ہی اوس جگہ جاکے — کہ اوسی ایک جست مین پاکی
زور سی اوسمین گاڑتا ہی قدم — کہ نہ پائی نجات ہو بیدم
تب وسی پارہ پارہ کرتا ہی — صید سی اپنا پیٹ بہرتا ہی
اور سن حال عنکبوت ذرا — گہر جو تنتی ہی جال ہی گہر یا
جالی مین مکھی کو جو پاتی ہی — آپ نزدیک وسکی جاتی ہی
نقل اسطرح کرتا ہی عالم — چرغ و سگ کی شکار کا عالم
یوہنین سب فکر کار کرتی ہین — سب درندی شکار کرتی ہین
کس طرح اوس حکیم مطلق نی — حیلہ صید اونکو سکہلائی
آدمی ہو جو ساری عمر خراب — نکری یون شکار بی اسباب
کب امور معظمہ کی مثال — ہی امور محقرہ سی محال
احقر اونکو ہوئی مشتبہ — نہین مشروح جانی کہ تو
ہی کلام مترجم مرحوم — ہی کلام محب مین مرقوم
قبح کیا ہی مشابہت جو دی — پشہ سی یا ضعیف پشہ سی
پہر یہ اوس رہنمائی فرمایا — کر مفصل تأمل اس مین ذرا
جسم اونکا سبک کیا پیدا — اونکا جثہ سبک کیا پیدا
اور حیوان چار پائی ہین — پاؤن دو طائر ملنے پائی ہین

یہ فقط اوسکا لطف کامل ہی — یہ فقط رحمت اوسکی شامل ہی
دیکھ اس جانور کو غور سی اب — ذئب کہتی ہین اسکو اہل عرب
دیکھ قدرت کہ حق تعالی نی — کیا دیا حیلہ معاش اوسی
تہوڑی دیر اوسکو دیتا ہی مہلت — آپ بنتا ہی مردی کی صورت
حرکت پہر وہ کرتا ہی ہموار — تا کسی طرح وہ نہ ہو ہشیار
کہات وہاں کی جست کرتا ہی — صید کا بند و بست کرتا ہی
تہامی رہتا ہی اپی صید کو چست — جب وسی پا کیا ضعیف و سست

ہوتا ہی حال عنکبوت بیان

ہی شکار مکس کا حال ایسا — کہ چہپاتی ہی سب تن اپنا
دمبدم اوسکو کاٹ کہاتی ہے — زندگانی کی جاٹ کہاتی ہے
جس طرح عنکبوت و شیر مکس — جال بنتی ہین کرکی ضبط نفس
ان ضعیفونکا حال کر تو نظر — مکڑی مین لیتی ہین تأمل کر
اور تحصیل رزق ان سب کا — انہین جیلو نہین ان سبہونکو ملا
اور ان چیزونکو حقیر نہ کر — جنسی عبرت تجہی ہوئی ممکن
کیونکہ اکثر مثال دیتی ہین — جب معانی نفیس لیتی ہین

اب مترجم نی یون بیان کیا

شرم کرتا نہین خدائی قدیر — اوس مثل سی جو ہو ضعیف و حقیر

حکمت خلق طائران ہوا

دیکھ جسم پرندگان ہوا — خلقت و طبع طائران ہوا
خلقت اونکی مدور و درہم — لطف پرواز تا ہو برہم
پانچ پانچ انگلیان ہین اوروں کو — چار چار انگلیان ہین اونکی جو

دفع سرگین و بول کی خاطر
جیسی آب بحار چیرنی کو
دی اونکو خدا نی خلعت پر
جب مقرر ہوا کہ جو کچہ کہاے
دانہ یا گوشت جو اوٹہاتا ہی
کٹ چبا کر غذا وہ کہاتا ہی
بیج ثابت براز سے نکلے
ہی مقرر کہ انڈے دیتی ہین یا
اور حیوانونکی طرح سے بچے
تو انہین بارِ حمل ہو دشوار
پہر تامل کر ایسی مُرغون مین
بعض اونمین جو دیتی ہین انڈے
انڈے کہتی ہین نیچے بالونکی
تا کشادہ ہو چینہ دان اونکا
تا غذا سی وہ تربیت پائی
پہر نکالو غذا وہ پوٹے سی
بچون سی کہا ہی فائدا اونکو
کام مان باپ کا یہ کرتی ہین
طبع طائر کو کرتی ہی مجبول
ہی خدای علیم کا یہ لطف
غل مچاتی ہین پر پہلاتی ہین

ایک سوراخ کر دیا ظاہر
صورت سینہ و سفینہ ہو
خلعت ایسی کہ ٹہیک ہین تن پر
گوشت یا دانہ نگلی کچہ نہ چبایے
ثابت اوسکی گلی مین جاتا ہے
اوس حرارت سے پر پچاتا ہے
نہ چبائی تو کیا ہو ہضم اوسے
انڈے اپنے پرونمین سیتی ہین
حاملہ ہو کی یہ نہین جننے
رہین پرواز کرتی سی بیکار
حکم پرواز ہی ہوا انہین جنہین
اپنی دو ہفتی سیتی ہین انڈے
تا نکل آئین انڈوں سی بچے
اوسکا پوٹا بڑہی ہر ای غذا
زندگی پای تقویت پائی
اوس غذا سی پہر اوٹہم بچی
فکر انجام کی ہی کیا اونکو
نام مان باپ کا یہ کرتی ہین
ہی غرض پالنی کا ہی معمول
ہی خدای کریم کا یہ لطف
ڈہیلون پر پتہنگر کہاتی ہین

سینہ باریک و تند اونکا ہوا
بال و دم مین بنائی پر لمبی
بہرتی ہی جبکہ اون پرون مین ہوا
دانت اوسکو نہین دئے اصلا
جس حرارت سے بہر گئی ہٹی
جسطرح دیکہتا ہی تو اکثر
مرغ دانی نکل کی کہاتی ہین
انڈوں سی بچونکو نکالتی ہین
بہری فرزند سی جو جوف شکم
جو و جو جو ملی پرندون کو
بچون کیواسطی جو انڈی دین
بعض سیتی ہین تین ہفتی تک
بچہ جب تخم سی نکل آیا
پہر غذا ڈہونڈہ ڈہونڈ لاتی ہین
یہ بنایا ہی کسی مرغون کو
اس شفقت کی کیون پڑہی عادت
آدمی کو ہین لاکہ منفعتین
ہی اسباب سے ہوا معلوم
نہین ہرگز خیال اصل اونکو
اہی معضل تو دیکہ مرغیون کو
با وجودیکہ تخم پاس نہین

تا مشقت نہ ہو جو چیرین ہوا
ہین وہ آلات اوسکی اوڑنیکی
ہوتا ہی اس ہوا مین استادا
چونچ لبہای خشک ہین گویا
بڑہ کی ہی معدے کی حرارت سے
کہائی انگور یا کچہ اور ثمر
بی چبائی ہو بی پچاتی ہین
اور اپنی پرونمین پالتی ہین
اور جب تک جنین ہو محکم
نہین خالی صلاح سے سن لو
سات دن بعض جانور بیٹہین
مدت انمین سی کم نہین بیشک
پہونکا کرتی ہین اوسکی منہ مین ہوا
اوسکا چارہ اوسی کہلاتی ہین
اپنی پوٹے مین دانی جمع کرو
نہین اہل تفکر و رویت
وہ اعانت کرین وہ عزت دین
قدرت حق قادر قیوم
نہین فکر بقای نسل اونکو
انڈی دیتی سی جبکہ فرصت ہو
آشیانونکا کچہ پاس نہین

دانی چننا ہی چھوڑ دیتی ہین
وہ پروتین سب انڈی لیتی ہین
بی تفکر ہین ساری آباتین
ایک آب غلیظ زرد بنا
ہیکی آب سفید پلپلا ہے
حقتعالی نی جبکہ یہ چاہا
اس لیی اوسمین کی غذا ادخال
اور قلعی کی ایسی بند ہون در
فکر کر چینہ دان مرغان مین
جتنا کہاتی کہان سماتا ہی
اوسکو جہکنی مین چاہیی مدت
ڈر ہی صیاد و تکا پرندون کا
کہ وہ ہی سنگدان ہی پہلی
پہر بتدریج ساری وہ دانی
معدہ اسکا ہی غذا کا ہی مسکن
ہوتی ہین بعض جانور محتاج
پوٹی سی سب کے سب نگلتی ہین
ہی مقولا ملاحدہ کلت ہے
مزج اخلاط ہی سبب اسکا
سنکے حضرت نی یہ کیا ارشاد
رنگ دراج کی پرونکا دیکہ

منہ غذا سی وہ موڑ لیتی ہین
بچونکی آرزو مین سہتی ہین
ہین جبلے مین اونکی آباتین
ایک پانی سفید ہی پتلا
جبتک انڈی سی وہ نکلتا ہی
محکم اک پوست مین ہی بچا
نکلی جبتک وہ قوت ہو حاصل
چیز کوئی نہ جاسکی اندر
اور جو کچہ ہو اسقدر نہین
ایک اک دانہ اوسمین جاتا ہی
ایسی لاتی کہان سی وہ فرصت
خوف ہی جانور درندون کا
کہاتی جو کچہ وہ اوسمین جمع کری
جاتی ہین سنگدانمین سن لے
ہو غذا ہضم اور جزو بدن
کہ غذا کا کیا کرین اخراج
سنگدانونسی کب نکلتی ہین
بی مدبر ہی بود عالم کے
اور کوئی سبب ہے کب اسکا
ای مفضل یہ باتین ہین الحاد
مور کی تاج کی پرونکا دیکہ

پالنی والی ہوتی ہین ناچار
حق تعالی نی دی ہی آ عادت
سنکے احوال تخم لی عبرت
بنتا ہی آب زردسی بچا
کر تامل خدا کی قدرت مین
پوست ایسا ہو جسمین راہ نہ ہو
بی تکلف مثال سن اوسکی
آتا آذوقہ جاتی وہ پای
تنگ تر راہ سنگدان ہی تمام
مرغ اگر دانہ دو دم کہائی
دانی وہ جلد جلد کہاتا ہی
اس لیی مثل توبرہ حق نی
وہ جو کچہ جلد جلد کہاتا ہی
ہاضمہ اقتضای معدہ ہی
صنع صانع بیان ہوتا کی
کہاکی دانہ کہلائین بچون کو
سنکی یہ سب کہا مفضل نی
وہ گمان اسطرحکا کرتی ہین
ہین مقادیر کی جو مختلفات
رنگ آمیزیان یہ بو قلمون
شکلین ہر طرحکی برابر ہین

انڈی سے کہتی ہین لاکی آخر کار
کہ رہی اونکی نسل مین کثرت
کہ زیادہ بڑہی تجہی عبرت
ہی وہ آب سفید اوسکی غذا
صانع لم یلد کی صنعت مین
بہر منفذ کچہ اشتباہ نہ ہو
جسطرح قلعی مین ہو قید کوئی
کہ رہائی تک کہتا کر جای
نہین جاتا ہی ایکبار طعام
پہلا دانہ جب اوسمین پہونچے
متواتر پڑا او ٹہاتا ہے
دیا ہی ایک چینہ دان اوسی
سب کا سب پوٹی مین سماتا ہی
سنگدان اوسکو جای معدہ ہے
اور یہی نفع چینہ دان مین ہے
اپنی منہ سی پہرائین بچون کو
ای مری شاہ پیشوا میری
وہ بیان اسطرح کا کرتی ہین
بی مقدر یہ ہوتی ہین ذرات
پر طاوس کی درون و برون
رنگ و صف و بیان سے باہر ہین

جتنی نقاش نی دل پسندی کی کھینچین ہین نہ ایسی رنگونکی
کون سی طبع بی شعور کی اصل مزج اخلاط کردیا بی فصل
کسکی نقشہ شعور مین آیا جو جدا اسی ظہور مین آیا
طائرونکی پرونکو دیکھ ذرا انکو آپس مین کیا نہ ویسی بنا
پر دی ہین یون کی ہوتی باہم کہ ذرا کھولنی سی ہون برہم
دیکھ تو مرغ جب اوڑین ہین رہ گئی ہین آ پر ہوا مین انہین
ہین وہ مضبوط اور محکم تر اوسکی دونون طرف بنی ہین پر
پھر مجوف اوسی بنایا ہی جب اجوف تو جبہ بھر گیا ہی
ہی مفصل وہ مرغ بھی دیکھی پاؤن جن طائرونکی ہین لمبی
یہ سبب ہے کہ اکثر اوقات پانی مین بیٹھتی ہین ان جگہ رستہ
چرتی ہین اوسکی کھانے جس آن قابل طعمہ پانی کی حیوان
وہ اگر پاؤن مختصر پاتا جب قدم اوٹھتی پانی الجھاتا
پاؤن اسو اسطی لمبی لمبی کہ وہ ایسی شکار کو پاتی
ملی جس جانور کو پائی دراز لمبی گردن سے وہ بھی سرافراز
لمبی گردن اگر نہ وہ پاتا دانی کیونکر زمین سے کہاتا
رزق او تہانا نہ سہل نہ اوسکو دانی کہانا نہ سہل تہا اوسکو
غور سی کر نظر سو گنجشک دیکھ اے باخبر سو گنجشک
کس طرح روز قوت کہاتی ہین کس طرح روزی اپنی پاتی ہین
بلکہ پاتی ہین بسبب تلاش صبح سی کرتی ہین تلاش معاش
حمد اوس رازق توانا کا شکر اوس خالق برایا کا
نہ تو ہی بی تلاش اسی ملتا نہ مہیا ہی ایک جا سارا

عجز و تقصیر کی جو ہی مین مقر صنع تقدیر کی ہوئی مین مقر
ہی یہ تقدیر سب مقدر کی ہی یہ تاثیر سب موثر کی
اوس سے ہی برتر و بلند خدا تحدون ظالمون نی جتنا کہا
حیرتی ہین خیال و وہم گمان پر ہی ہر ایک بافتی کا تہان
نہین ہوتی جدا وہ آپس سے جبتک اونکو ہوا جدا نکری
صنعت اور اون دیکھین ہی یہی ٹاگ و دم سیخ اونمین رکہی ہی
سختی اسو اسطی لی ہی اوسکی اون پر اونکو وہ راست ہی دی
تا نہ ہو طائرونکو بوجھ اونکا نہ ہو پرواز مین فساد ذرا
تو نی صنعت کا راز پہچانا نفع پای درا نہ پہچانا
جسم پایی دراز سی اون کا رہتا ہی سطح آب سی اونچا
پاؤن کو کہانے سے اوٹھاتا ہے اسطرح اوسکی پاس جاتا ہی
ہوتا پانی سی جو صیل پیٹ اوسکا اور اوسکا شکار رم کرتا
اور یہ ہی قدرت خدای قدیر دیکھ صنع طیور مین تدبیر
اس لیی دی ہی ایسی گردن اونسی اپنا طعمہ زمین سی چن لی
پھر کبہی اس دراز گردن پہ ہیچ لمبی ملی ہی گر تو نظر
دیکھی جو جزو خلقت حیوان پائی تو حکمت خدای جہان
اوسکی مانند اور جتنی ہین کسطرح بہر قوت اوڑتی ہین
یہ نہین ہے کہ قوت ان سبکا ہو مہیا ہی و مجتمع یکجا
یو نہین حیوان خلقت انسان طالب رزق ہین ہیں سرگردان
جس کا جتنا کیا مقدر رزق او تنا ہی پایا ہی مقرر رزق
اس مین حق کی فلاح نہین پایین ہر رزق اسطرح صلاح نہین

مجتمع رزق پائیں جہی جہان
ایسی لذت اوٹہاتی ہیں حیوان

پائیں رزق آدمی جو بی تحصیل
کوئی کب رزق تک کری تحصیل

طاعتوں سی نفور کا ہو دہیان
جرم و فسق و فجور کا ہو دہیان

مرتکب ہو فراغ خاطر سی
ڈری باطن سی وہ نہ ظاہر سی

کیونکر اپنی غذائیں پاتی ہین
کیا یہ خفاش و بوم کہاتی ہین

ایسی چیز وںسی میں نہیں ماہر
یہ بہی اسرار کبہی ظاہر

صادق القول نی کہا ارشاد
سنکی ان کی معاش بہی کر یاد

ہین ملخ ریزہ اور وہ حیوان
دیکہ سکتا نہیں جنہیں انسان

حد سی قسمیں زیادہ ہیں انکے
اسنی خالی نہیں جگہ کوئی

کرلی صورت مشاہدہ سکے
رات کو جب جلا چراغ کوئی

جو نہ یہ جانور ہوا میں رہیں
روشنی کی خبر ہو کیونکر انہیں

ہم یہ اسکا جواب کہتی ہیں
سخن لاجواب رکہتی ہین

روشنی خانہ محوطہ کے
دور سی کس طرح نظر آتی

انکا آنا دلیل ساطع ہے
جمع ہونا دلیل قاطع ہی

جتنی کرتی ہیں وقت شب پرواز
کہاتی ہیں طائران شب واز

اوڑتی جاتی ہیں کہاتی جاتی ہین
قوت اپنا انہیں بناتی ہین

جانور وسعت ہوا کی ملی
رزق ظاہر ملی چہپا کی ملی

اب جو کوئی کری کمان اسکا
طائران ہوا میں نفع ہی کیا

کر نظر شہر کی خلقت کو
دیکہ تو اس عجیب صنعت کو

اوڑنی سی ہی یہ طائروں کی غرض
پر یہ ہی چلد پاپوںسی نزدیک

حاملہ ہو کی دیتا ہی بچا
صاحب شیر و بول اوسکو کیا

گرگی کہا جائیں جی کا ہو نقصان
آفتیں پائیں جی کا ہو نقصان

مطمئن ہو جو اکل سی انسان
سیر ہو مشکل سی اپنا تن

جس قدر کام ہون گناہون کے
جتنی اقسام ہون گناہونکی

جانتا ہی کہ اونکی کیا ہی غذا
رات کی جو ہیں طائران ہوا

من لی یون عرض کرا ہی مخبر
صدق میں کون ہستا ہی مخبر

بہید انکے سمجہ میں کیا آئین
آپ جبتک نہ لطف فرمائین

گمس شہد و پشہ اور اشتباہ
نہیں آسکتی جو حضور نگاہ

رات کو اوڑتی ہیں ہوا میں تمام
نہیں مشہور اون پرندونکی ہم

بہر عبرت یہ بات کافی ہی
انکی روزی کو رات کافی ہی

کوٹہی پر روشنی ہو یا گھر میں
جمع ہو جاتی ہیں یہ دم بہر میں

اگر آدمی کو انکی کوئی کہے
دوڑی ہیں جنگلوںسی صحرا سے

گرگی ملی کسطرح زمان قلیل
دور سی آتی ہیں بصد تعجیل

دفعۃً ہو گئی جو یون یکجا
پاس انکی چراغ تہا گو یا

روشنی کی ہوا میں رہتی ہین
سب جگہ یہ ہوا میں رہتی ہین

منہ یہ اوڑتی ہیں کہول دیتی ہین
انکو روزی ہوا سی ملتی ہین

پہر نظر کر کہ کس طرح اونکو
راتوں کو یہ ہوا میں اوڑتی ہین جو

یہ فقط ہی خدا کی رزاقی
رب ارض و سما کی رزاقی

غافل اوسکو کہیں کے کب عاقل
ان مصالح سی جو ہوا غافل

چارپایوں میں اوڑنی والو نہیں
برزخ اسکو بنا دیا دیکہیں

کان چمڑی ہیں دا اونکی مثال
دانتوں کی سی دانت ویسی بال

پاؤن ہیں چار جن سی چلتا ہے
کب کوئی ادمی قدم الا اسیا ہے

وہ خلانت طیور اوڑی شکو / ہی غذا جانور ہوا مین ہین جو
حکم تقدیر رب سی باطل ہی / بی گمان دو سبب سے باطل ہی
نہین ممکن کسی طرح حاشا / بول و غایط ہوا سی ہون پیدا
یہ چبا کر جو کچہ نہین کہاتا / دانت گویا عبث ہوئی پیدا
خلقت شپرک کی مصلحتین / طائر مشترک کی مصلحتین
فضلہ شپرک جو ہوتا ہے / جزو اعمال و ادویہ کا ہے
اسکی ہونی سی یہ ہوا ظاہر / خلق انواع پر وہ ہی قادر
خلقت ابن ہمزہ دیکہ ذرا / کہ وہ چڑیا سی ہی بہت چہوٹا
آشیانی سی جب ہوئی فرصت / دیتی انڈی موجب عادت
آشیانی کی پاس منہ کہولی / چاہتا ہی کہ نگلی سب بچے
کو کہرو پر نظر پڑی ناگاہ / ہوا الہام حق سی وہ آگاہ
حلق مین کوکہرو جہا جاکر / رہگیا اضطراب دل پاکر
اوسکو بی خلاف مارلیا / سانپ کو اوسی صاف مارلیا
ہم جو اوس بات کی نہ تہی خبر / بہید کہلتا یہ کس طرح تجہپر
ایسا مرغ ضعیف یہ تدبیر / جثہ ایسا نحیف یہ تدبیر
اوس پرندی نی کس سی پائی حواس / ایسی جو سانپ کی اوڑائی حواس
سیکڑون چیز و بین ہین منفعتین / ایسے سنی کہلتے ہین یہ مصلحتین

حکمت خلقت ذباب عسل

مگس شہد کا تو دیکہ انبوہ / مجتمع ہوتی ہین گروہ گروہ
کیا منافع ہین کیا حلاوت ہے / کیا غرابت ہی کیا لطافت ہے
ایسی نافہمونسی ہون ایسی کام / یہ خدا کی طرف سی ہی الہام

بعض لوگون کو یہی گمان ہے / نہین غیر ہوا غذا اسکے
صاف ہی وجہ اول بطلان / بول و غایط ہی صورت انسان
دوسرا یہ سبب کہ خالق نے / کیا چبانی کو اوسکو دانت دیے
باوجودیکہ جو ہوا پیدا / کچہ نہ کچہ کام کو ہوا پیدا
ہی ضروری کہ لوگ سب جانین / تا عنایات صنع رب جانین
شپرک اعظم مصالح ہے / اسکے ہستے کا لطف و اضح ہے
جسطرح چاہی جو کری پیدا / جیسا منظور ہو کری پیدا
قصد جو انڈی دینی پر باندہا / گہونسلا شاخ نخل پہ باندہا
ایکدن جا پڑی جو اوسکی نگاہ / دیکہا آتا ہی ایک مار سیاہ
ہوگیا بیقرار دیکہ کی حال / ہوئی دفع ضرر کی فکر کمال
چونچ مین دانہ کو کہرو کا لیا / دہن مار مین وہ ڈال دیا
گر پڑا خاک پر درخت سے سانپ / مرگیا اوسکی بین بخت سی سانپ
پہلی سرنہان یہ فرمایا / آپ لی بعد ازان یہ فرمایا
کہ خسک سی یہ نفع اعظم ہی / بہر عبرت یہ بات کیا کم ہے
اسطرحکا یہ جانور چہوٹا / اور اوسی یہ نگلی کام بڑا
ٹہہری اتنی نہ تاب تن مین رہے / حسرت مار من کی من مین رہے
پاکری امتحان تب جانے / کسطرح کوئی بی سبب جانی
مگس شہد مین تفکر کر / اسکی تدبیر مین تدبر کر
کیا مزی شہد کی دکہائی ہین / کیا بنا چہتی کی بنائی ہین
باوجودیکہ خود ذہن نے ادراک / نیک و بد میر نہین ممیز خاک
طبع زنبور کو کیا مجبول / کام اوسکا نہین ہے کوئی فضول

کارہی مصلحت تو ہم ہی
یہ فقط بھر نفع مردم ہی

دیکھ تو خلقت ملخ ہے ذرا
اسکی خلقت مین صنعتونکو بھرا

پانی ہی اسنی کیا توانائے
ہی بشر سی سوا توانائے

جسطرف اونکی فوج جاتی ہے
ہوش انسان کے اوڑاتی ہے

صاحب حکم و صاحب سریر
اپنی لشکر کا لیکی جم غفیر

کیا نہین یہ دلائل قدرت
کیا نہین یہ فضائل قدرت

کر نظر اے مفضل انکی طرف
کر ذرا فکر اصل انکی طرف

ان سی بھرتی ہین کوہ و دشت و جبل
بھرتی ہین شہر و قریہ و جنگل

تو یہ تو ایسی ہین اگر انکو
ابر دیکھی تو پانی پانی ہو

متفق ہوتی ملکہ سب خلقت
انکی صنعت مین کرتی جمعیت

ممتنع تھا کہ سب بنا سکتے
عشر اعشار کب بنا سکتے

کیا بشر کنہ ذات حق پائے
کب یہ کنہ صفات حق پائے

اوس سے باہر نہین کوئی ممکن
کب ہو واجب کا مدعی ممکن

قدرت حق ہی بیحساب و شمار
کسکی طاقت جو کرسکی انکار

خلقت ماہیان دریا دیکھ
ان عجائب کا بھی تماشا دیکھ

نکئی پاؤن اسلیے پیدا
کہ وہ چلتی نہین کبھی رستا

نہ دیا پھیپھڑا اسی ہی اونہین
کہ نفس پانی مین نہ کھینچ سکین

کشتیان جیسی لوگ کھیتی ہین
دونون ڈانڈ ویسی کام لیتی ہین

وصل اوسکی بدن سی چھلکی ہین
تن سی پیوستہ اوسکی چھلکی ہین

ہی بصارت بہت ضعیف اوسکے
ہوتا ہی مانع نگہ پانی

یہ قوی شامہ نہ پاتی اگر
رزق کب پاتی وہ ضعیف نظر

حکمت خلقت ملخ سینی

کتنی اوسکی ضعیف ہین اعضا
کیا لطیف و نحیف ہین اعضا

خلقت اوسکی ضعیف اشیا ہے
کثرت انسان سی زیادہ ہی

جو کوئی بادشاہ ذی شوکت
صاحب تخت و صاحب سطوت

شہر و باغ آفت ملخ سی بچائے
دور کرنی مین انکی کہبرا جائے

ضعف خلق جسطرف جائین
دفع مین جو قوی ہین کہبرائین

انکو جس شہر کے ملی رخصت
سیل کیطرح کرتی ہین حرکت

اتنی افراط سی یہ آتی ہین
نور مہر فلک چھپاتی ہین

جو بناتا نہین کوئی صانع
ہوتا اسباب صنع کا جامع

کرتی محنت اگر کرورون سال
پاتی فرصت بشر کرورون سال

صنعت خاص یہ گواہ ہین
ذرہ قدرت الہ یہ ہین

تو اسی بات سی کر استدلال
دیکھ تدبیر ایزد متعال

جسکو دیکھا اوسکی صنعت ہے
جسکو پایا اوسکی قدرت ہے

حکمت خلق ماہیان بحار

ہین جدا اسکے مچھلیونکی عضو
جو مناسب ہوئی وہ پائی عضو

پانی مین کہر بنا دیا اونکو
کچھ نہین احتیاج پا اونکو

عوض پا بنا دیی دو پر
پہلوؤن مین وہ دونون ہین بکر

پر وسی دوڑتے ہی یون مچھلے
جیسی ڈانڈ وسی چلتی ہی کشتی

حلقہ ہای زرہ کے صورت ہین
حافظ رنج آب و آفت ہین

قوت شامہ اوسی دی ہی
دور سی بو ہی طعمہ پاتی ہی

دہن و گوش کے ہین منفذ ایک
مخرج آب و راہ غذا ایک

منہ جو پانی سی وہ بہولا کہی
کانوں کی راہ سی گرانی تہی

دیکہ اللہ کی ذرا صنعت
نسل ماہی کی کیا ہی ہی کثرت

کن سکی کیا کوئی فراست سی
نہیں ہوتا شمار کثرت سی

جانوروں کی ہزاروں ہیں اقسام
مچہلیاں کہاتی ہین بجای طعام

بیٹہتی ہین کنار آب اکثر
مچہلیاں اونکو آتی ہین جو نظر

کیا بشر کیا درند کیا طائر
صید ماہی سی کون ہی قاصر

جب یہ ٹہہرین غذای حیوانات
ہوئین پیدا برای حیوانات

ہوئی صانع کی خواہش مہر
نکلین ہر بطن سی کثیر کثیر

اور منظور تہکو ہو یہ ہے
علم انسان کے جانی کوتاہی

مچہلیاں دیکہ اور حیوانات
کہ جو پانی مین رہتی ہین ذرات

کسنی اصناف انکی جانی ہین
کس سی حصر و شمار پائی ہین

خلق قرمز کی صنع کا ہی بیان

بانٹ رنگین یہ تہی ہی سے
اوس سے سیکہے ہین لوگ صنایع

بہر کیا ساری منہ مین اوسکا لہو
ہوئی رنگین جلد ظاہر رو

رنگتین اوسکی شروع ہوئین
رنگ آمیزیان شروع ہوئین

یہ نہین پیدا ہوئی ہین بدعات
ایسی چیزین ہین اصل مخترعات

دفعۃً آگیا نماز کا وقت
یعنی طاعات بی نیاز کا وقت

کیا ارشاد صبح دم آنا
رکہو یہ یاد صبح دم آنا

مبتہج تہا بہت بہت مسرور
ہوئی حاصل مسرت موفور

کچہ عجب شان کی مسرت تہی
اونکی عضنان کی مسرت تہی

وصف کرتا تہا حق تعالی کا
شکر کرتا تہا خالق توانا کا

اوسکی آرام کا یہ شغل بنا
مرغ کہاتی ہین جس بیسی ہوا

بی نہایت ہین پیٹ مین انڈی
لاکہون بچی ہین انہین انڈی

سبب افراط کا سناتا ہون
لطف سر نہان بتاتا ہون

تا بہ حدی کہ کچہ درندے ہے
جنگلون مین ہے بود و باش اونکے

بی تکلف شکار کرتی ہین
ہو کہ بین اپنا پیٹ بہرتی ہین

جنس نا جنس سبکو پاتی ہین
مچہلیاں مچہلیونکو کہاتی ہین

اور حیوانوں سی جو کم ہوتین
نہ برابر وا ہم ہوتین

تو جو چاہی کہ ہو نمود و عیان
وسعت حکمت خدای جہان

چشم عبرت سی دیکہ سوی بحار
ہی ہر اک قطرہ آبروی بحار

صدف و لطف گوہر و مرجان
کیسی ہین پانی مین صنعتین جو عیان

مگر اوتنی کہ جنسی کام پڑی
سبکو محسوس اوس قدر ہوگی

قرمز اصناف کرم مین ہی ایک
ساکن بحر وہ بہی ہی شی ایک

ایک کتا کنار لب دریا
اوسنی قرمز کا گوشت کچہ کہایا

لوگون نی منہ جو کتی کا دیکہا
سب نی اوس رنگ کو پسند کیا

اور اسکی نظیر ہین لاکہون
یاد انسان کو کہان تک ہون

یون مفصل نی پہر بیان کیا
جب کلام اس مقام پر پہنچا

عالم علم باطن و ظاہر
اوٹہی فوراً نماز کی خاطر

اپنی گہر مین چلا بصد شادی
بی خطر مین چلا بصد شادی

کیا عجائب سی تہی مولا سی
کیا غرائب سی تہی مولا سی

یہ جو پانی تہی نعمت عظمی
ہاتہ آئی تہی نعمت عظمی

تا سحر مین بسر و ری سویا
رات بہر مین بہر و ری سویا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہوئی تھی مجلس سوم آغاز

دوسری نظم ہو چکی مجلس
اب میں لکھتا ہوں تیسری مجلس

دوڑتا میں گیا حضور امام
پائی پابوسی امام انام

فرط عیش و فرح سے فرمایا
آپ نے اسطرح بیان کیا

کیا حاکم ہمیں کو عالم پر
نہ دیا اور کو شرف ہم پر

ہمسے دوری جو اختیار کرے
پاس اپنے بلائے دوزخ اوسے

اوسکا ملجا ہے گلشن جنت
اوسکا ماوا ہے گلشن جنت

اور جو کچھ کہ حق تعالی نے
پھر موجود بدو خلقت سے

حال جو کچھ گذر گیا اوسپر
لطف تصویر شکل و جسم بشر

جو عجائب ہیں اوسکی حکمت کے
جو غرائب ہیں اوسکی قدرت کے

اب کہوں اور صنعتیں تجھسے
حق تعالی کی قدرتیں تجھسے

دیکھ افلاک و سبعۂ دوار
دیکھ تو صبح و شام و لیل و نہار

چار عنصر کی دیکھ ملنی کو
آب و خاک و آتش و ہوا ہیں جو

کہتا ہے یوں مفضل و بیدار
تیسری دن کی صبحکو کبار

جب وہ شاہنشہ عرب بیٹھا
میں دو زانو بصد ادب بیٹھا

حمد و شکر اوس خدا کو ہے زیبا
اپنی بندوں میں جسنے ہمکو چنا

معرفت ہمکو اپنی علم سے دے
تقویت ہمکو اپنی حلم سے دے

ہر سخن نخل رہنمائی ہے
اسکی جس جسنے چھاؤں پائی ہے

اے مفضل کیا بیان و عیان
سبب لطف خلقت انسان

تا دم مرگ و نہایت فنا
تا فضای قیامت کبری

وہ بہ تفصیل سب کہا تجھسے
مختفی کچھ نہیں رہا تجھسے

خلق انسان میں خلق حیوان میں
صورت و سیرت و تن و جان میں

ہیں نشان صنایع قیوم
آسمان آفتاب ماہ و نجوم

فصل سرما و موسم گرما
بادہای مہیب ہوش ربا

لطف باران فقط کہوں کیا میں
سنگ ہیں کوہ میں معادن ہیں

تو نباتات دیکھ اور اشجار
اور جو اونمین ہین گل و اثمار

فکر کر رنگ آسمان مین ذرا
ہین مصور کی صنعتین کیا کیا

تربیت اس سے ہی بصارت کو
تقویت اس سے ہی بصارتکو

دیکھی ایسی کبود چیزون کو
کہ بنین تیرگی کی حایل جو

اوس تغار کبود کو دیکھے
جو بھرا ہو تمام پانی سے

کس طرح رنگ آسمان ہے کبود
اسطرح رنگ آسمان ہے کبود

پڑی انسان کی ہر اک نظر
پر بصارتکو کچھ نہ پہونچی ضرر

تو جو دیکھی خدا کی حکمت کو
صانع بی بدل کی صنعت کو

سب مین ہی حکمت خدا ظاہر
سب مین ہی صنعت خدا ظاہر

بی بصارت تفکر اسمین کرین
ساری ملحد تدبر اسمین کرین

ہی عجائب دوام لیل و نہار
دیکھ لطف قیام لیل و نہار

کسطرح کرتی لوگ سعی و تلاش
ہوتی برباد سب امور معاش

تیرگی سب کو بار ہو جاتی
زندگی ناگوار ہو جاتی

کہ مفاد طلوع مختصر اکثر
صاف خورشید سی ہی روشن تر

دیکھ حال غروب شمس ذرا
ہین ہزارون منافع ای دانا

عیش و راحت کی ہین سبھی محتاج
استراحت کی ہین سبھی محتاج

قوت ہاضمہ قیام کری
فکر ہضم طعام شام کری

دن ہمیشہ اگر رہا کرتا
محنتین آدمی کیا کرتا

کہ بلاشبہہ لوگ ہین اکثر
مستعد مال جمع کرنی پر

متصل ایسی کام کرتی حریص
کام اپنی تمام کرتی مریض

دھوپ اگر شام کو نہ ٹلجاتی
پھر تو ساری زمین جلجاتی

عبرتین لاکھون اسمین ظاہر ہین
صنعتین لاکھون اسمین ظاہر ہین

رنگ گردون جو یہ نمایان ہے
تو موافق ترین الوان ہے

ہی طبیبون کا قول اسپر دال
کہ ہو جسکی بصر مین ضعف کمال

بلکہ تھوڑی طبیبونکا ہی کلام
ہو پہنچی جسکی بصر مین کندی تمام

پس تفکر کر ای مفضل تو
کچھ تدبر کر ای مفضل تو

حکمت حق کا رنگ شامل ہی
یہ سیاہی سی صاف مائل ہی

حکما جتنی گذری ہین دانا
تجربون سے اونہون نے جو جانا

تجربون کی موافق آئی نظر
حکمتون کی مطابق آئی نظر

جاہی سب پر حقیقت لین
اہل عبرت اسی سی عبرت لین

فکر کر ای مفضل اس مین خوب
دیکھ خورشید کا طلوع و غروب

نہ نکلتا جو آفتاب کبھی
ہوتی باطل امور خلق سبھی

رہتی دنیا ہمیشہ تیرہ و تار
پھر نہ پاتی یہ لطف عیش بہار

ہین مصالح بہت عیان اسمین
نہین کچھ حاجت بیان اسمین

اس جگہ ہی غروب شمس کا حال

بی غروب آفتاب اگر ہوتا
رنج لوگون کو بیشتر ہوتا

نکلین تا ماندگی سی انکی بدن
پائین قوت حواس مرد و زن

ہاضمی مین نہ ہو فتور ذرا
پہنچی سبکی غذا سو اعضا

حرص سی راحتین بہولا دیتی
جسم کو آدمی کھلا دیتی

رات کی تیرگی نہ آتی اگر
محنتون سی نہ باز رہتی بشر

آمد شب کا فائدہ سن اور
ہی یہ نکتہ مقام فکر و غور

کبھی روئیدگی نہ پاتی نبات
ہوتی ضائع تمام حیوانات

ہین یہ ہی حکمت خدای قدیر — جو امور انام کا ہی خبیر
اسطرح اوس خدای نٹھرایا — حکمت پاک کو یہی بہایا

رہی خورشید کو طلوع و غروب — ہی نظام جہان کا یہ اسلوب
سب جلاتی ہین جسطرح یہ چراغ — بار پاتی ہین جسطرح یہ چراغ

جب وہ کاموسی پاتی ہین فرصت — تب چراغونکو کرتی ہین رخصت
سبب یہ بہر نظام عالم ہے — سبب انتظام عالم ہے

گردش مہر مین تفکر کر — اسکے پست و بلند پر ہو نظر
اسکے تاثیر سی تو ہو ماہر — چار فصلین ہین مختلف ظاہر

اوس مدبر کی ہی عیان تدبیر — حبذا قدرت حکیم قدیر
آگی جاڑا جو جاتی ہی گرمی — داخل باطن مین پاتی ہی گرمی

تا نبات و شجر مین ای دانا — مادّہ میوونکی ہون سب پیدا
جب حرارت ہوا مین آئی ہی — گو کثافت ہوا مین آتی ہی

نشہ کی سامان کرتی ہی پیدا — اور باران کرتی ہی پیدا
جسم جاندار ہوتی ہین محکم — قوتین پاتی ہین بوجہ اتم

فصل سرما مین جب نبات و شجر — بہرتی ہین باد وسنی سرتاسر
بی تکلف شروع فصل بہار — حرکت پاتی ہین نبات اشجار

شاہدان چمن اسی سی ہین — گہاس بوٹی شگوفی و گیتی ہین
آتی ہین شہو تو ہمین حیوانات — انڈی بچی یہ دیتی ہین دن رات

جبکہ آتی ہی فصل تابستان — ہوتی ہین گرمیان ہوا مین عیان
پختہ ہوتی ہین باطن اثمار — سو کہیں ہین رطوبتین اکبار

جو رطوبات و خلط فاسد ہین — جتنی فضلات و خلط فاسد ہین
جسم حیوان سے ہوتی ہین تحلیل — سب بتدریج پاتی ہین تقلیل

نہین رہتا زمین مین پانی — تا عمارت بنی بہ آسانی
صاف ہو جاتی ہی ہوا سارے — نہین رہ سکتی کوئی بیمارے

لکہون ان فصلو کی جو مصلحتین — دفتر و ہمین نہ آئین منفعتین
دیکہ تو آفتاب کی حرکت — فائدہ وسنی بہرتی ہی صنعت

حرکت خاصہ ہی ای خوشخو — اپنی بارہ بروج مین اوسکو
ہی حمل نام برج اول کا — دوسرا ثور تیسرا جوزا

چوتہا سرطان پانچوان ہی اسد — ہی چہٹا برج سنبلہ بی کد
برج ہفتم کا نام ہی میزان — برج ہشتم کا نام عقرب جان

ہی نوان برج برج قوس نہان — جدی ہی ان بروج مین دسوان
گیارہوان دلو بارہوان ہے حوت — نہین انمین کسیکو جای سکوت

دیکہ صانع کی انمین تو تدبیر — سب ہے مین حکمت خدای قدیر
سال انہین مین تمام ہوتا ہے — کام سب انصرام ہوتا ہی

ہوتی ہین ظاہر اسی فصلین چار — ایک ان چار مین ہی فصل بہار
دوسری فصل فصل تابستان — فصل پائیز تیسری ہی عیان

فصل چوتہی سمجہ زمستان کے — مصلحت ہی حکیم یزدان کے
اسقدر آفتاب کی حرکت — سو طرح کی دکہاتی ہی حکمت

پہل اسی سے درخت لاتے ہین — غلہ و میوہ نشو پاتی ہین
نکتی ہین پہر درومین آئی ہین — پختگی سب اسی سی پاتی ہین

اسی منوال پہر نکلتی ہین — دوسری سال پہر نکلتی ہین
نہین تو دیکہتا کہ شمسی سال — اوسکی مقدار کا ہی کیا حال

سیر خورشید کی یہی صورت
کہ حمل سی ہی تا حمل حرکت

اسی کی گردشین دکھاتی ہی
ہین زمانی جدا زمانی سے

عمرون کا کرتی ہین اسی سی حساب
پوچھ لی تو ہر آدمی سی حساب

کام اسی پر ہین خلق کی موقوف
رہتی ہین سب شمار مین مصروف

ہوتا ہی سال آفتاب تمام
لوگون کی ہوتی ہین حساب تمام

کس لیی ہی یہ خواہش تقدیر
کی ہی کیونکر خدائی یہ تدبیر

تا بہ مقدار خاص پہنچتا نور
رہتی اکثر جہات نور سی دور

تھا یہ منظور ایزد علام
اوسکا ہو فیض عام و نفع تمام

صبح مشرق سی یہ نکلتا ہی
سوی مغرب وہان سی چلتا ہے

حرکت یہ ہمیشہ کرتا ہے
نور سی ہر زمین بہرتا ہے

پہر نکلتا ہی جہت مشرق سے
جس جگہ سی نکل چکا پہلے

نہین رہتی کوئی جگہ باقی
جو رہی نور مہر سی خالی

خوان انعام حق تعالی مین
گردہ شمس سی ہین مصلحتین

جس جگہ جتنی اس مین ساکن ہین
جو ہین معمورہ جو مساکن ہین

نہین رکہتا ہر ایک کو محروم
عام ہی لطف قادر قیوم

کرتی لکتا تخلف تابش
کچہ جو ہوتی توقف تابش

آدمی غور کیون نہین کرتی
کہ امور جلیلہ سب اپنی

کیون یہ جاری ہین اپنی موقع پر
کسکی ہین زیر حکم آٹہ پہر

اپنی اوقات پر ہین صبح و مسا
نہین کرتی تخلف اسمین ذرا

آدمی کرتی ہین حساب شہور
اسی عنوان ہی مرور دہور

سال خورشید و سال قمر
فرق رکہتی ہین دونون یکدیگر

سال کا ہوتا ہی اسی سے حساب
یون ہین لکہتا ہی ہر کسی کا حساب

جب سی پیدا ہوا ہی یہ عالم
لوگ ہر عصر ہر زمان ہر دم

اور سب وقت اپنی دینون کی
اور اجاری معاملی ساری

کرتا ہی آفتاب جب دورا
ان بروج شمار کردہ کا

ہی مفصل یہ صنع داور ہے
تابش آفتاب کیونکر ہے

جو فلک اک جگہ ٹہہر جاتا
حرکت سی کنارہ کر جاتا

کوہ و دیوار و سقف عالم کی
تابع نور شمس ہو جاتے

تب یہ تدبیر کی مقدر نی
تابش مہر ہر طرف پہونچی

ہی جو مغرب مقابل مشرق
نہین کچہ چیز حائل مشرق

کر کی طی ساری زمین نصف فلک
ہوتا ہی منتہی یہ مغرب تک

دوسرے دن نہین نکلتا ہی
بلکہ اوسکی قرین نکلتا ہی

دیکہ تو لطف قدرت منعم
دیکہ تو طرز صنعت منعم

ہی یہ معمورہ جہان جتنا
ہی زمانی مین جو عیان جتنا

سب نبات و جماد تا حیوان
بہرہ نور نیر تابان

پہر کہا اوس امام نی کہ اگر
ایک سال آفتاب یا کمتر

ہوتا اہل جہان کا حال ابتر
تہی بقا و ثبات مشکل تر

یہ بنانی سی تنگی ہین مجبور
صنعتون مین ہی اعتراف قصور

بہر لطف و مصالح عالم
جن سی باقی رہین بنی آدم

ماہ تابان سی لا دلیل قوی
ہی علامت وجود صانع کی

چاند کو ڈہونڈہتی ہی نوع بشر
اس سی پہچانتی ہی سال قمر

قمری سال کا یہ نقشہ ہے
چارون فصلونکو کہیر لیتا ہی

پائیں تکمیل سب نبات و شجر
نہیں کرتا کفاف سال قمر

کبھی جاڑوں میں دخل پاتا ہی
تو کبھی گرمیوں میں آتا ہی

یہی ہی وجہ خلقت کافور
دافع ظلمت شب دیجور

ہوتی ہی اس سبب سے روشن رات
تاکہ آرام پائیں حیوانات

سب نباتات پاتی ہیں سردی
دن کی گرمی اس سے بجہ جاتی

کسی صورت نہ ہو منور رات
رہتی راتوں کو عالم ظلمات

اکثر انسان ہوتی ہیں محتاج
بیشتر ہی جہان میں یہ رواج

یا اگر دن کو یہ بلا دیکھی
شدت گرمی ہوا دیکھی

جس طرح سب زارع دنیا
جیسی تجار اور انکی سوا

کردیا نور ماہ کو پیدا
کہ نہ پائی ضرر معاش بشر

ہی انیس مسافران یہ نور
رات کو جاتی ہیں قریب و دور

چند شب نام کو نہ آئی نظر
ایسا چھپ جاتی جو نہ آئی نظر

مثل خورشید اگر وہ پاتا نور
منفعت سب کی جہاں ہوتی دور

ہی جو احوال ماہ میں تغییر
یہ بھی ہی صنعت خدای قدیر

بہر تنبیہ بندگان خدا
سب ہے قدرت دکھانیکا نقشا

وہی کرتا ہی ایزد علام
خالق ذو الجلال و الاکرام

کر تفکر مفصل اس میں ذرا
حال معلوم کر ستاروں کا

بعض اپنی جگہ سی ہلتی نہیں
یعنی سیار ہیں قریب و قرین

بعض ہیں مطلق العنان انمیں
حسب معمول سیر کرتی ہیں

فائدی کی سناؤں تجکو بات
مختلف ہیں ہر اک میں دو حرکات

حرکت دوسری ہے خاص انہین
کہ نہین اسمین اشتراک انہین

قمری کی مثال یہ ہی عیان
مثل ماہ مبارک رمضان

تابش ماہ میں تفکر کر
صنع اللہ میں تفکر کر

کہوں میں تجہسی منفعت اسکے
کروں اظہار مصلحت اسکے

ہوتی ہی سردی ہواسی فلاح
اسمیں جو انوں کی لیی ہی صلاح

یہ تقاضای مصلحت نہ ہوا
تار بندہ جای ظلمت شب کا

تیرگی سی نہ ہو سکی کوئی کام
ظہور راتوں میں روشنی کا نام

دنکو فرصت جو دستیاب نہو
تو وہ کرتی ہیں کام راتوں کو

رات کو نور ماہ تاباں میں
اکثر اعمال کیوں نہ کرتی رہیں

پس شب و روز کی مدبر نی
ظلمت و نور کی مقدر میں

ساری کار ضرور کی محتاج
نہ رہیں اور نور کی محتاج

پھر ہوا اقتضای حکمت رب
خوب ہو نور چاند کا کبھی شب

اور کمتر ملا ہی نور اوسے
مشعل آفتاب تاباں سے

ضرر خلق جا بجا ہوتا
سبب انکی ہلاک کا ہوتا

یہ جو ہی گاہ بدر و گاہ ہلال
ہیں محاق و خسوف و نقص و کمال

ہو تقاضای مصلحت جسطرح
دیکھی بندوں کی منفعت جسطرح

ہی یہ حال نجوم بی کم و کاست

ملی ہی انکو مختلف حرکت
ہی جدا انکا نہ انکی ماہیت

کسی صورت جدا نہیں ہوتی
کسی ساعت جدا نہیں ہوتی

ہی ہر اک برج میں گذر انکا
پھرتی ہیں ایک دوسری سی جدا

حرکت ایک عام رکھتی ہیں
جس سی سب تاری کام رکھتی ہیں

ہی وہ مغرب سے جانب مشرق
وہ ہر اک تاری کو ہوئی لاحق

چکی پر جس طرح پھری چیونٹی
مختلف چیونٹی کو ہین دو حرکات
ہی کراہت سے دوسری حرکت
کر سوال اون گروہ نادانسے
کیا مدبر کی اسمین ہے تدبیر
کیون سب ایک کج سی چلکی
مختلف کر رہی ہین دو حرکات
ایسی پھرنی سی انکی ظاہر ہی
یون نہین اتفاق قول انام
ان مین ثابت ہین کسلئی تھورے
تاری جو ایکطور پر ہوتی
جتنی ہین علم انبیا کی سبب
حرکات انکی عقل ہین لاکر
حکم آیندہ ہر طرف ہوتا
انتقال آفتاب تابان کا
جسطرح سب ستاری آٹھ پہر
کو تثلیث ہے کوئی تربیع
اور اگر سب یہ منتقل ہوسکے
ہوتی بیشک برای سیر نجوم
کیونکہ یہ انتقال سیارات
بی توقف دکھائی دیتا ہی

حرکت ہو سوی ارادہ سکی
ایک ارادی سی ہے سن اے خوش ذات
دونی چکی کی واقعی حرکت
اس طرح کی جو کرتی ہین دعوے
نہین صانع کی اسمین کچھ تقدیر
دوسرے برج مین نہین رہتے
کیونکر انکی لیی ہین دو حرکات
اثر قدرت مدبر سے ہے
جسطرح ہی ملاحدہ کا کلام
اور سیار کیون ہوئی تھورے
وضعو نمین متفق اگر ہوتی
جتنی ہین علم اوصیا کی سبب
گردشین ان ستارونکی پاکر
علم ان چیزون کا تلف ہوتا
اور رہا و نجوم کا پہنا
رکھتی ہین انتساب یکدیگر
کوئی تندیس ہے غرض یہ جمیع
ساری کوکب یہ منتقل ہوتی
برجہا و منازل معلوم
وقت گردش یہ حال سیارات
بی تکلف دکھائی دیتا ہی

اور چکی پھر ائین جانب راست
حرکت سوی چپ جو اوسکی ہے
یہ سو چپ قدم بڑہاتی ہے
تاری جو آسمان پر ہین جمع
سچ اگر ہین کلام ان سب کے
حرکت انکی ہی اگر بالطبع
وزن معلوم ہی برابر ہے
ہی کوئی خالق قدیر ان کا
اس طرح پھر اگر کہی کوئی
سخن باصواب سن ہم سے
انکی اوضاع دال ہین جن پر
ایک اون اسباب سے یہ بھی ہین
خبر علم غیب دیتی ہین
جیسی اہل نجوم استدلال
اپنی برجونمین اپنی منزلونمین
کوئی نسبت مقابلے کی ہی
کہتی ہین حال امور عالم کی
اور کرتی سریعہ یہ حرکات
ہوتی موقوف سب علامت دایم
یہ محاذات صوری ای دانا
اسی صورت مثال ہی اسکے

ہی مثال نجوم نی کم و کاست
وہ ارادیسی اپنی چلتی ہے
چکی پر اوسکو پھیری لاتی ہی
متحرک یہ ہوتی ہین بالطبع
کیون نہین تاری پھر ٹھہر جاتے
کسطرح یہ ستارہ ہای سبع
اور اندازہ مقرر ہی
ہی کوئی صانع خبیر ان کا
سخن بی اثر کہے کوئی
شافی اسکا جواب سن ہم سے
جو ہین آیندہ حادثی اکثر
خبرین انسے پائی جاتی ہین
حکم بیشک وریب دیتی ہین
کرتی ہین دیکھکر ستارونکا حال
مختلف انکی جیسی ہین وضعین
کوئی نسبت مقارنت کی ہے
یعنی آیندہ کام یون ہونگے
ایک انداز پر یہ رکھتی صفات
ہوتی موقوف انکی سیر دوام
کہ ثوابت سی انتزاع ہوا
شخص وقت مسافرت کوئی

کسی منزل مین جای نہ آئی ... شہر مین یا وہ شہر سی جائے
تہی مصالح ان انتقال مین جو ... فوت ہو جاتی سب وہ ای نیکخو
ہی برابر جو تارونکی حرکات ... اس تو اتفق سی نکلتی ہی بات
پہر جو انکی ہین مختلف حرکات ... نظم سی ہین جو منصف حرکات
ہی اس امر کی دلیل قوی ... نہین اہمال و اختلاف بری

ہی کلام مترجم مغفور

ہین جو ساتون کواکب سیار ... ہوتی ہین جنکے نام اب ظاہر
ساتوان ان ستارونمین ہی زحل ... سیر کرتی ہین ساتون ہی اکمل
جسطرح صاف یون مین ہوتا تہا ... ابتدا مین تو ہم حکما
پہر جو دیکہی ہی خوب تا ہست ... پائی ہی اک قلیل سی حرکت
جب ہوی بچیس الف و سو سال ... کرتا ہی دورہ اک تمام و کمال
دورۂ ماہ ہیں دن ہی بس ... انتہائی زحل ہی تیس برس
دورہ مریخ کا کہلا ہی نہین ... اک برس ساڈہی دس مہینی مین
بس ہی ایک محتمل ہو اب تو ... کہ صفت اس کلام کی یون ہو
جن ستارونسی برجونکی تشکیل ... منتزع ہوتی ہین کہلی ہین اہدی
اس سی ہی ہو یہ مطلب انکا ... کہ تقابل نجوم عقرب کا
اون بنا تو نہین ہین گذشتہ جو ... متداول نہ اسطرح ہوئی ہو
اور یہ ہی محتمل ہو تا ... کہ مراد اوس سی ہو ہی گویا
یہ معانی ہی بی فساد و خلل ... ہین قریب معانی اول
باعث طول ہی مگر بسیار ... ہی یہان نامناسب اوسکا ذکر
کسی عنوان یا کسی صورت ... مختلف کسطرح ہون دو حرکت

اور اگر کرتی سب بہم حرکت ... یا کہ پہرتی ہین کبہی سب رجعت
تہا یہ قائل کو نکتہ کہنی کا ... کہتا اس قول کو سمجہ کی بجا
خالی الطاف کی امور سی ہون ... مستند طبع بی شعور سی ہون
متسق ہین امور صالح ہی ... وفق ہی حسب حکم سی مصالح سی
سب ہی مدبر قادر خلاق ... سب ہی تقدیر قادر خلاق
یون مترجم کا ہی کلام امین ... کہ یہ ہی مطلب امام امین
اک قمر اک عطارد اک زہرا ... شمس مریخ مشتری ہی چہٹا
ان سوا اور تاری ہین کتنی ... حرکت خاصہ نہین کبہی
حرکت خاصہ نہ ہی اونہین ... اصلی کبہی تہی ثوابت نہین
کرتا ہی طی فلک ثوابت کا ... پہر کی ستر برس مین اک درجا
حال سن آفتاب تابان کا ... کرتا ہی سال بہر مین اک دورا
دورہ سب کا تمام و کمال ... ہوتا ہی جبکہ گذرین بارہ سال
دورہ ہی زہرہ و عطارد کا ... اک برس کی قریب مین پورا
انتقال بروج جملہ عشر ... جاتی ہون تقابل کوکب
برج عقرب مین آتا ہی عقرب ... شرع مین منع ہی نکاح و سفر
کیون کہ اس طرح ہوا ہی مفہوم ... اصطلاحات فی افقان نجوم
اس زمانی مین ہی مراد اوس سی ... برج عقرب ہی جب خروج کری
کہ جو نسبت ہی اون ستارونکی ... یکدگر مختلف نہین ہوتی
اور وجہین جو اسکی ہین منظور ... ہین کتاب بحار مین مذکور
اور جو کچہ ہی اسمین فرمایا ... یعنی اہمال سی کبہی اصلا
اس سخن سی نکالا ہی یہ مفاد ... اس سی ممکن ہی اونکو ہو مراد

جتنی دہری ہین جو طبیعیین
نہین رکہی ارادہ وہ نہ شعور
اگ کو آتا ہی جلا دینا
ہی ان افعال مین بہر صورت
جس طرح اگ یہ اگر چاہی
نہ جلانی کی ہون اگر چیزین
پست یہ دوا وسکی مختلف حرکات
ہی موافق امور عظیم کے
ہی محال اس طرح کا نکلی کام
بعض ایام سال مین ہین عیان
دیکہ دو شعری و سہیل کا حال
کس طرح انسی کرتی استدلال
کرتی ہین بعض اس سے استدلال
اور جس طور سی کہ بعض نجوم
ہین نجوم بنات نعش ایسے
صنعتین یہ بہی ہین عیان انمین
اس سے قبلہ کو لوگ پہچانین
کیونکہ ہو بیچ شہر و یمن بیچ
ہی جو انمین ظہور اور خفا
تو ستارونکی نفع سمجہو جان
اور بہی ہین حوادث بسیار

یہ ہی اونکی کلام کا آئین
کام ہی طبع بی شعور سی دور
سرد کرنا ہی کام پانی کا
انطباق قواعد حکمت
کہ کوئی چیز اوس سے جلجائی
نہ جلائی کبہی وہ اگ انہین
پائی جاتی ہی دونون سی یہ بات
ہون مصالح خدای عالم کی
ہین یہ سب کار ایزد علام
اختلافات حال ہین ہین عیان
ہی یہ سب صنع ایزد متعال
کہلتا کس طرح فصلونکا احوال
پختگی ثمر کا کہلنا ہی حال
کبہی ظاہر کبہی ہین نا معلوم
متصف ہین یہ نجم صغری سے
جدی انمین ہی فرقدان انمین
طرفین جانبین رہتی جانبین
ابدی الظہور ہین کوکب
مصلحت سے ہر ایک مین عظمی
اکثر اعمال وقت کی ہین نشان
ہین یہ اونکی حدوث کی آثار

کہ ہین منسوب تا روشنی چیزین
ہو سوا ایک فعل کی کوئی کام
یا مراد اس کلام سی یہ ہو
اوس سے کیونکر کرین یہ کام ظہور
اور ہو اسطرح وہ شعلہ ور
ہو طبیعت جب اسطرح یہی
یہ جو ہی اختلاف دونون کا
اوس زمانی سی یا طبیعت سے
فکر کر ای مفضل دانا
جسطرح حال ہی ثریا کا
ہوتی سا ہتی اگر یہ سب ظاہر
جسطرح باعث طلوع سہیل
کہین بار شتری سی ہی محمول
بعض ہین ظاہر الظہور ان مین
کہ ہین کشتی مین یہ بنات نجوم
مصلحت کا ہی مقتضا ایسا
راہین دریا کی اور صحرا کی
نہین ہوتی نہان نظر سی کبہی
ہو ظہور ایک کا اگر دشوار
کبہی کرنا درخت کا بونا
اندہیان خوفناک مینہ کا وفور

اثر اونکا ہی ساری عالم مین
ایک ہی کام اوس سی ہوگا مدام
فعل وہ مختلف ہین باہم جو
جو طبیعت کہ ہو شعور سی دور
کہ کسی چیز کو نہ پہونچی ضرر
نہ کری مقتضای ذات کبہی
ہی تباین جو صفات دونون کا
کہ وہ خالی ہو قصد و فطرت سی
دیکہ تو صنعت نجوم ذرا
اور جیسا اثر ہی جوزا کا
فائدی انکی ہوتی کب ظاہر
ہی اسی واسطی رجوع سہیل
بعض فصلونکا ہی اسی سی دخول
نہین چہپنی کا کچہ فتور ان مین
کبہی ہوتی نہین یہ نا معلوم
کہ اسی طرح بعض ہون پیدا
نہ رہین فصلونمین کبہی سی چہپی
رستونمین ہین رہنما یہ سبہی
ہو فساد مصالح بسیار
سفر بر و بحر کا ہونا
شدت برد گرمیون کا ظہور

جب مسافر کہیں نکلتی ہین
اونسی راتونکو راہ چلتی ہین

ان منافع سی کر کی قطع نظر
حرکت پر نظر کری تو اگر

متفکر کو ہی یہی عبرت
متدبر کو ہی یہی عبرت

جو ہاین سرعت عجیب و غریب
حرکت کرتی یہ ہماری قریب

صاف جیسا تو دیکھتا ہی کبھی
کہ پیالی چمکتی ہی سے بجلی

چشم بینا سی دیکہ اسکا نظیر
ایک کہر مین اگر ہون خلق کثیر

بالیقین انکی آنکھین ہون حیران
گر پڑین منہ کی بہل وہ سب انسان

یہ ستاری جو رکہتی ہین حرکت
حرکت کی ہی اسطرح سرعت

ہی جو سرعت مین مصلحت منظور
وہ ہی آئی عمل مین انسی ضرور

نہ ہو جسوقت آفتاب نہ ماہ
آدمی چاہین طی کرین کچہ راہ

یہ شب تار مین نہ ہوتی اگر
حرکت ہوتی سب کو مشکل تر

ظلمت اونکی یہ آشکار و عیان
ہی مقرر برای بعض زمان

نہ ہو ظلمت جو نور سی مخلوط
کام انسان مین ہون نامربوط

مع شمس و بروج و کوکب و ماہ
روز و لیل و نہار و شام و پگاہ

کہ نہین اختلاف فصلونمین
نہین ممکن خلاف فصلونمین

سب کی پلنی کی ہی یہی تدبیر
نشو مین ہوتی ہین کمال پذیر

بی مدبر یہ ہو نہین سکتی
بی مقدر یہ ہو نہین سکتی

فکر کر ای مفضل دیندار
دیکہ مقدار ہای لیل و نہار

اکثر آبادیونکی سنلی صفت
طول مین دن ہی پندرہ ساعت

جتنی روی زمین کی تہی مرزوق
جتنی روی زمین کی تہی مخلوق

تہی جو انمین سی قسم حیوانات
کیا ہو تعداد اسم حیوانات

نورسین کرتی ہین عبور سحاب
کٹتی ہی راہ دشت تیرہ و تار

کبھی جاتی ہین شرق کی جانب
کبھی جاتی ہین جانب مغرب

ایسی سرعت سے چلتی ہین نجوم
فوق جسکا نہ ہو سکی معلوم

نور سی ہین تمام روشن تر
رکہتی آنکہونمین کب یہ نور بصر

بسکہ یہ ہی چمک مین روشن تر
اوسمین رہتا ہی خوف نقص بصر

اور اگر چراغ کہر مین جلین
پہرین گرد چراغ وہ کہر مین

اب سمجہ اسکو تو اگر ہی فہیم
دیکہلی صنعت حکیم علیم

دور انسان سی ہین اتنی لئی
تا ضرر آنکہونکو پہنچ نہ سکی

نور تہوڑا جو انکو بخشا ہی
اس مین سن لی کہ مصلحت کیا ہی

کار نزدیک و دور بند نہ ہو
کیون یہ تنویر سودمند نہ ہو

دیکہ خالق کی لطف و حکمت تو
دیکہ عالم کی صنع و قدرت تو

نہین بیکار خلق ظلمت و داج
لوگ اسکی بہی رہتی ہین محتاج

دیکہ سوی فلک تدبر سے
نہین رہی کا شک تفکر سی

کس طرح منضبط ہی دورجہان
حرکت اس طریق سے ہی عیان

صنف حیوان و بر و صنف نبات
ساری روی زمین کی مخلوقات

جبکہ تدبیر ایسی محکم ہو
کہ صلاح و نظام عالم ہو

حال مقدار روز و شب ہی یہان

جتنی بندونکی مصلحت سمجھا
اوسقدر روز و شب کو خلق کیا

طول مقدار روز اگر دیتا
صد و صد ساعت اسکو کردیتا

سب یقینی ہلاک ہو جاتی
دہوپ سی جل کی خاک ہو جاتی

دیکہتی اسقدر جو طول نہار
نہ ٹہہر سکتی وہ نہ پاتی قرار

رہتی حیوان چرتی ہیں مشغول
آدمی کام کرتے ہیں مشغول

یہ نباتات ہی کثیر و قلیل
باقی اس طور کا جو ہر طویل

رات ہی طول اگر یہ ہیں پاتے
قدر میں مثل روز بڑھ جاتی

ہوتی طرز خرام سی عاجز
چلنی پہرنیکی کام سی عاجز

سن نباتات کی حقیقت ہے
جو حرارت طبیعی ان کو ملی

جیسی نخل و نبات باغ و دیار
گھر میں یا زیر سایہ دیوار

حال سرما ہی حال گرما ہی

کہ بیاپی وہ ہوتی ہیں وارد
باوجودیکہ سب ہیں باہم ضد

ایلیے تا ہر ایک سال یہاں
چار فصلیں ہوں آشکار و عیاں

اور سنلی کہ گرمی و سردی
کرتی ہی پیکر و نکی دباغی

جسم انسان میں دونوں فصلیں اگر
نہ دکہا سکتیں اپنا اپنا اثر

فکر اس مصلحت میں کر تو ذرا
دیکہ تدبیر خالق دوسرا

یا جو گرمی ہو ہر طرف کم کم
آتی سرما ہی سخت کا موسم

انکی تن مورد ضرر ہوتی
مرض امراض بیشتر ہوتی

نکلی حمام سخت گرم سی جو
اور داخل ہوائی سرد میں ہو

پس بتدریج حق تعالی نی
دی ہی اصلاح بندگان کو یہی

سن کے اوسکو اگر کہی کوئی
وجہ تدریج کی تاسّے کی

دینگی قائل کو ہم جواب اسکا
دائرہ آفتاب کا ہی بڑا

پوچھیں کی ہم پہر اسکی باعث کو
دائرہ کیوں بڑا ہی وجہ کہو

کہ خدا نی بقدرت و حکمت
مصلحت سی یہ دی اوسی حرکت

صنع کا اشتمال حکمت پر
ہی دلیل اوسکی علم و قدرت پر

رہتی جب اتنی دیر بی آرام
دیکہتی جز ہلاک کیا انجام

تاب خورشید کسطرح لاتی
خشک ہو جاتی اور جل جاتی

ہل نہ سکتی تمام حیوانات
پڑی رہتی تمام حیوانات

طلب رزق میں کدہر جاتی
بہوکہی رہتی تمام مر جاتے

سردی شب سی ہوتیں وہ مفقود
تہا محالات سی ثبات وجود

جس جگہ تاب آفتاب نہو
کیوں نہ اک فاسد و خراب نہو

امر عبرت کا اور نقشا دیکہ
فصل سرما و فصل گرما دیکہ

اعتدال کمی و بیشی سے
ہیں تصرف جہاں میں انکے

جو مصالح کہ ہو چکی مذکور
ان ہوا اور نکلیں امر ضرور

جب بدن میں اثر دکہاتی ہے
اوسکو اصلاح پر یہ لاتی ہی

ہوتی بازار زندگی کاسد
ہوتی ابدان ضائع و فاسد

آدمی وقت کا تہس سرما
ہوں بتدریج داخل گرما

اگر انسان جہپتکی گرمی سی
دفعۃً ملتی فصل سردی سی

مجہی اسکی مثال تو سن لے
لطف صنعت کا حال تو سن لے

ہی مضر وہ ہوائی سرد اوسی
غالبا پونہچی رنج و درد اوسے

ایک ہی یہ دلیل تقریر
مثبت ہستی حکیم قدیر

دورہ آفتاب ہی لا تغیر
کیونکہ وہ جرم ہی بطی السیر

اوسی پاتی جو خاصہ حرکت
قطع کرنی کی یہ ملی صورت

منتہی ہو کی تا یہ سب تقریر
طرف حکمت علیم قدیر

یعنی ترجیح بی مرجح کیا
یہ تسلسل ہی علتوں کا برا

اور تو جان یہ ہی صنع خدا
نہ بناتا جو موسم گرما

میوہ خام و تلخ جتنی ہے / پکتی کیا میٹھی کس طرح ہوتی
نہ بناتا جو موسم سرما / اس میں نقصان تہا زراعت کا
اس میں یہ فائدہ ہے ای عاقل / دانے اتنے ہوں کہیت میں حاصل
صرف سے بیج رہے اناج باد / کہ زراعت کی پہر کرے امداد
کس قدر دونوں میں ہیں منفعتیں / نفع اعظم کی ہیں یہ مصلحتیں
یہ ضرر ہے صلاح اعلا ہے / اس میں بہی نفع دین و دنیا ہے
ای مفضل خدا کی کر تو ثنا / اور نفعوں سے اب کروں تنبیہ
بعض اوقات اگر ہوا نہ چلے / کبہی دن رات اگر ہوا نہ چلے
آئے طاعون یا وبا آئے / غلے پر آفت و بلا آئے
خبر اس بہید کی تجہے ہیں دوں / حکمت اصل ہوا کی تجہے کہوں
کرتی ہے پیکر ہوا میں نفوذ / کرتی ہے جو ہر ہوا میں نفوذ
باہم انسان دہر روز و شب / کہتے ہیں اپنے اپنے مطلب سب
تو صدا سے جہان بہر جاتا / کام دشوار ہوتا لوگوں کا
جیسے جس وقت بہرتے ہیں کاغذ / لوگ تبدیل کرتے ہیں کاغذ
یعنی انسان باتیں کہتے ہیں / اکثر اوس سے جو لکہتے رہتے ہیں
جس قدر آدمی ہے کہہ سکتا / ہوتی ہے حامل سخن وہ ہوا
کہے انسان یا کچہ اور ہے بات / رہے اشغال گفتگو در ذات
ہے ہوا ہی یہی نسیم تہے / بس ہے عبرت کو اور ہے کافی
اس سے ہے زندگانی ابدان / اس سے ہے نفع صحت انسان
خارج تن میں لگتی ہے اگر / حق میں ابدان کی ہے مصلح تر
کان کو وہ صدا سناتی ہے / بوی خوش شامی میں لاتی ہے

خوش ہوی ثمر سے ہوں انسان / منتفع خشک و تر سے ہوں ان
دانے اکثر رہتے زیر زمین / لطف افراط کا نہ پاتے کہیں
سال بہر صرف قوت انسان ہوتیں / سال بہر صرف رزق حیوان ہوں
پس انہیں دیکہتا نہیں تو کیا / موسم صیف اور فصل شتا
باوجودیکہ ہیں مفید اکثر / آدمی اسنی پاتے ہیں جو ضرر

ہے یہ شرح و بیان نفع ہوا

نفع کیا کیا ہوا کو بخشا ہے / صحت جسم اس میں پیدا ہے
دم رکیں آدمی پڑیں بیمار / میوے فاسد ہوں سوکہیں پہل اکہاڑ
کہل گئی قدرت خدای عباد / حسن تدبیر ہے یہ جنبش باد
فی الحقیقت صدا ہے ایک اثر / متصل ہو کے وہ بہ یکدیگر
جب ہوا اوس صدا کو پاتی ہے / قوت سامعہ میں لاتی ہے
رہتا باتوں کا جو ہوا میں اثر / حرف رہتے ہیں جیسے کاغذ پر
ہوتی محتاج سب بپا کی خلل / کریں تازہ ہوا کو کرکے بدل
باتیں کرتے کا ہے رواج سوا / ہوتی کاغذ سے احتیاج سوا
بسکہ ہے خالق و حکیم خدا / بنگئی کاغذ لطیف ہوا
اوس سے بنتا ہے گفتگو کا اثر / ہوتی ہے صاف اور خالص تر
کیا ہوا میں ہے قدرت صانع / نہیں ہوتی وہ کہنہ و ضائع
جو مصالح ہوا نے پائے ہیں / فائدے جو تجہے سنائے ہیں
ناک سے جوف تن میں جاتی ہے / زندگی اس سبب سے آتی ہے
جو صدا اس میں ہوتی ہے داخل / کرتی ہے راہ دور سے حاصل
نہیں تو دیکہتا یہ صبح و مسا / جس طرف سے زیادہ آتی ہوا

فصل جاڑے کی ہو کہ گرمی کی
ہوتی ہی موجب صلاح وہی

جسم کی جان کی ہی آسایش
اس سے انسان کی ہی آسایش

ربط پاتا ہی ابر باہم جو
گھیر لیتا ہی ساری عالم کو

پہلتی ہین سب درخت اکبار
کشتیان اس سے ہوتی ہین جاری

خشکی پانی کو نمین لاتی ہے
آتش مردہ کو جلاتی ہے

یہ ہی کہنی سی حاصل مطلب
جتنی ہین اس ہوا سی چیزین سب

تازگی جسم و جان مین ہے آتی
گھاس کمہلاتی خلق مرجاتی

اب عناصر کا حال لکھتا ہون

کہ ہر اک کو خدا نی با احتیاج
کرکی پیدا دیا بہت سا رواج

وسعت اسو بسطی ہین کو دی
نہ کری خلق و زرع کو تنگی

اسمین کہاسو کا ہی نفع عظیم
سب ہین مصنوع کردگار علیم

جو دوا چاہیی مہیا ہو
معدنی جو ہی اس سے پیدا ہو

ہین بیابان سیکڑون خالی
فائدہ اونسی کیا جو ہون خالی

ہین محال تمتع انسان
نزہت انمین ہی آدمی کی عیان

مسکنو سی جو آدمی ہون نفور
گرین جنگل مین قریونکو معمور

باغ اونمین لگا دیی ہین تمام
اونسی پاتی ہین آدمی آرام

جو نہ پاتی زمین یہ وسعت
رنج پہونچاتی خلق کی کثرت

نہ تعیش جہان کا ہوتا
نہ تغیر مکان کا ہوتا

تو سکونت زمین کو بخشی
پہرنی میں تا نہ پائی رنج کوئی

کب صناعات اسمین کر سکتی
کب تجارات اسمین کر سکتی

لی تو اس حال سی ذرا عبرت
زلزلی کی ہی سنی کیفیت

آندہیونکی جو چلتی ہین جہونکی
سب ہوا سی نکلتی ہین جہونکی

ہر جگہ سی یہ ابر لاتی ہے
ابر کو ابر سی ملاتی ہے

ابر سی مینہ جو ہی برس چکتا
کرتی ہی ٹکڑی ابر کی یہ جدا

اس سے ہوتا ہی لطف و ذوق طعام
پختہ ہوتی ہین اس سے میوہ خام

نہین رہتی تری کسی بر مین
خشک کرتی ہی کپڑی دم بہر مین

جو ہوا کو خدا نکرتا خلق
یعنی خالق ہوا نکرتا خلق

سب بنی آب و تاب ہو جاتین
ساری چیزین خراب ہو جاتین

فکر کر اے مفضل اشرف
دیکہ تو چارون عنصرونکی طرف

ایک ان مین سے کی زمین وسیع
ہی سبب کیا ہوئی زمین وسیع

یہ چراگاہ ہی یہ مزرع ہی
یہ مکان و محل کا مبدع ہی

ہین زمینین مناسب احتطاب
اس سی ہوتی ہین ہیمہ و حطاب

ہی یہ ممکن کہی اگر جاہل
وسعت ارض سی ہی کیا حاصل

تو یہ حالات کر دی اوسنی عیان
ہین یہ ماوای وحشیان جہان

ہین یہ صحرا سبب فراغت کی
ہین یہ موجب مزید وسعت کے

اکثر ایسا ہوا کہ دشت فراخ
ہوتی ہین موقع اماکن و کاخ

نقل اوطان سی اونمین آتی ہین
کاخ و قصر و محل بناتی ہین

قید ہوتی حصار تنگ مین سب
پاتی عیش و طرب مین رنج و تعب

جب خدا ہی حکیم نی ایسا
اس جگہ کو مکان عیش کیا

متحرک زمین اگر ہوتی
حرکت سب کو سخت تر ہوتی

سب کا پانی ثبات ٹلجاتا
عیش سب رنج سی بدلجاتا

زلزلی کا بیان ہوتا ہی

گو کہ بہتا ہی زلزلہ اکدم
چھوڑتا ہی گھر و نکو سب عالم

جو کہی کوئی اسکا باعث کیا
کبھی پھر کیون ہی زلزلا ہوتا

پند و تخویف کو یہ آتی ہین
اہل غفلت کو یہ ڈراتی ہین

ہی اسی طور سی نزول بلا
جسم انسان مین ہوتی ہی پیدا

اس ضرر مین صلاح دنیا ہے
نفع دنیا فلاح دنیا ہے

انکو دیتا ہی آخرت مین جزا
چیزین کتنی نفیس و بیش بہا

اور اگر جسکا ہو گیا ہی ضرر
ہو مع خلق متفق اسپر

اب کہون وجہ نفع خلقت آب

کہ ہی طبع ارض سرد و خشک
بنگئی طبع ارض سرد و خشک

فرق یہ ارض و سنگ مین ہی کہا
خشک تر طینت زمین سی کیا

گہاس جو کہا رہی ہین اب حیوان
نہ وہ اوگتی نہ جیتی سب حیوان

دہر سی یہ تمام مٹ جاتے
سب ضرورت کی کام مٹ جاتے

اور نرم و ملائم ایسی بنے
کہ ہون کار اہم بآسانی

ہین جو معمورہ عظیم و وسیع
پایا قطب شمال او نہون رفیع

ہی بلندی شمال کی برتر
پست ہی جانب جنوب اکثر

جس طرح دجلہ و بحار و فرات
بہتی ہین زور و شور سی دن رات

بس کہ جوف زمین مین ہی پانی
تابع ارض ہین بآسانی

ابلتی ساری چشمہ ہای و بحار
اوترآئی شمال سی کہسار

بہی وہی زمین مین تا پانی
اور کام آئی جابجا پانی

جس طرح سقف بام ہی ڈہلواں
نہین ہوتی برابر و ہموار

تاکہ ڈہل جای آب بام تمام
نہ رہی پانی کی ٹھہرنیکا نام

گرنی کی ڈر سی بہاگ جاتی ہین
آدمی گھر سی بہاگ جاتی ہین

ہم کہین گے جواب مین یہ بات
زلزلہ اور جتنی ہین آفات

متنبہ ہون تا معاصی سی
آدمی بچ رہین بلاہی سے

اور ہوتا ہی مال مین نقصان
پہنچتی ہین جو خسارت و زیان

بیشتر ہی صلاح اہل زمین
عوض ان چیزونکی جو کہوئی گئین

کہ کوئی اور چیز دنیا کے
نہ کبہی ہو کی قدر ہین ویسی

کہ ملی ویسی خیر دنیا مین
دیکا رب عزیز دنیا مین

اور ہی حکمتونسی یہ حکمت
دیکہ تو کردگار کی صنعت

یونہین پیدا ہوئی طبیعت سنگ
یونہین صانع نی کی طبیعت سنگ

پس پانی اگر تمام زمین
ہوتی مثل حجر تمام زمین

گھرونکے روی ارض پہ سی بنا
اور جو کام ہو زمینون کا

تا نہ مٹ جائین کارہای اہم
پس اسکا ہی مس سنگ سی کم

ہی یہ سب سے بزرگتر تدبیر
دیکہ تدبیر بادشاہ قدیر

کرویت سی جو زمین پر ہی
ہی بلندی کہین کہین پستی

اسی باعث سی بیشتر نہرین
جو بہین ہین زمین پر نہرین

گرتی ہین جانب شمال سی خوب
اور جاری ہوئی ہین سوی جنوب

جس جگہ ہی یہان نشیب و فراز
پانی مین ہی وہان نشیب و فراز

بہ رہی ہین جنوب مین اکثر
گر رہی ہین نشیب مین آ کر گذر

پانی معمار لبین مزارع لبین
بچ رہی جتنا جای دریا مین

اسجانب فراز پانی تہے
اسجانب نشیب و پستی ہی

صنعت کردگار یونہین ہوئی
کہ بلندی شمال نی پائی

صنعت کردگار جو نہیں ہوتے
کہ بلندی شمال کی پانی
ہوتا لوگوں کو نفع اعمال
راہیں ہو جاتیں بند فی الحال
خلق پر کام تنگ ہو جاتا
اور دنیا کا رنگ ہو جاتا
پیتی ہیں صبح و شام حیوانات
پیاسی مرتی تمام حیوانات
پیتی ہیں وحش و مرغ و دد پانی
جان ماہی ہے تا ابد پانی
اور یہی پانی میں ہیں مصلحتیں
تو نہیں جانتا وہ منفعتیں
سارے دنیا کی مردم و حیوان
یہ نباتات جسقدر ہیں عیان
اور یہی ہیں منافع بسیار
کام جاری ہیں اس سے لیل و نہار
بدن و جامہ جو نجس ہو جائیں
سب اس پانی سے طہارت پائیں
اور یہی نفع اس سے پاتی ہیں
آگ کو پانی سے بجھاتی ہیں
اور یہی نفع اس سے ہیں مفہوم
وقت حاجت وہ ہوتی ہیں معلوم
تو اسی جان تو بلا شبہہ
بات یہ مان تو بلا شبہہ
ہے یہ پانی معادن گوہر
اس میں یاقوت اس میں ہے عنبر
ساحل بحر دھر میں جو جو
اوسمیں عود و گیاہ ہے خوشبو
اور یہی اس میں لطف صنعت ہے
طرفہ تر محل تجارت ہے
ان تجارات کو بغیر دواب
اور ہوتیں سواریاں نایاب
اپنی شہروں میں کئی سڑ جاتے
ذائقوں میں وہ سب بگڑ جاتے
کیونکہ اون سب کی بار بردار
ہوتی قیمت سی چوگنی دوگنی
جبکہ رہتی تمام بے محمل
مفسدے دو ہی اس میں ہے حاصل
حاجت انکی جہاں زیادہ ہے
جس جگہ ان سے استفادہ ہے
کہ یہ اجناس لے کے سوداگر
بیچتے ہیں پئے تمتع زر

یوں نہ ہوتا تو پانی بہہ جاتا
دوڑتا کس طرف ٹھہر جاتا
اور اگر یہ وفور آب جہان
چشموں میں نہروں میں نہ ہوتا عیان
لوگ آسایش اس سے پاتے ہیں
پانی پیتے ہیں سب نہاتے ہیں
ہے زراعت کا نشو پانی سے
گھاس اس سے اوگی درخت اوگے
اور حیوان آب میں اکثر
نہیں بے آب جیتے وہ دم بھر
کیونکہ جو نفع سبکو ہے معلوم
ہر منافع طلب کو ہے معلوم
ساری چیزوں کی پانی سے ہے حیات
نہو پانی نہو وجود و ثبات
پینے کی چیزوں میں ملاتی ہیں
پیتے ہیں لوگ انکو پلاتی ہیں
خاک پانی سے بنتی ہے گارا
ہوتا ہے شامل مکان کی بنا
اس سے پاتی ہیں آبرو حمام
پانی میں زندگی ہے سب آرام
شک اگر نفع آب میں ہو تجھی
کہ یہ پانی عبث ہیں دریا کی
عیش ماہی یہاں کا ہی ہی
یہ محل و مقر ماہی ہے
اور کتنے دوائیں پیدا ہیں
کتنے جوہر کی کان دریا میں
کہ عقاقیر و ادویہ کتنے
ساحل و بحر سے ہیں سب نکلی
ہند سے لوگ جاتے ہیں اکثر
اور شہروں میں نادر چیز ہوکر
قسمہای حبوب و امتعہ سب
جن دواؤں سے سبکو ہے مطلب
منتقل وہ کبھی نہ ہو سکتے
منتفع آدمی نہ ہو سکتے
آدمی کس طرح اوٹھا سکتا
کوئی انکو کبھی نہ لا سکتا
کہ نہ ملتی وہاں یہ سب چیزیں
آدمی پاتے ایسی کب چیزیں
دوسرا اس میں تھی یہ دشواری
قطع ہوتی معاش تجاری
نعمتیں کھاتی ہیں کھلاتی ہیں
عیش کرتی ہیں لطف اوٹھاتی ہیں

سن عناصر سی لطفہای ہوا

ہوئی حد سی سوا ہوا مین سم / بند ہوجاتا آدمی کا دم

اس سے پہلے یہ سب بیان ہوا / ہوچکا ہی اشارہ اسکا

اگ کا حال ہی کرون تفہیم / پہیل جاتی اگر برنگ نسیم

ہی جو لوگون کو حاجت اگ کی کم / ہین یہ اوس سے مصالح عالم

جتنی درکار ہو نکالیں اگ / جس میں منظور ہو نکالیں اگ

مشتعل انمین رہتی ہے بیشک / اگ کی احتیاج ہو جبتک

کی ہی خالق نی اسطرح تقدیر / کہ ہو لوگونکو اوس سے نفع کثیر

خاص انسان کی لیی ہی یہ کام / کہ یہ محتاج اگ کی ہین مدام

اونکو بی بہرہ اگ سی جو کیا / اون پہ احسان کچھ یہ فوق دیا

نہ ملی جانور کو یہ انعام / ہر مشقت پہ اونکو صبر دیا

نہ ہون حیوان کو وہ رنج و تعب / کہ وہ رنج و تعب مین جیسی کہ سب

ہی یہ دام صغیر و نفع کثیر / حبذا حکمت خدای قدیر

جو نہ ہوتا چراغ یون روشن / لوگ ہی مثل مردہ کہر مدفن

لکہ نہ سکتی نہ کرتی خیاطی / تا دہتی نہ کرتی کام کوئی

اور ہین نفع اگ مین کتنے / لوگ کہانا پکاتی ہین اس سے

کیا بتاؤن منافع آتش / کیا سناؤن منافع آتش

حال ابر و ہوا کا ہے مذکور

یہ جو گاہی چنین ہے گاہ چنان / دونون مین ہے مصالح انسان

کچہ بہی فرصت نہ ہوتی مینہ سی اگر / سڑتی یہ ساگ پات سرتاسر

ہوتین بیماریان بہت پیدا / بند ہوجاتا مینہ سی برستا

جو نہ ہوتی ہوا مین یہ وسعت / تو دخان و بخار کی کثرت

اور گنجایش اسکی کمتی کب / ابر کا اور چیزونکا ہو سبب

حال نفع وجود آتش کا ہے

یا وہ کثرت سی ہوتی صورت آب / جلکے ہوتا یہ سب جہان کباب

ساتھ اضرار کی ہین منفعتین / جیسی ہی سنگ و چوب و آہن مین

اگ جب چاہین جہان کہین / روغن و ہیزم و فتیلہ مین

پہیل جاتی جو مثل آب و ہوا / ایکدم مین جہان جل جاتا

جس قدر نفع ہوسکی لیلین / شر آتش سی احتراز کرین

جو بہائم ہین اور حیوانات / بی تمتع ہین اگ سی دن رات

اگ اوٹہانی کی چیز ہین ہاتہ مین / کف دست اور اونگلیان پا مین

تا جو رنج آدمی کو ہوتا ہی / جاڑون مرتا ہی جان کہوتا ہے

دون خبر تجکو اور نفعون سے / کام چہوٹا سا اگ کا سن لے

کرتی ہین روشن اگ سی جو چراغ / پاتی ہین کارہای شب سے فراغ

کارشبہای تار ہوتی بند / ہوتی سب روشنی کی حاجتمند

رات دن درد مند ہوتی اگر / ہوتی مستغنی دوا کیونکر

سینکتے ہین تن آدمی اکثر / خشک کرتی ہین جامہای تر

نفع آتش ہین واضح و اظہر / اگ سی فائدے ہین بروشن تر

فکر کر ای مفضل اس مین ذرا / ابر کی منفعت صفای ہوا

ایک کو ہوتی جو ثبات و بقا / خلل امر معاش مین پڑتا

سست ہو جاتی جسم حیوانات / چلتی ٹہنڈی ہوا یہان دن رات

ابر سی صاف اگر ہوا ہوتی / مینہ کی ساری برس دعا ہوتی

سارے دنیا مین پھر نہ وگتی گہاس
کبھی بدلی کبھی صفا ہی ہوا
جتنی چیزین ہین پاتی ہین اصلاح
کیون بلا ہی نہین فساد مزاج
ہی صلاح آدمی کی اسمین کمال
ہی مثال اسکی ای نکوکردار
تا صلاح مزاج حاصل ہو
مبتلا اون بلاون کا ہو جائے
متوجہ ہو ایسی کامون پر
لیکی ہمیان درہم و دینار
ہی یہ صرف الوف الوف درم
گہاس اوگتی ہی بہت ہی ہین غلّے
تو نہین دیکہتا سو باران
تہوڑی ہی حاجت جسکی خلق ای ہو
یہ نہین جانتا کہ خیر اوسکی
نفع تہوڑا اوسی جو ملتا اب
کہ خدا نی کیا مقدر سے
جو نزول اس طرح نکر سکتا
تو نہین دیکہتا وہ کہیت اگر
جو مشقت کہ آب جاریہ مین
ظلم جیسا کہ کرتی ہین عامل

جتنی دریا ہین سبکا ہوتا ہے بس
معتدل کس طرح نہ آئی ہوا
کچہ نہین اسمین حاجت ایضاح
ایک ہی دوسرے کا کیون محتاج
اسلیے وسکو ہی تغیر حال
نوع انسان جو پڑتی ہی بیمار
تا فساد مزاج زائل ہو
جنکی رنج والم سے ایذا ہی
جو ہون کونین کی مناسب تر
کہ وہ گنتی مین ہون کرور ہزار
ایکبار ریش کی مرتبی سی کم
اونکی قیمت اگر کوئی سمجھی
کیسا رہتی مین ہی عظیم الشان
یا ہو مقصود دنیوی جسکو
ہی اسی بات مین جو دیر لگی
ہوتا خسران اخروی کا سبب
برتری سی سو نشیب کری
کوہ و تل کس طرح یہ بہر سکتا
کہ جو آب وان سی ہوتی ہین تر
لوگ پاتی ہین کشتگاہ سی ثمن
پانی پر پاکی قبضہ کامل

عمر حیوان کیا بسر کرتی
ہین جو دونون قرین یکدیگر
اور کوئی کہی یہ بات اگر
تو ہم اسکا جواب دیتی ہین
جب مشقت وہ پائی یا صدمے
اون دواؤنکی ہوتی ہین محتاج
جب کری روح نوع انسانکی
رہی تا اپنی درد مین مشغول
ای مفضل کوئی شہ جبار
سب کہین کی اوسی کال سخی
آب باران کا ہوتا ہی جمع وفور
تو قناطیر ہای سیم و طلا
اوس سے سب ہی نعمت عظمی
اور وہ کام دیر مین نکلے
ملتی جو لذت حقیر یہان
ای مفضل یہ فضل و احسان دیکھ
جو ہون پست و بلند دوران سے
جتنی جگہین تہین ارفع و برتر
کم ہین حاصل مین ازیس رعیت سے
کہ وہ لیجاتی ہین کہین سی کہین
بی زر و زور رہتی ہین محروم

خشک سالی سی آدمی مرتی
ایک کہوتا ہی دوسرے کا ضرر
کیون خدا نی دیا ہی انہین ضرر
سن اسی کیا جواب دیتی ہین
کری توبہ جیسی گناہون سے
کہ جو کڑوی ہون یا خلاف مزاج
خواہشین سرکشی و طغیان کی
نہ گناہ اوس سے ہون نہ کار فضول
وہی رعایای خاص کو کبار
دہوم عالم مین ہو گی بخشش کے
شہر کی شہر ہوتی ہین معمور
اوسکی عشر عشیر ہین گویا
لوگ غافل ہین اوس سی صبح و مسا
بہول جاتا ہی سب وہ غصے سے
ہوتی فوت اوس سے نفع بی پایان
اور لطف نزول باران دیکھ
سب ہین شاداب آب باران سے
رہتین محروم برگ و بار و ثمر
آب باران پہونچ کیا ہی جیسے
ہی محل نزاع آب زمین
بدلی پاکی برہتی ہین مظلوم

نہ مشقت ہی آب باران مین
نہ حکومت ہی آب باران مین

تو مقرر ہوا ہی یہ عنوان
قطرہ قطرہ برستا ہی باران

حق نی یہ بات جب مقرر کی
آتی اونچان سی سو پستی

جو برستا یہ پانی اکباری
ہوتا سارا زمین پہ جاری

پونہچی تحت سری رطوبت آب
باطن ارض تک کری سیراب

یہ جو آہستگی دکہاتا ہے
یعنی ایک ایک قطرہ آتا ہی

کرتا عمق زمین مین خاک گذر
تو نکلتی ہی نبات و زرع و شجر

ہین نزول مطر مین مصلحتین
نرم تر جسم ہین یہ منفعتین

کہیت سیراب ہوتی ہین ساری
باغ شاداب ہوتی ہین ساری

کہ وبا ہی مرض یہ جتنی ہین
جو فساد ہوا سی نکلی ہین

بہر گئی ہی غبار مین جو ہوا
آب باران سی پاتی ہی جلا

برگ اشجار پر جو آفت ہی
جس سی بربادی زراعت ہے

ساری طاعون ہوتی ہین زائل
صحت جسم ہوتی ہی حاصل

اور ایسی بہت ہین نفع کی کام
کہیں تو ہی مزید طول کلام

جسکو کہتی ہین کہیت کا یرقان
دہو کی کرتا ہی صاف اسی باران

تو زراعت مین آتی ہی آفت
ہوتی ہی یون فساد کی کثرت

جو کری اسطرح کوئی شبہا
برف و باران کسی کسی کو سوا

باعث اسکی ہین کونسی اسباب
تو ہی اس بات کا یہ خوب جواب

جب عفونت ہوا مین آتی ہے
بدن انسان کی دکہاتی ہی

ہین یہ ضر اور یہ عین فلاح
انکی دینو نکی ہی فلاح و صلاح

کہ یو نہین ہی کہا جو قائل نی
ہی یہ افعال حق تعالی سی

ریج پانی اذیتین پلاتے
مبتلای فساد ہو جاتی

انکو ہوتا مضر جو نفع گران
یا مضر استقامت ابدان

ہی کلام خدا مین قول خدا
ترجمہ جسکا یون بیان ہوا

انکو تنبیہ ہی یہ اس خاطر
نہ رہین تا یہ فاسق و فاجر

نقص اموال و انفس و ثمرات
یہ بھی ہین امتحان کے آیات

ازمائین تمہین ہر آئنہ ہم
خوف سی اور بہوک سی تاہم

حکمت خلقت جبال جہان

خلقت کوہ ای مفضل دیکھ
رفعت کوہ ای مفضل دیکھ

جب ہلی خاک و سنگ یکدیگر
ہوگئی یہ بلند سر تا سر

سمجھی جاہل زیادت خلقت
یعنی انکی نہین ہی کچہ حاجت

یہ سمجہنا ہی اونکا محض خطا
نفع انمین ہی بیحد و احصا

ایک انمین یہ ہی کہ برف اکثر
گرکی رہجاتی ہی پہاڑون پر

ہجکی رہتی ہی عرض سال مین جو
نفع پاتی ہین ہیچ کر اوسکو

ہوکی پانی جو برف بہتی ہے
چشمہ و نہر مین وہ جاری ہے

اورس مجبی و صمغہای جبل
ہین نباتات کی دوا کی محل

اون نباتات کا ہی نبت اسمین
جو کہین بھی جہان مین تہ ملین

غارون مین ہے جگہ درندونکے
رہتی ہین وحش دشت و کوہ بہی

قلعہ ہین استوار و محکم تر
ہر جہای بلند ہین اون پہ

جانور اکثر انمین رہتی ہین
کب وہ از ار صیبد سہتی ہین

پتھر اوس سی تراش لاتی ہین
آسیا و محل بناتی ہین

انمین کان جواہر اکثر ہین
فائدی اسنی ظاہر اکثر ہین

اور ہین سیکڑون تال وجبال عالم اونکا ہی ازد مثال
اے مفضل سو معادن دیکھ معدنیات کی مساکن دیکھ
گچ و زرنیخ و سرب مرداسنگ سرمہ جس سی بنا ہین اسپانگ
فضۂ معدنی سے تا بہ ذہب اور یاقوت پھر زمرد سب
اور جو ہو پہاڑ سی جاری قیر گوگرد مومیائی ست ہی
آدمی کی لیی مہیا ہین یہ زمینون مین آشکارا ہین
پھر یہ ایسا بنا دیا ان کو کہ جو منظور ہو وہ حاصل ہو
سبب اسکا یہ ہی کہ سہل اگر نکلین کانون سی سیم و زر باہر
کثرت سیم و زر ہو دنیا مین سونی چاندیکا گہر ہو دنیا مین
کب خزانون مین لادر ہرین پہر اولاد انہین نہ جمع کرین
کوئی پیتل بنائی تانبی سے کہین بنتی ہین ریت سی شیشی
لوگو نہین صنعتین ہین اور اکثر کہ نہین جانتی ہین اونکی ضرر
فہم ہوتا ہی کارگران کا نہین جس کام مین ضرر انکا
ہی وہ دریای بیکران ایسا کہ نہ دیکھا ہوا ایک بی ویسا
فکر سی دیکھ حق کی یہ تدبیر دیکھ تدبیر کردگار قدیر
جیسی رکھتا ہی صنعت و قدرت ہی خزانو مین اوسکی جود و سعت
لیکن اسکے صلاح ہمین نہین کہ ہو چاندی برنگ خاک زمین
لی تو اس بات سی ذرا عبرت یعنی جس جنس کی نہ ہو کثرت
اہو اوسکی پسند یا کمیاب قدر مین ہو زیادہ وہ اسباب
حبۂ ہی جنس پھیل جاتی ہی قیمت کم کو ہاتہ آتی ہی
دی ہکلف تفاوت اشیا اونکی کم ہوتی سی ہوا پیدا

حال ہی خلقت معادن کا

گوہر باشرف نکلتے ہین ہر جگہ ہر طرف نکلتی ہین
آنک و مس و زیبق و قلعی مثل فولاد و آہن اور کئی
اور انواع کی بہت پتھر ایک سی ایک بہتر و برتر
نفط ہی اور چیزین اسکی سوا کہ یہ سب ہین ذخیرہای خدا
وقت حاجت نکال لاتی ہین کام مین ماہ و سال لاتی ہین
کیمیا کا ہی علم پوشیدہ یہ جو رکھا ہی علم پوشیدہ
یا ہر اک شخص کیمیا جانی چاندی سونا ہر اک بنا جانی
نہ ہون ایسی معاملات جہان دین کب اونکو خراجی سلطان
اور بہی قدرتین دکھائی ہین صنعتین خلق کو بتائی ہین
کہین بنتی ہی سرب سی چاندی کہین چاندی سی قسم سونیکی
دیکھ تو کسطرح خدا نی دی آدمی کو مراد بہی اوسکے
جو کہ کھو دین بہت معادن کو لی دریای بیکران ان کو
ہی عیان دوسری کنارسی کہ اودہر ہین پہار چاندیکی
لطف قدرت سے ہی یہی چاہا دیکھنی والون کو دکھائی خدا
تلک سمجھلے کہ جب خدا چاہی کوہ نقرہ بنادی انکی لیی
نفع انسان جو پر ضرور ہوا اس لیی مانع وفور ہوا
قسم ظرف و لباس ہو یا اور کہ نئی بات کا ہوا یہی طور
آدمی اوسکی رہتی ہین طالب قیمت بیش دیتی ہین راغب
طالب اوسکی بہت سے ہوتی ہین کم صفت ایسی نہین جو پہنچی بہم

حکمت خلقت گیاہ و درخت

اے مفضل سمجھکے دیکھ ذرا
ہے جو خلاق آسمان و زمین
کیا ہین کئین خلق بہر حیوانات
صمغ و جلد و برگ و ریشہ و ساق
کو مزا پائی نفع پائی ہم
ہی درختون مین التذاذ بصر
گل و برگ و شگوفہ گونا گون
فکر اس فائدہ مین کر تو ذرا
تہا یہ ممکن جو بوئین دانا ایک
یعنی ہر سال تخم ضرورت ہے
کیا نہین دیکھتا مگر تو اسے
تا کہ بیج اوس زمین مین بوئین
یہ پھلی کہ ساری دانشمند
نفع اتنا دیا زراعت کو
نخل خرما کا حال ہی سنلے
کاٹ کر اونکو لوگ بوتی ہین
اوس عوض سے وہ تاف ہو جاتے
اور ہاندا گی ہین کتنے
کہ وہ دانی رہین حفاظت سے
ہی سیمہ مین اسلی ملحوظ
پوست سخت اگر نہ ہو دانے

کیا بنا تا تمہین ہی صنع خدا
اوس مین کیا کیا صنائع اسکی نہین
کھا کی چارہ وہ جیتی ہین ذرات
نفع انسان ہی سب ہین انواع
اتنی چیزین کہا سے لاتی ہم
کہ خوش آیندہ ہین جو آئین نظر
سب جدا رنگتو ہین بو قلمون
ہی زراعت کی تربیت کیا کیا
کری اللہ اوس سے پیدا ایک
کہ کری کشت و کار ہر کوئی
کہ اگر کوئی بادشا چاہی
جبتک اون بیج کا وہ حاصل لین
کام تدبیر سی کرین ہر چند
صرف ہنگام تخم پاشی ہو
ہین سب اشجار میوہ دار ایسے
اور یہی کام اوسنی ہوتی ہین
قسم اوسکی ہر طرف ہو جاتے
کہ وہ ہین ظرف چند مین جمتے
بچ رہین ہر طرح کی آفت سے
رہی آفات رحم سی محفوظ
رزق دہقان جانور کہانے

کتنی انواع منفعت بخشی
میوے پیدا کیے برای غذا
لکڑیان پاتی جلانے کے
جتنی میوے ہین آدمی کہاتی
ہیزم و برگ و چوب کاہ و علف
نخل شاداب سبز و خرم کہاس
آدمی کو جو ہی مزا ان سے
ایکے انی سی اسقدر ہون ہم
ایک دانی سی ایک اگر ہوتا
بونی والی کا قوت بہی کامل
کہ کسی شہر کو کری آباد
اونکو آذوقہ شاہ دی بیشک
انکی ادراک و فکر سی بڑہ کر
قوت ہو سال بہر مزارع کا
گر د شاخین نکال لاتی ہین
نہین ہوتا فنای اصل شجر
دانو نمین صنعت الٰہی دیکھ
اوگتی ہین سے یہ اجری نگرف
جبتک اوس ظرف مین ہون محکم
دیکہ تو طرز گندم و اشباہ
کہنی والا کہی دی کہی یہ اگر

کہاسون کو واہب عطا پائی
تا کہ انسان اونمین پائی غذا
اور کام اور کارخانی کی
یہ اگر بی درخت بل جاتی
نفع ان اسکی ہمسی ہوتی تلف
جو زمرد کا رکہی عالم کہاس
کوئی لذت نہین پہونچتی اسے
کہ ہون سب دانونسی زیادہ کم
نفع اوس سے کب اسقدر ہوتا
سال آیندہ تک رہی حاصل
کری بیجون کی لوگونکو امداد
جسکو کہائین حصول حاصل تک
ہین تدابیر خالق داور
نہ ہو ہرگز ضرر مزارع کا
ہو دہی نشو و نما جو پائی مین
اور اگر مٹ بہی جائی اصل شجر
عدس و ماش و باقلا ہی دیکہ
صورت کیسہ و خریطہ ہی ظرف
جس طرح بچہ بنی آدم
خلق کرتا ہی کس طرح اللہ
دانی کہاتی ہین جانور اکثر

کہین کی وس سے ہم جواب سکا
جو نکالا زمین سی حق نی
توڑکر خاک مین ملا جائے
بہت جب کہائی خود ہی مجاتی
تہوڑی سی اوسمین جانور کہا ئین
جز خورش جانور کو کیا رغبت
کیونکہ وہ بہی غذا کی ہین محتاج
حرکت ہی نہ انکو ہین اعضا
ریشو نکی راہ جب غذا پائین
جس طرح لیکی چہاتیان منہ مین
تا وہ سیدہی ہین نہ گرجائین
ہر طرف سے کہنچی ہین وہ ریشے
سیدہی کس کس طرح کہڑی رہتے
کری صنعت کی آدمی تدبیر
جو ہی صنعت وہ تابع خلقت
مثل رکہای جسم پتون مین
بعض باریک ایسی ہین انمین
ہاتہ سی لوگ اگر انہین بنتے
ہوتی محتاج کثرت آلات
دفعۃ برگ و گل گیاہ و درخت
اس قدر سبکی سب کیی پیدا

کہ مقرر خدا نی تو نہین کیا
کچہ نصیبا اوسمین اونکی لیے
پہینکدی بہت سے کہا جاتی
ہونی والی تباہیان پلے
آدمی کی بہت سی کام آتین
آدمی کو زیادہ ہی حاجت
ساری نشو و نما کی ہین محتاج
مثل حیوان کرین جو کسب غذا
شاخ و برگ و ثمر کو پہنچائین
شیر خوار اپنی مان کا دودہ پئین
راستی سی کہین نہ پہر جائین
جہک نہین سکتی گر نہین سکتے
صدمے کیا باد تند کی سہتے
ویسی ہی کرچکا خدا تقدیر
کیونکہ خلقت ہی سابق صنعت
ہر طرف سے کہنچی ہوئی ہین رگین
بنین موٹی رگو نسی ہین وہ رگین
سال بہر بہی آدمی دہنتی
کرتی بی حد و حصر سب حرکات
ہی ہون خواہ بزم خواہ گر رخت
بہر گئی جس سی گلشن و صحرا

جانور بہی ہین اوسکی مخلوقات
جو یہ پردہ نہوتا دانی مین
پاتی جب بی مزاحم و مانع
سب تو حق نی بنائی یہ پردے
کیونکہ انسان بوتی رہتی ہین
فکر کر دیکہ حکمت الله
لب و کام و دہن نہین رکہتے
ریشی بطن زمین مین دوڑائے
یہ زمین انکو کم نہین ملسے
تو نہین دیکہتا ستون خیام
ہی نباتات و نخل کا بہی ڈہب
یہ نہوتا تو یہ درخت کنار
دیکہ تو حکمت حکیم قوی
بلکہ خیمہ جو کرتی ہین پیدا
فکر کر ای مفضل اس مین ذرا
بعض موٹی رگین ہین اور بڑے
پتون مین جو رگین ہین نازک تر
لطف اس طرح کی نہ ہو سکتے
دیکہ تو قدرت بصیر و سمیع
سبزہ ریحان شگوفہ نافرمان
سب یہ پیدا ہوتی ہین بحرکت

بی زبان بہی ہین اوسکی مرزوقات
چوگتی کب وہ اوسکی کہانی مین
کرتی دانون کو جانور ضائع
ہین محافظ تمام دانون کے
مال کہوتی ہین رنج سہتی ہین
خلق کیونکر کیی درخت و گیاہ
وصف حرف و سخن نہین رکہتی
کہ وہین سے غذا ہر اک پلے
دہن طفل وار ہین ریشے
ہین طنابو نسی ایستادہ تمام
ریشی دوڑاتی ہین زمین مین سب
جیسی سرو و صنوبر اور چنار
کس طرح قبل خلقت اشجار
نخل و اشباہ سی یہ ہی نکلا
پتون کو کس طرح کیا پیدا
کہنچی ہین طول و عرض برگ بہی
سب وہ ہین متصل بیک دیگر
فارغ اک پتی سی نہ ہو سکتے
جب ہوئی ابتدای فصل ربیع
صفحہای شقائق نعمان
نہین حرف و سخن کی کچہ منت

قدرت کاملہ کا ہی یہ کمال　　ہی فقط حکم کا در مثال
تاکہ آب و غذا ہی برگ لی　　مثل کامل برای برگ سے
ہی ہمیشہ سی عافیت پائین　　نہ وہ پژمردہ ہون نہ کمہلائین
لکڑیان طول و عرض مین اونکے　　ایسی رکھی ہین کہ جہک نہ سکے
سب یہ صنعت ہی نقل خلقت کے　　پر کہان خوبیان حقیقت کی
تو تفکر کر اس مین ای دانا　　نہین میوون مین سب دانا
حب کچہ آفت درختونکو پہنچی　　بیج بوئین زمین مین اونکی
کہ اگر ایک پہ پڑی آفت　　دوسری پر نہ پڑسکی آفت
مغز اثمار مین جو نرمی ہے　　سختی تخم اوسی بچاتی ہی
کہاتی ہین بیج بعض میوونکے　　بعض ہیجو نسی تیل ہین کہنچتی
فائدہ گٹھلیون کا تونی سنا　　اب تفکر کر اوسمین ہی تو ذرا
کس قدر لذت و حلاوت ہے　　شہد خالص کے کیا حقیقت ہے
پس حکیم و علیم نی یہ خزے　　محض میوونکو ایسی بخشی
دکیہ تو حکمت علیم قدیر　　نوع اشجار مین ہے کیا تدبیر
ہی حرارت غریزی اونمین جو　　دی جگہ چوب نخل مین اوسکو
حرکت مین درخت آتی ہین　　میوی قسام کی کہلاتی ہین
چن کی گویا درخت سب میوے　　ڈالیان لائی ہین تری آگی
عقل کی بحثین ہی اگر پرداخت　　کیون نہین لطف میزبان کے شناخت
یہ طعام و فواکہ و ازہار　　یہ ریاحین تازہ و اثمار
تو ہوا اصاف منکر احسان　　تو ہوا اصاف عاصی فرمان
لی تو خلق انار سی عبرت　　اور جو کچہ ہی اوسمین کیفیت

وجہ رکھنا ریزہ مین لی فرا　　او نکو پتو نمین کیون ہے پہیلایا
ہی یہ رکھای سخت مین حکمت　　رکھی ہین وہ صلابت و طاقت
صاف برگ درخت ایسی ہین　　جیسی برگ قماش منتی ہین
ہو ثبات و قرار ہی نہین　　نہ رہی انتشار ہی مین

خلقت تخم میوہ و اثمار

ہی یہ حکمت کہ ٹہہری نام درخت　　بیج ہون قائم مقام درخت
جیسی جو کوئی جنس ہو بہتر　　دو جگہ اوسکو رکہتی ہین اکثر
بیج مین دوسری یہ حکمت ہے　　اوس مین جو سختی و صلابت ہے
بیج اگر سختیان نہ یہ پاتے　　ساری پہل پاش پاش ہو جاتے
بیج کیا رائگان جاتی ہین　　سب نکلتی ہین کام آتی ہین
جو ہی بالائی دانہ ہای رطب　　حال انگور کا بہی سنلی اب
جو ہون مثل انار سرو و چنار　　خلو کیب ہائی لذت بسیار
پای انسان لذتین اسنے　　پائی ہر آن لذتین ان سے
ہی درختون مین حکمت جبار　　مرتی ہین سال بہر مین یکبار
جبکہ فصل ربیع آتی ہے　　شجر میوہ کو جلاتی ہے
میوے لی کی کس حلاوت کے　　مستعد ہین تری ضیافت کے
ان مین جو چیز ہو تجھی منظور　　لی کہ موجود ہی وہ تیری حضور
جب عنایت کی ہو یہ کیفیت　　چاہیی شکر صاحب نعمت
باغ و بستان و کوہ ہا ہونگے　　سب مہیا ہوئی ہین تیری لیے
شکر کی بدلی کفر پر ہی نگاہ　　نعمتین کہاکی کر رہا ہی گناہ
صنع کامل کی اوسمین ہین آثار　　آشکارا ہی قدرت غفار

اوس مین جیلی ہی وہین گٹھلی
کہ رہین احتیاط سے انی
یون بلائی گئی وہ دانۂ خام
کہ مگر ہاتھ سی چھی ہین تمام

کس مصنعی کہا ہی دانون کو
ہین لفافی من قسم قسم کی جو
اس لطافت سی وہ لفافہ بنا
دیکھنی سی ہی عقل کو سکتا

دانی ہین قسم قسم کی سب جتنی
سب ہین محفوظ پوست کی نیچی
یہ جو خلق لطیف کی تقدیر
سبکی سب اصلی ہی تدبیر

صرف ہوتی جو اسمین سب دانی
رہتی باقی غذا کو کب دانی
ایک پردا ہی اوسمین صورت پیچ
گندہ و سیاہ ہی رطوبت پیچ

اوسی اسواسطی قرار دیا
دانونکی جڑ کو اوسمین نصب کیا
ملی ہر ہی کا فائدہ اوس سی
دانی باقی رہین غذا اوس سی

دانون نی جو لفافہ پایا ہی
یہ بھی حفظ دانہ کھینچا ہی
اور سب پر ہی پوست نہایت محکم
سبب اسکا تجھی سنائین ہم

ہی لطافت طراوت اوس مین کمال
سرد و گرم ہوا سی کیا ہی زوال
ہمنے جو کچھ کہا یہ کافی ہی
اعتبار و دلیل وافی ہی

جو درازی کلام کی چاہی
تو زیادہ ہین حد سی نفع اسکی
فکر کر اے مفضل اکدم تو
دیکھ لی صنعت درخت کدو

خربزہ ہندوانہ او خیار
اور مانند اسکی اے ہشیار
جب ہوئی حکمت خدائی ودود
کہ بڑی میوی اسنی پائین وجود

تو درختون کا طور یہ ٹھہرا
اونکو مانند فرش پھیلایا
اور اگر مثل نخل سیب و انار
سیدھی ہو ہو کی لاتی یہ بربار

ٹوٹتین شاخین اور جھک جاتین
تا کب انکی بوجھ کی لاتین
پس نظر کر کہ حق تعالی نی
خالق و رازق برایا نی

انکو کیسا زمین پہ رکھا
حامل بار اوسکو ٹھہرایا
حال شاخ کدو بھی غور کیا
اور انداز شاخ خربزہ کا

پھیلی ہین روی ارض پر کیونکر
پالتی ہین یہ اپنی بار و ثمر
جسطرح لیٹی گربہ مسکین
اوسکی بچی ہون گرد اوسکی وہین

لیکی پستان گربہ و بچہ مین
شیر ہادر پڑی پری چوسین
دیکھ ان میونکو جو پہلی ہین
کہ یہ کسوقت مین نکلتی ہین

کہ وہ ہی عین شدت گرما
اور چلتی ہی کیسی گرم ہوا
ہی جو گرمی نفوس خلق کو شاق
ایسی میوونکی ہوتی ہی مشتاق

اور اگر جاڑو مین یہ سب پھلتی
لوگ کھاتی تو نہین کراہت سی
یا اگر ایسی میوی کھاتی نہ ہی
تو بہت سا ضرر اوٹھاتی ہی

نہین دیکھا کہ کچھ درخت خیار
فصل سرما مین لاتی ہین و بار
لوگ وہ نہین کھاتی سی ڈراتی ہین
جو بہت ہین حریص کھاتی ہین

وہی کھاتی ہین جو ہین بے پروا
نہین نفع و فساد سی پروا

ذکر صنع درخت خرما ہی

دیکھ انواع نخل خرما ہی
دیکھ اوضاع نخل خرما ہی
کہ بنایا اوسی نر و مادہ
مادہ ہی جفت نر کی آمادہ

نر بنایا ہی مرد کی صورت
مادہ بار آوری مین زن سیرت
اوسکو کیا تار و پود سی بنا
جیسا بنتی ہین عفص تر کپڑا

یون وہ سخت و درشت و محکم ہو
خوشونکی بوجہ سی نہ ٹوٹی جب
نہ کرین بادہای تند اثر
اند ہوستی نہ پہونچی اوسکو ضرر

چوب خرما سی نفع پاتی ہین
چہت بنائی ہین پٹائی ہین

اور اسی طرح لکڑیان ساری
جن سی دنیا مین کام ہی جاری

بافتہ ہین خدا کی قدرت سی
یون بنائی گئی ہین صنعت سی

عرض ہر جز بہ طول مین داخل
پائی آپسمین وصلت کامل

صنعت حق بی یون بنائی ہین
جسطرح تار و پود لائی ہین

ساتہ اسکی ملا وہ استحکام
گو کہ ہین نرم اسطرح وہ تمام

کہ بنی اونسی آلہ و ادوات
اور کام آتی رہتی ہین دن رات

پنجری در بنائی ہین انسی
چیزین اکثر بنائی ہین ایسی

ہوتی مانند سنگ اگر محکم
کام انسی بہت نکلتا کم

اور کتنی مصالح ایسی ہین
تختہ و چوب سی نکلتی ہین

کہ ٹہہر جاتا ہی یہ پلسے پر
اس سی بنتی ہین کشتیان اکثر

کہ پہاڑونکی طرح بار گران
لادتی ہین گروہ کشتیبان

شہر سی شہر لیکے جاتی ہین
بحر سی بحر لیکی جاتی ہین

کیا خدا نی کیا ہی یہ آسان
ہی کرایہ خفیف اور آسان

کشتیون کا اگر نہ ہوتا ڈہنگ
ہوتی سب تاجر و مسافر تنگ

حمل و نقل متاع کیا ہوتی
صورت انتفاع کیا ہوتی

تہا ضروری کہ چاہیی کشتی
کس سے ہوتی یہ کام بی کشتی

سبب خلقت گیاہ دوا

کر عقاقیر وادویہ کو نظر
کیا خدا نی انہین دیا ہی اثر

بہر ہر امر خاص دی خلقت
کسطرح کی ملی ہی خاصیت

ہون رگین یا مفاصل و اعماق
نہین انکو نفوذ کرنا شاق

کہ مواد غلیظ سوداوی
کہو دکر سب نکالتی ہین یہی

کہین رکہتی ہین پہ مواد زبون
شہترہ ہو کہ نوع افتیمون

حب فسا دریاح مون واقع
دیکہ سکبینج انکی ہی رافع

ہین جو دوائین محللات ایسی
کہو مین اورام و درد جسم سبہی

ست خاصیتین یہ قوت تام
دین دواؤنکو تا ہو راحت تام

اس سوا جو انہین کیا پیدا
بہر اصلاح بندگان خدا

متفطن کیا ہی لوگون کو
سمجہین تا نفع ادویہ جو ہو

اور یہ بات ہو نہین سکتی
کہ بفرض و باتفاق کوئی

مطلع ان سی خوب ہو جائے
فائدہ اتفاق سی پائی

اور اگر ہم کرین اسی تسلیم
کہ ملی آدمی کو عقل سلیم

تجربون سی خواص اشیا پر
متفطن ہوئی ہی نوع بشر

چارپائی تمام سب حیوان
کیا یہان عقل و تجربہ کا گمان

کسطرح ایسی بی شعور تمام
متفطن ہوئی ہین بی الہام

جیسی کتنی درندہ صحرا
کن کی بعض گیاہ دشت دوا

وقت امراض کر کی استعمال
صحت تام پائی ہین فی الحال

مرض قبض پاکی بعض طیور
آب دریا کا حقنہ لین کی ضرور

بلکہ اطلاق کی یہ معنی ہین
عمل طائر اوسکو کہتی ہین

ہی یہ الہام خالق متعال
ہین بہت سی نظیر اور مثال

شک نہی شاید اسمین ہو پیدا
نفع افزودہ گیاہ ہی کیا

کہ وہ اوگتی ہین دشت و ہامون مین
فائدہ کیا گیاہ افزون مین

نو جو ہو اس گمان بیجا مین
کہ عبث ہی وہ گہاس دنیا مین

سب یہ تیر گمان ہی وسواس / کہ غذا وحشیونکی ہی وہ گہاس
گہاس ساری چرند کھاتی ہین / اوسکی دانی پرند کھاتی ہین
ہیزم و شاخ و چوب تنکا و کہی / ہی برای مسافر و شہری
بہت ادوین سی ہی دوای مرض / کام آتی ہین وہ برای مرض
نفع بعضونمین ہی دباغت کا / یعنی اوس سے پکاتی ہین چمڑا
بعض سی ایسی کام لیتی ہین / اوسنی چیزونکو رنگ دیتی ہین
اور لاکہون ہین ایسی مصلحتین / کہ عقاقیر مین ہین منفعتین
تو نہین اوس سی واقف آگاہ / کہ جو بہتر ہی بدترین گیاہ
یہ ہی قسم گیاہ مین کم قدر / جانتا ہی پہ اسکی عالم قدر
ہین ان انواع مین بہت سی مفاد / نفع ان گہاسونمین ہی حد سی زیاد
اوس سی کاغذ بہت بناتی ہین / لوگ نفع کثیر پاتی ہین
سب ہین اوس گہاس کے سوا محتاج / ہین گدا و بادشا محتاج
اوس سے بنتی ہین بوریا و حصیر / اوس سے جاری ہی کار خلق کثیر
شیشونکی بنتی ہین اوسی سی غلاف / کہ رہین وہ غبار و گرد سی صاف
شیشہ آلات اوسمین لاتی ہین / وہی صندوقونمین بچھاتی ہین
کہ بچین ظرف ٹوٹنی سی تمام / اور اوس گہاس سے نکلتی ہین کام
پس تو عبرت مشاہدے سے لی / کہ ہین سب چیزین منفعت کیلیے
خلق جتنی ہوئی صغیر و کبیر / جتنی مخلوق ہین قلیل و کثیر
قیمتی ہون کہ وہ ہون کم قیمت / سب مین ظاہر ہی قدرت و صنعت
بی حقیقت ہی غایط و سرگین / کوئی دنیا مین بدتر اس سی نہین
نفع ان مین ہین کسقدر گنتی / سستی ہین ایسی نفع پر کتنی
سب بقول و فواکہ دنیا / شجر میوہ دار ای دانا
جسقدر دہر مین زراعت ہی / جسمین اوگنی کی قابلیت ہی
نہ پڑی تا یہ غایط و سرگین / ایک مین بہی نمو و نبت نہین
باوجودیکہ یہ نجس تر ہی / مرتبی مین ہر اک سی بہتر ہی
جان تو کچہ بہی ہو جو عقل و تمیز / منزلت منفعت مین ہر اک چیز
نہین ہوئی موافق قیمت / اپنی قیمت سی رکہتی ہی رفعت
قیمتین دو ہین اور دو بازار / دو جگہ بکتی ہی وہ لیل و نہار
ایک بازار بیع و خواہش ہی / طلب بی فنا و کاہش ہی
ایک بازار علم و دانش و جان / اوس جگہ کار علم و دانش جان
اعتبار اسکا اسکا استدلال / نہ سمجھکر حقیر کر اہمال
طالب کیمیا اگر سمجھین / نکتہ کیا ہی مفاد غایط مین
سیم و زر دیکی مول لین اوسکو / اور سونی مین تول لین اوسکو
یون مفصل ہی اس جگہ کہتا / سخن پاک جب یہان پوہنچا
میرا مولا اوٹہا برای نماز / ہوئی پر نور اوسکی جای نماز
اور فرمایا کل کی صبح جو ہو / آئیو ای مفصل خوش خو
کہونگا تجسی اور بہی اسرار / جو یہ چاہیگا ایزد غفار
اپنی گہر مین چلا خوش و مسرور / کہ تہی خدا بہتاج و سرور
مجکو بخشا جو میری مولا نے / ہادی راہ پاک و عقبی نی
دولت فضل کی دفائن سے / علم و اسرار کی خزائن سے
دولت علم پر یہ راضی تہا / شاکر منعم حقیقی تہا
وعدۂ صبح کی امید مین رات / صبح کی بہیجکر درود و سلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہی یہ آغاز مجلس چارم

جبذا این طالع یاور
نکل آیا جو خسرو خاور
گھر سی نکلا مفضل دیندار
در مولا پہ آگی بائی بار

پاکی اذن جلوس حکم ورود
کرکی آداب اور پڑہکی درود
وہ دو زانو ادب سے بیٹھ گیا
کس شکوہ وطرب سی بیٹھ گیا

یون امام جہان نی فرمایا
ہی یہ پہلے زبان پر آیا
کرون تحمید طیب خاطر سے
کرون تنزیہ قلب طاہر سے

کرون تقدیس واجب التعظیم
ساری ناموس ہی جسکا نام قدیم
ساری لغ روشنی ہی عظیم جو نور
وہ ہی میرا خدا علی غفور

وہی ہی ذوالجلال والاکرام
اوسی خالق سے ہی منوی انام
وہی کرتا ہی عالمون کو فنا
وہی صاحب ہے راز پنہان کا

عالم علم غیب ہی لاریب
وہی بی نقص و عیب ہی لاریب
اوس خدا کی جو ہین محب جلی
دل مین نام اوسکی رکھتی ہین یہ مجھے

جسنی ہین علم قادر منان
چشم اغیار سی وہ ہین پنہان
دمبدم اوس جناب پر صلوات
دمبدم اوس جناب پر برکات

جو مبلغ ہی وحی کا بی شک
مالک امر اور نہی کا بی شک
کی رسالت خدا کی جسنی ادا
جو خدا نی کہا وہ اوسنی کیا

دی بشارت ثواب کی جسنی
کی اشارت عقاب کی جسنی
ہی وہ رحمت کا سراج منیر
وہی بی شبہہ ہی بشیر و نذیر

لایا ایمان جو ہوا زندہ
اوسنی آفاق کردیا زندہ
اہل دین با دلائل و برہان
ہو گئی واقف رہ عرفان

ہی درود اوسکی آل اطہر پر
آل صاحب کمال اطہر پر
ہو سلام اون پر اور رحمت ہو
برکت اب سی تا قیامت ہو

ہی شایان مین تحیت کی
ہی شایان ہین کرامت کی
ای مفضل کئی ہین مین نی بیان
خالق جن و انس کی احسان

سب دلیلیں وجود خالق کے	سب دلیلیں علوم رازق کے
وہی خالق ہی صاحب تدبیر	وہی مالک ہی رازق تقدیر
نفع پیدائش درخت و گیاہ	ہوا معلوم تمکو خاطر خواہ

ہی بیان حوادث اتفاق

ہوتی ہین جب یہ آفتیں نازل	آدمی جو کمال ہین جاہل
منکر خلق و خالق و تدبیر	ہین وہ بی پیر منکر تقدیر
کیا شقی ہین ملاحدہ اظلم	نہیں اقرار صانع عالم
یہ مصائب مکارہ و آلام	رنج مرگ و فنای خلق مدام
ہین طبیعی جو عالم و حکما	قول باطل ہی اون سفیہونکا
اونکی پیدائش و تکون کے	مقتضا ہین طبیعتیں اونکی
نہیں دخل مدبر و صانع	نہیں دخل مقدر و صانع
رد قول انکا ہو بہی آسان	اہل انکار سنکی ہون حیران
یرقان و وبا و طاعون کو	اور سقام زیر گردون کو
کر رہی ہین وسیلہ انکا	اور کرتی ہین مرتد وکہا
تجسی کہتا ہون اجواب انکا	رد ہوتا قول ناصواب انکا
ہوتی فتنہ فساد اس سے سوا	اور ہوتا وفور حادثون کا
چرخ گردان زمین پہ گرتا	کرہ خاک یہ جو ہی تر تا
یا نہوتا طلوع شمس کبہی	سو کبہی یا یہ چشمہ سار ہے
تو ہو بازار تازگی کا سد	جتنی چیزین ہین بعض ہین فاسد
ذکر تہا جو جراد و طاعون کا	جو بلائین ہین اور انکی سوا
کچہ درازی و امتداد نہین	بہت ان چیزون سی فساد نہین

سن چکا خوب حکمت خلاق	ہوئی معلوم صنعت رزاق
خلق انسان مین کیسی حکمت ہے	خلق حیوانمین کیسی صنعت ہے
بہر عبرت یہ پند کافی ہے	عاقلون کو فلاح وافی ہے
اب اون آفات کا ہی حسن بیان	جو کبہی ہوتی ہین میان جہان
لیتی ہین وہ وسیلہ انکار	یعنی انکار خالق دادار
کبہی نازل جو ہوتی ہے آفت	جانتی ہین منافی حکمت
جو ہین اتباع مانی نقاش	دو خدا کی مقر ہین دیوباش
جانتی ہین خلاف حکمت ہے	جانتی ہین فقط مضرت ہے
آتی ہین جو جہان مین چیزین	جو نظر آتی ہین ہمین چیزین
آپ سی آپ ہوتی ہین موجود	آپسی آپ ہوتی ہین نابود
کرون ان چیزونمین وہ تجسی کلام	کہ رہی دلکو ہو تسلی تام
ہین جو جاہل ملاحدہ مردود	ہو رہ دلیل قادر معبود
ثلج و ژالہ کی مضرت کو	اور غارت گر زراعت کو
شبہہ بیجا وجود خالق مین	شک ہمیشہ وجود خالق مین
جو نہ ہوتا مدبر عالم	جو نہ ہوتا مقدر عالم
آفتین ہوتین نازل اوپر زمی	اوسنی ہوتا جہان سب برباد
ڈوب جاتا تمام پانی مین	حرف بہتا سب زندگانی مین
جو یہ باد وزان کبہی ٹہہرے	جیسی جلتی ہی اک ذری ٹہہرے
یا محیط زمین ہو آب روان	غرق ہو جاتی سب بنائی جہان
ضرر اسنی کبہی یہ پہنچتا ہی	اور نہ ہوتا اسا انکا وقفا ہی
سب وبا وسنی مر نہین جاتی	دہر سنسان کر نہین جاتی

تیز یوں کو ہی خود فنا و زوال
کہاں کا انسی گیا ہو اتصال

یہ بلائیں اگرچہ ہیں جانکاہ
انسی ہوتا نہیں جہان تباہ

آدمی انسی رہتی ہیں محفوظ
کبھی مغموم ہیں کبھی محظوظ

اس لیی یہ بلائیں آتی ہین
کبھی اسواسطے ستاتی ہین

کہ نہو جا ہی بی لحاظ و خیال
آدمی کو رہی لحاظ و خیال

آتی ہی آفت قلیل ان پر
بہر تادیب نہ بہر ضرر

دور ہو تین ہیں یہ بلائیں شتاب
تا کہ عبرت کریں اولو الالباب

کبھی ہیں یہ ملاحدہ و اوباش
اور اتباع مانی نقاش

یہ بلائیں جو آتی ہیں اکثر
ہوتی ہیں مبتلائے رنج بشر

خالق انکا رحیم اگر ہوتا
ان بلاؤں سی کب ضرر ہوتا

ہوتی ان آفتوں سی کب ناخوش
ہر کوئی ساری عمر رہتا خوش

قائل اس قول کی جو ہیں نادان
اونکو نادانوں ہی سے یہ گمان

چاہیی بی الم ہو عیش بشر
ہر کدورت سی ہوتی خالص تر

عیش ہیں کچھ الم نہ ہو مخلوط
رہیں عشرت سی آدمی مربوط

نہیں واقف کہ یوں اگر ہوتا
سرکش اسقدر جو ہر بشر ہوتا

ہوتی دنیا و دین کے کام تباہ
کچھ نہ ہوتا کبھی سوائی گناہ

دیکھتا ہی کہ ایسی ہی ہیں بشر
ناز و نعمت میں کی جنہوں نے بسر

پاتی امن و امان میں نشو و نما
لطف عیش و توانگری پایا

کسقدر سرکش ہیں و طغیان
کسقدر کر رہی ہیں و کفران

وہ فراموش کر گئی کو یا
کہ ہیں جنس بشر میں یا ہیں خدا

نہیں آگاہ یہ کہ ہم ہیں بشر
یا کہ ہیں مالک قضا و قدر

یا کہ یہ احتمال ہی بی جا
انکو کوئی ضرر نہ پونہچی کا

یا پہونچتا ہی ہی ضرر انکو
غفلتو نسی نہیں خبر انکو

کہ کریں مرحمت ضعیفوں پر
لطف و شفقت کریں نحیفوں پر

دستگیری کریں فقیروں کے
نہ حقارت کریں حقیروں کی

یا کوئی مبتلا نظر آئے
رحم سی انکی آنکھ بھر آئے

یا نظر آئی جب کوئی مضطر
نظر پرورش کریں اون پر

یا کریں بی نواؤں پر رحمت
یا غریبوں فقیروں پہ شفقت

رنج ان پہ کوئی جو آتا ہے
یا کوئی درد انہیں ستاتا ہی

تب کہیں ہوتی ہیں یہ پند پذیر
جانتی ہیں کہ ہی خدائی قدیر

چونک پڑتی ہیں خواب غفلت سے
باز آتی ہیں جاہلیت سی

ترک اثم و فساد کرتی ہین
توبہ کرتی ہیں دلمیں ڈرتی ہین

اکثر ایسی ہی ہیں زمانی مین
دار غفلت کی کارخانی مین

نہیں غیرت کسی طرح جنکو
نہیں عبرت کسی طرح جنکو

نہ موثر ہی انکو وعظ و پند
نہ اونہیں خلق ہو دیانت پسند

حال اونکا ہی ایسی بچوں کا
نہ گوارا ہو جنکو کڑوی دوا

منتفر دو اسی ہوتی ہین
حکم پرہیز ہو تو روتی ہین

جو طعام لذیذ او نہیں ہے مضر
کھاتی پر اونکی ہوتی ہیں و مضر

کسب علم و ادب سے نفرت ہے
صنعتیں سیکھنی سی وحشت ہے

رہتی ہیں کھیل میں بطالت مین
شاد دل رہتی ہیں ضلالت مین

چاہتی ہیں سو کھانی پینی مین
شغل باطل میں رہا کی جیتی ہین

نہیں اون باطلو نکو اتنی خبر
ایسی نشو و نما میں کیا ہیں ضرر

دین ہو کا تباہ دنیا سے ہے
اسقدر جانتی نہیں یہ ضلیل اگر
بعد الم کی ہی بیشتر راحت
کس لیی عاصی جدا ہوتی
سنلی اسکا تو باصواب جواب
کہی یہ بات اگر کوئی جاہل
کو نہ اللہ کی ستایش کے
کہین اوس شخص سی تو بات اگر
اور اسباب عشرت و بہبود
دیکہی تو قبول کرتا ہی
بی مشقت جو پای مال کثیر
ہی نعمای آخرت کا ہی حال
لذت اوسکو دو چند ہوتی ہی
راہ تحصیل نعمت عقبی
عمل و سعی سی وہ مرد جلیل
کوئی انسان اگر یہ بات کہے
تہا یہ ممکن بغیر عصمت کی
کوئی چاہی جو رکہی استحقاق
جو کوئی چاہی بی عمل پائی
کہ جو انسان پر یہ کہل جاتا
فحش کی جو سب مرتکب ہوتے

دین جائی کا آہ دنیا ہی
کرین آداب نیک اگر تحصیل
بعد تلخی کی ملتی ہی لذت
بی معاصی و بی خطا ہوتے
یہ جو ہو کب ہون مستحق عذاب
جو جنون مین جدا کری داخل
کو نہ اللہ کی نمایش کے
تندرست اور جو ہو دانشور
بی مشقت کوئی کری موجود
با خیال اور کچہ کذرتا ہے
نہ ہو راضی وہ صاحب تدبیر
کی کسیی جو اس مین سے کمال
راحت اوسکو دو چند ہوتی ہے
نقد انواع دولت عقبی
ہو گیا مستحق اجر جزیل
کہ کیا ہی یہ بیشتر تو نے
ہوئی تکلیف ہر بشر کی لیے
پائی فردوس کے محل و رواق
بی عمل خلد کی محل پائے
یعنی راہ اس طریق کی پاتا
کب گناہون سی مجتنب ہوتے

جو ضرر رکہتی ہی شراب و غذا
اس سی ہو جاتی عاقبت اچہی
جو کہی حمق سی کوئی نادان
کب ہی ایسون کو حاجت تنبیہ
کیا ملی اونکو اجر حمد و ثنا
کیا مضرت ہی پیش رائی صواب
سن لی اس بات کا ہی مجہی جواب
اپنی کہر مین وہ بیٹہی راحت سے
نہ کری سعی کچہ نہ کچہ اعمال
اگر اسکو ملی ہی عقل سلیم
جو نہ ہو مستحق وہ دولت کا
نعمتین پائین رکہکی استحقاق
کہ ملی اوسکو سعی کی قوت
رکہا اللہ نی نہان کبکہ
اسلیی شاد و خرم و خرسند
عصمت جبر اور استحقاق
کرتا ہر حال مین انہین مغفور
طاعت حق مین وہ رہی مصروف
باصواب اس کلام کا ہی جواب
کہ گنہ کرتی اور پاتی ثواب
پہر سزای عمل سی کیون ڈرتے

کری کی تن مین درد پیدا
جسم کو نفع دی وہ دوا کڑوی
ہوتی معصوم سبہی سب انسان
سہتی کیون رنج سخت و درد کریہ
کہ نہ کی آفتون مین یاد خدا
نہ ہوئی کو وہ مستحق ثواب
کہ نظر آتی تجکو راہ صواب
کذری ذات عیش و عشرت سے
نہ تو ہو مستحق مال و منال
لطف خالق نی دی ہی عقل سلیم
ترک دولت ہی کام غیرت کا
ملکی نعمتون کی قصر و رواق
سعی سی ہاتہ آتی یہ نعمت
آخرت مین اوسی ملا سب کچہ
ہو گا وہ روز باز پرس دو چند
ہین منافی بہم یہی ہی سیاق
رہتی دار سرور مین مسرور
عمل نیک مین رہی مشغوف
کلمہ بی نظام کا ہی جواب
اپنی دل مین نہ رکہتی بیم عقاب
کار بد مین مبالغہ کرتے

کہ یہ کرتی زمین پر چھپ گیا / کشت و خون و فساد و ظلم و جفا
ہوتی تعطیل سی بدل تدبیر / پاتی اللہ کی خلل تدبیر
کہتی کافر ملاحدہ بی پیر / دیکھو ہوتی ہین مبطل تدبیر
مبتلا دونون ہوتی ہین بد و نیک / نظر آتا ہی حال سبکا ایک
کرتی ہین جاہلی سی یون تقریر / جو ہو کوئی حکیم با تدبیر
یانکو کار مبتلا ہوجائین / جو کہ بدکار ہین رہا ہوجائین
کو کہ یہ آفتین بدونکی لیے / جیسی ہین یونہین ہین بہلونکی لیے
پیش حق دونونکی اگر ہی صلاح / ان بلاؤنمین دونونکی ہی فلاح
چین پاتی ہین حال صحت مین / شکر کرتی ہین ہر علالت مین
مبتلا ہوتی ہین جو بد کردار / چھوڑ دیتی ہین زشت و بد کردار
نیک جو ہین وہ نیکتر ہونگی / مستعد اور خیر پر ہونگے
ہوتی ہی اور طاعت انکی زیاد / ہوتی ہی کچھ بصیرت انکی زیاد
ان بدونکو بدون استحقاق / لطف و احسان حضرت رزاق
جرم کرتا ہی کوئی انمین اگر / عفو کرتا ہی خالق اکبر
کوئی منکر اگر کری یہ مقال / تلف مال کا کہا یہ حال
آگ مین وقت حرق ہوجائے / یاکہ پانی مین غرق ہوجائے

ہی جواب امام رہنما

دونون قسمونکی جو حکایت ہے / صاف ان دونونکی رعایت ہے
زال دنیا جو کرتی ہی ہجرت / جای رنج انکو ہوتی ہی راحت
ان مکارہ سی پاتی ہین وہ نجات / دونون عالم مین پاتی ہین درجات
کچھ گناہون کا یہ ہی کفارہ / اور تادیب نفس امارہ

عدل ہوتا خدا کا لاطائل / ہوتی حکمت حکیم کی باطل
ہے نمایان یہ ہین امور فساد / یہی ہین باعث ظہور فساد
یعنی آفت جو ہوتی ہی نازل / رنج اوٹہاتی ہین ناقص و کامل
یانکو کار رنج اوٹہاتی ہین / اور بدکار امن پاتی ہین
اوسکی حکمت کی یہ ہی ہی شان / نیک و بد ہون بلاؤنمین یکسان
ان مقالات کا یہی ہی جواب / ان خیالات کا یہی ہی جواب
دونون رنجیدہ ہوتی ہین انسان / اسی ہوتا ہی نیک و بد کو زیان
نیک جتنی ہین اس سے ڈرتی ہین / نعمتین حق کی یاد کرتی ہین
صبر کرتی ہین ہوتی ہین جو علیل / شکوہ کرتی نہین کثیر و قلیل
جان بچتی ہی آفتونسی اگر / نہین دونونکو غیر نفع ضرر
جو ہین صالح خدا سی ڈرتی ہین / اور نیکی زیادہ کرتی ہین
جو ہین فجار و کافر و اشرار / چاہتی ہین وہ رحمت غفار
رغبت کار نیک دیتا ہے / فہم گفتار نیک دیتا ہے

ہی سوال ملاحدہ ملعون

کیا ہی حال بلای جان و بدن / کہ ہواس سی فنای جان و بدن
یاکہ سیلاب سی وہ مرجاتی / زلزلی سی وہ یا کندر جاتی
ای مفضل جواب اسکا سن / گوش دل سی کلام میرا سن
جو ہین اشخاص نیک و ابرار / حب دنیا سی کہتی ہین وہ عار
اسکی تکلیفین رفع ہوتی ہین / اسکی تصدیعین دفع ہوتی ہین
آدمی ہین جو فاجر و فاسق / کرتی ہین کارہای نالائق
ان بلاؤن کا یہ ہی ہی انداز / ازدیاد گنہ سی کہتی ہین باز

مجمل ان باتون کا یہ ہی حاصل
وہی کرتا ہی فرط رحمت سے
وہ ہی حکمت مین خیر محض مگر
پر جو استاد کار ہین بڑے
وہ ضرر نفع سی بدل ہوگا
عارض جسم و مال کرتا ہے
جو حماقت سی ان مین سی کھا
یہی اس اعتراض کا ہی جواب
مرد فاجر کرین فجور زیاد
مرتکب ہون بد و فواحش کے
قصد ہوتا ہی ہوی خیر و صلاح
کرین اکثر معاصی و طغیان
ہوا واجب خدا کو اونکا ہلاک
ہین جو بیدین ملاحد کفار
کسی صورت ہوتی اونکو فنا
سنو ارشاد حضرت صادق
یعنی انسان جو کوئی آیا
تنگ ہو جائی یہ زمین فراخ
باوجودیکہ مرتی جاتی ہین
اکثر اپسمین خون ہوتی ہین
غلبہ کرتی نوع انسان کی

کہ خداوند حاکم عادل
وہی کرتا ہی عین حکمت سے
ہی حقیقت مین خیر محض مگر
ڈھیٹ ترکیبین بنائین گی اوسکے
اوسکا گر پڑنا بر محل ہوگا
خیریت پر مآل کرتا ہے
عارض مال و تن ہو جو بلا
ہو بہت عیش تو بشر ہون خراب
مال و صحت کا ہو غرور زیاد
سب وہ تابع ہون اپنی خواہش کے
کہ ہو کونین مین رفاہ و فلاح
رہین مصروف بدعت و عصیان
کہ زمین خدا ہو اونسی پاک
اونکو مرگ و فنا مین ہے انکا
نہ ہوا کرتی مبتلای بلا
رد ہوا قول ملحد فاسق
اور جو کوئی آگی آئی گا
کس طرح پھر بنائین منظر و کاخ
کوچ دنیا سی کرتی جاتی ہین
آدمی اپنی جان کھوتی ہین
حرص لاطائل و قساوت و شر

جس مین سمجھا ہی مصلحت جسکی
گو کہ ظاہر مین شر نظر آئی
آندہی سی گر پڑین جو شاخ و شجر
اور بہی صنعتین دکھائین گی
پس اسی طور سی خدای حکیم
خوب سا دیکھی تو نوع بشر
کون اس سی فساد برپا ہو
عشر تو نہین گناہگار نہین
صلحا سست ہون در عبادتین
ان بلاؤنسی ہوتی ہی تنبیہ
یہ بلائین اگر نہ ہون نازل
پیش ازین ہر طرح کی تہی گمراہ
ہوا اونکی ہلاک کو طوفان
کہتی ہین رہتی آدمی دائم
اپنی نزدیک یہ تہا ہی بہتر
غور سے جو سنی جواب اسکا
وہ ہمیشہ رہی کبھی نہ مری
ہو مزارع کی واسطے تنگی
معرکی ہوتی ہین مکانون پر
ہو کی پیدا اگر نہ یہ مرتی
موت سے کیونکر آدمی ڈرتی

جس مین سمجھا ہی منفعت جسکی
یا کچھ اوسمین ضرر نظر آئی
ظاہرا باد تند کا ہی شر
جو کہی گا کوئی بنائین گے
آفت تازہ و بلای الیم
فائدے پاتی ہی بجای ضرر
کیا ضرر اسمین آدمی کا ہو
ناز و نعمت مین ہرزہ کار نہین
رہین کامل خدا کی طاعت مین
ترک ہو جاتی ہین امور کریہ
تو گذر جای حد سی ہر جاہل
کن عذابوں سی وہ ہوئی گمراہ
نہ رہا اونکا نام ہی نہ نشان
ہوتی عالم مین تا ابد قائم
کہ یہ ہوہنین کرتی عیش نوع بشر
ہو ہویدا اوسی کہ ہی یہ خطا
ابدا عیش و ابتہاج کرے
ہو مکانات کی لیے تنگی
لڑتی بھڑتی ہین کھیت پر اکثر
کس طرح زندگی بسر کرتی
ابدی زیست پر نظر کرتی

سیر ہرگز نہوئی نعمت سی ہوئی آگاہ کب قناعت سے
یہ نہ دی کسی کو چیز کوئی رنج اسکا نہ ہو لیتی وہ کبھی
مبتلے کبھی نہ ہوتے یہ مشتغلے سن کبھی نہ ہوتی یہ
موت کی یاد مین جو رہتی ہین محن و رنج دہر سہتے ہین
زندگی سی ملال ہوتا ہی موت ہی کا خیال ہوتا ہے
اور دنیا کی کسقدر ہین کام اسی باعث ہی اونسی نفرت تام
دیکھتا ہی نہین یہ راز نہان جو کہ باقی ہین طول عمر یہان
رنج او تنہائی ہین زندگانی مین ہوتی ہی آرزوی مرگ انہین
کہ مشقت سی پائین وہ راحت کرین کبتک مشقت و محنت
کوئی منکر اگر کری یہ کلام زندگی سی جو ہی اذیت تام
تو ہین باعث نکارہ دنیا سب اسی سی ہین کار دنیا
ہون یہ ایذائین آدمی سی دور نہ ہو جینی سی پہر کسیکو نفور
پہلی ہم دی چکی جواب اسکا جو نہوتی نکارہ دنیا
آدمی ہوتی مائل طغیان دین و دنیا کا ہی ضرر نہایان
کوئی نادان اگر یہ بات کہے جتنی ہین ذیحیات دنیا کی
اونمین جن کا یون نہ ہوتا طور اسکی اصل کا ڈہنگ ہوتا اور
زندگی سی نہ کوئی ہوتا تنگ نہ یہ ہوتی زمین دنیا تنگ
لاجواب اسکا ہی جواب یہ ہے باصواب اسکا ہی جواب یہ ہے
یہی دنیا مین ہوتی صورت اگر رہتی محروم نعمتون سی بشر
نہ او نہین ملتی نعمت دنیا نہ او نہین ملتی نعمت عقبی
ساری نعمای کردگار جلیل ہوتین مخصوص مردمان قلیل
کہ عدم سی وہ آئی ہین اول یا پا دار وجود مین مدخل
اور نعمای رب بی ضنت (بکسر بخل) چاہیی عام ہون یہ خلقت
جسقدر جسکی قابلیت ہی اوسکی حصی مین اوسکی نعمت ہے
جسقدر ہی کسیکی استعداد اوسقدر بہرہ ہی نہ کم نہ زیاد
اہل غفلت اگر کرین شبہا بہی وہ زحمت چاہیی تنہا
نہ ہو جبتک تمام یہ عالم رہین موجود سب بنی آدم
بیشتر ہو چکا جواب اسکا اس مین ہوتا فساد تنگی جا
یون توالد کا طور اگر مٹتا یا نہ ہوتا چلن تناسل کا
ابن آپس مین کس طرح ہوتا ربط باہم کب اسطرح ہوتا
کوئی اپنونکی کیا مدد کرتا جسکا سنتا کلام ذکر تا
کون بچون کی پرورش کرتا چارۂ پوشش و خورش کرتا
ہوتی اولاد سی کسی الفت تربیت کی عنایت کچہ لذت
بی تصنع نہ پاتی مطلق آدمی مادر و پدر کا حق
کون اپنون کی منزلت کرتا کون یون حفظ مرتبت کرتا
مترتب جو ہین تمام ثواب ہوتی مفقود بیشتر ای صواب
پس کیا ہی جو کچہ کہ مین نی بیان صاف اس بات پہ یہ برہان
لوگ جو احتمال کرتی ہین دل مین کچہ کچہ خیال کرتی ہین
غیر تقدیر خالق ارضین مالک ہفت آسمان و زمین
سب سفاہت ہے سب حماقت ہے حمق و نادانی و بلاہت ہے
کوسی رشاید سفیہ کو دلعین کری تدبیر ایزدی پر طعن
کری احمق ہی سی یہ تقریر کب ہی نظم جہان کی یہ تدبیر

ہین جو اس دہر مین بہت آزار
کار بد کرتی ہین بری تو شتاب
بشر نیک ہوتی صاحب مال
جرم و عصیان عمل مین جو لاتا
جس سی ہوتا گناہ جو صادر
یون جو ہوتا بڑی قباحت تہی
کام ارادی سی کرتی ہین انسان
اس سبب وہ ہین مائل طاعات
چارپایونکی طرح ہوتی بشر
دل مین رہتا کسی خیال ثواب
عمل و فعل ہر بشر ہوتا
نیک کب کرتی کار نیک کبہی
وہ جو ڈرتی عقاب سی ڈرتی
تاکہ بندونکی طاعت و افعال
جب نہ ہوتا یقین عقبا کا
پاس ہوتی وہان کی نعمت سے
عافیت اور ہی بلا کا ذکر
کبہی ہوتا ہی پر موافق ظن
زندگی کرتی ہین رفاہ مین وہ
سب ہین کفار صاحب نعمت
جبکہ ہو فسق کی سبب سے فلاح

ظلم و جور و فساد پر سی مدار
نہین ہوتا ہی اون بدونکو عقاب
سیم و زر سی یہ رہتی مالا مال
جلد اوسپر عقاب ہو جاتا
پاتا تنبیہ یہ نہ کرتا پہر
صورت ایسی خلاف حکمت تہی
کہ ہو خوشنودی خدا بر آن
اور کرتی ہین ترک منہیات
کرتی اعمال ہا رسی ڈر کر
کون یہ جانتا کہ کیا ہی عقاب
بہر نفع و مضرت دنیا
ہان مگر بہر وسعت روزی
اشتمال عذاب سی ڈرتے
آدمی کی عبادت و اعمال
تو نہ پاتی ثواب و اجر و جزا
رہتی محروم باغ جنت سے
نہین کرتا کچہ اپنی دل مین فکر
کبہی ہوتا ہی پر مطابق ظن
عیش کرتی ہین عز و جاہ مین وہ
اور ابرار کی لیی زحمت
سب کرین فسق اور چہوڑین اصلاح

ستم اقویا ضعیفون پر
کوئی ہوتا مدبر عالم
کچہ نہ ملتا برونکو دنیا مین
کر نہ سکتی قوی فساد و ستم
ہی جواب اس خیال فاسد کا
ساری حیوانونسی ہی نوع بشر
اعتقاد اجر آخرت کا ہی
فائدی سب برطرف ہوتے
طمع دانہ و علف کرتی
آدمیت سے ہوتی سب باہر
ہوتی غافل ثواب عقبی سے
چہوڑتا کب یہ ظلم و فحش کوئی
کہ اوسی ساعت اون پر آتا عذاب
ہوتی جاری اس امر حاضر پر
مستحق ثواب روز جزا
ہو گیا ہی جو قول طاعن کا
یون نہین جسطرح وہ سمجہا ہی
تجکو آتا ہی بیشتر یہ نظر
اسلیی تا نہ ہووی وہم و گمان
باعث اختیار فسق یہ ہو
عمل فسق جب کرین اکثر

درپی غصب مال و فکر ضرر
کوئی ہوتا مقدر عالم
رہتی در ذات فکر کالا مین
نیکسون کو یہ ہوتی رنج و الم
ہی جواب اس مقال زائد کا
اختیار و ارادہ سی باہر
اشتیاق ثواب عقبی سے
مفسدی طرفہ ہر طرف ہوتے
اجر عقبی کو سب تلف کرتی
چارپایونکی طرح ہوتی بشر
ہوتی غافل عقاب عقبی سی
کرتی عصیان ہوتی سب عاصی
دم کی فرصت نہ ملتی پاتا عقاب
یعنی رہتا عفو ہونیکا ڈر
نہ کبہی ہوتی بندی تہی یہ سزا
یعنی مذکور فقرہ ذکر عنا
بلکہ اسکی خلاف ہوتا ہی
صلحا ہوتی ہین غنی اکثر
نعمتین ہین فقط نصیب بدان
باعث اختیار فسق یہ ہو
پوہنچی ان فاسقونسی سبکو ضرر

خود ہی پائین ضرر یہ بدکردار
ہون سزاوار قہر یہ اشرار

جس طرح غرق ہو گیا فرعون
اور وہ ہی جو اوسکی کا فرعون

بعض اشرار کی عقوبت کو
اور ابرار کی مثوبت کو

کب ہی تدبیر ایزدی باطل
کب ہی تقدیر ایزدی باطل

بیشتر حاکمان روی زمین
کہ گر یہ او نکو مصلحت ہی نہین

ہوتی ہین بعض تابع احکام
دیر مین اونکو دیتی ہین انعام

بلکہ عاقل سمجھتی ہین اسی خوب
جو کہ جاہل ہین کہتی ہین معیوب

یعنی قادر ہی خالق اشیا
ہی حکیم اور عالم و دانا

سچ یہ ہی اپنی خلق کو صانع
کس طرح چھوڑی مہمل و ضایع

دوسری ہو وہ جاہل تدبیر
تیسری وجہ اب کرون تحریر

سو ہین تینون کی تینون امر محال
ہی بری اسنی ایزد متعال

نہین ہونی کا بالیقین عاجز
کہ کسی کام مین نہین عاجز

کس طرح ہو سکین یہ جاہل سی
بلکہ دشوار ہی یہ عاقل سی

صاحب لطف و کامل رفعت
منعم باجلال نعمت

یہ دلیلونسی ہو گیا معلوم
صانع خلق قادر قیوم

کس قدر اپنی عقل ہی کوتاہ
پونہچی کب تا مصالح اللہ

کب عبا یا کو نفع ہی معلوم
درک اسباب سی یہ ہین محروم

اگر اسباب حکمت سلطان
جان جاتی رعیت سلطان

بعض احوال شاہ سی فی الحال
کرتی افعال حق پر استدلال

پھر مثال دوم یہ فرماتی

تو مقرر کری گا وہ اظہار
کہ یہ بار دو ہی یا ہی چار

ہو نزول عذاب دنیا مین
رہین خوار و خراب دنیا مین

کر دیا مسخ بخت نصر کو
مار البقیس باعث شر کو

ہو اگر پھر مصلحت تاخیر
پائین وہ اوس جہان مین تعزیر

آپ اسکے مثال دیتی ہین

ہوتی ہین جب گناہگار شریر
کرتی ہین انتقام مین تاخیر

ہی جو اون دونون کا موجب تاخیر
نہین ہرگز منافی تدبیر

جب دلیلونسی ہو گیا اثبات
ہوئی اچھی طرح یہ ثابت بات

چاہیی جیسا حال دیکھی شہ
حسن تدبیر پر کری وہ نظر

تین وجہین ہین ہان مگر اسکی
ایک ہی عجز کردگار قوی

مانع اسمین شرارت اسکی ہو
کہ نہ پونہچائی خیر بندونکو

خالق خلق ایسی قدرت پر
اس کمال اور ایسی وسعت پر

نظر آتا ہی کیا نظام جہان
صورت مصلحت ہی ہمین عیان

آشکارا ہی سر حکمت
کر سکی کون جہل سی نسبت

کیا شرارت سی ہو سکی منسوب
کیا خساست سی ہو سکی منسوب

حسن تدبیر خلق کرتا ہی
حسن تقدیر خلق کرتا ہی

کرتی ہین شاہ بیشتر تدبیر
حکمتین کرتی ہین امیر کبیر

نہین ہین یعنی واقف اسرار
نہین ہو سکتی کاشف اسرار

جان لیتی کہ صاف حکمت ہی
بادشہ صاحب کیاست ہی

کہ خدا بادشاہ شاہان ہی
صاحب حکمت نمایان ہی

جو کہ دو تین بار کہائی دوا
گرم یا سرد ہو اثر پیدا

شک نہ ہو گا کسی کو بھی اسمین
مختلف ہو گا کب کوئی اسمین

کیونکر ان جاہلونکو ہی انکار / قدرت حق کی ہین عیان آثار

کہ نہ ہو عقل آدمی سی کبھی / انکی عشر عشیر کی گنتی

نہین اقرار نیکی تدبیر / نہین یہ قائل وجود تقدیر

مرد با فہم خودسری نکری / حکم اہمال کا کبھی نہ کری

حکمت نصف عالم دیگر / ہین وجود خدا کو کافی تر

صاحب عقل کو یہ کافی ہی / صاحب فہم کو یہ وافی ہی

کہ تو جس چیز کی کری تفتیش / دور ہو دل سی وہم کی تشویش

وضع عالم ہو تو کری تقدیر / پھر کری تو تأمل و تدبیر

ہی یہ ذکر مطالب دیگر

معنی موسموس زینت ہی / ہی یہ تفسیر اہل حکمت ہی

نہ تو تقدیر اسکا رکھا نام / نہ پکارا اسی کہکی نظام

ای مفضل تو اب تعجب کر / حکم کرتی نہین ہین بعض بشر

حیف وائین طبیب کرتی ہین / کیا خطائین طبیب کرتی ہین

بلکہ ہی اونکی خلق جای عجب / اسمین آتا ہی نہتا عجب

امر کوئی امور عالم مین / نظر آئی جو اسطرح کا نہین

تہا عجیب چیز مائی مخذول / ہی عجب کی حکبہ وہ نامعقول

خلق اشیا کی بعض حکمت سے / وہ جو آگہ نہتا سفاہت سے

ہی خطا و نسی حق تعالی پاک / سربسر تہا خطا وہی ناپاک

جس سی اوس چیز مین ہے درک کرین / کہ نہ آئی جو عقل و ذہن مین

کرتی ہین اپنی جہل سی انکار / یہی ہی اون لعینونکی گفتار

یہ جو کہتی کہ رب ارض و فلک / نہین ہوتا ہی عقل سے مدرک

اس قدر ہین شواہد حکمت / اس قدر ہین شواہد قدرت

عقل ہو اس شمار سی معذور / صاف ہو اعتراف عجز و قصور

جو ہو فرض محال سی پنہان / نصف عالم مین حکمت رحمان

نہ ہو منکر کبھی مدبر کا / نہ ہو منکر کبھی مقدر کا

حسن تدبیر اسی سی ثابت ہے / حسن تقدیر اسی سی ثابت ہے

پس توہم بجا یہ ہون کیونکر / سب توہم روا یہ ہون کیونکر

چشم عقل صحیح و سالم سے / کنہ قدرت تجھی نظر آئی

پیش تقدیر کردگار عزیز / کیا ہی تدبیر بندۂ ناچیز

رکہ گئی ہین حکیم یونانی / موسموس اسم عالم فانی

حسن تدبیر جو نظر آیا / یہ تو اب نظام کا دیکھا

استواری و محکمی کی لیے / کہگئی ہین وہ لوگ زینت سے

کہ خطائین ہین صنعت طب مین / رات دن دیکھتی ہین گو آنکھین

حکم اہمال کرتی ہین نادان / پھر اہمال گو نہ پائین نشان

کہ او نہین ادعای حکمت ہی / ادعای شعور و فطنت ہی

کہ نہ ہو ظاہر اوسکی وجہ صواب / کرتی ہین یہ مذمت ہر باب

علم اسرار کا تو دعوا تہا / تو بہی اسدرجہ حمق اوسکا تہا

خلق کو تو خطا سی دی نسبت / پھر خالق ہی جہل کی تہمت

ہین عجب تر ملاحدہ مردود / جانتی ہین یہ دشمن معبود

ہی جو اللہ دخل درک سی پاک / کر سکین کس طرح حواس ادراک

جس مین ادراک ہو ہمین دشوار / اوسکی ہستی کا کیا کرین اقرار

اسکا دیتی ہین یون سفیہ جواب / پیش عاقل ہی کیا کرہ یہ جواب

نہ ہو جو چیز عقل سی مدرک
نہین اوسکا وجود بی شک

عقل کو کب یہ رتبۂ ادراک
مدرک عقل کیا ہوا ز دیاک

پھر کب آنکھوں سی ہو سکا ادراک
کری حدسی زیادہ کیا ادراک

علم یہ آنکہ کا نہین زنہار
بلکہ ہی حکم عقل سی اظہار

تو نی دیکھا یہان ہی عجز بصر
حکم کرتی ہی صاف عقل بشر

جان کو جو دیکھتی ہین کب جاندار
گو کہ رکھتی ہین جان سب جاندار

اسقدر تو ہی عقل کو ادراک
کوئی صانع مرا ہی موجد پاک

کوئی احمق جو یہ کری تقریر
کہ ہی بیجا خدا کی یہ تدبیر

عقل بہی مثل درک قاصر ہے
کس طرح ہو احاطہ ظاہر ہے

دی ہی تکلیف معرفت اوسنی
ہوتی ہی طاقت بشر جتنی

تابع امر و نہی خالق ہو
جو کری حکم کی مطابق ہو

نہین تکلیف بہر مخلوقات
کہ یہ پہچانیں کنہ ذات و صفات

کہ بدن ہی سفید یا ہی سیاہ
اور قد ہی دراز یا کوتاہ

کرین اذعان بادشاہی کا
پائیں فرمان پادشاہی کا

جا کی خواہان دید سلطان ہو
خوب سا معرفت کا خواہان ہو

خوب پہچان لون یہ جنکی حضور
نہین تو بندگی مین ہون معذور

یو نہین کوئی کہی جو حمق شعار
نکرونگا اطاعت غفار

پوچ و مجرم وہ بی ادب ہوگا
بیگمان مورد غضب ہوگا

ہی حکیم اور ہی کریم و جواد
کیا ہی کنہ صفات اسی سی زیاد

سب ہین اقرار کی صفات بیان
کب صفات احاطہ کا ہو گمان

یو نہین ہم کہتی ہین جواد و قدیر
مالک و رازق و رؤف و خبیر

یہ جواب اسکا دیتی ہین مولا
حق ہی ادراک عقل سی اعلا

رتبہ ادراک کا ہی آنکھونکو
اسکی رتبی سی پر جو اعلی ہو

دیکھی پھر جو تو بروی ہوا
جان لی گا کسیبی پھینک دیا

آپسی آپ کس طرح پھر
جا سکی گا نشیب سی اوپر

عقل خالق کی معرفت مین یونہین
اپنی حد سی بڑہی محال نہین

جان کیا ہو جو اس سے مدرک
پونہچین کیا جان کی حقیقت تک

پر نہین درک کنہ ذات و صفات
مدرک اوسکی صفات ہونگی نہ ذات

دی جو عبد ضعیف کو تکلیف
دی جو پہچاننی کو عقل لطیف

حضرت اسکا جواب دیتی ہین یا
کیا ہی اعلا جواب دیتی ہین

عہدۂ معرفت سی بر آئی
ہو یقین وجود شک نہ کری

جادۂ شرع سی قدم نہ ٹری
کری حکم خدا سی کم نہ بڑہی

کب یہ تکلیف دیتی ہین سلطان
کب یہ کرتی ہین خلق پر فرمان

ہی تکلیف ہی رعیت پر
رہین منقاد حکم سر تا سر

تو نہین دیکھتا کہ کوئی اگر
در دولت سرای سلطان پر

جا کی سلطان سی کری یہ سوال
تو دکہا مجکو خوب اپنا جمال

ہوگا بیشک وہ جہل و نادان
مستحق عقوبت سلطان

کنہ اوسکی نہ جانونگا جب تک
ہرگز اوسکو نمانونگا تب تک

کہی شاید یہ البتہ ناچیز
وصف کرتی ہو تم کہ ہی عزیز

تو یہ فرماتی ہین جواب امام
بادشاہ و شفیع روز قیام

ہی یہ اذعان ہی حکیم خدا
پر نہین علم کنہ حکمت کا

جو کما لیہ مین خدا کی صفات
یو نہین ہی اون صفات کا اثبات

پر نہیں ہمکو درک کنہ صفات ۔ کب ہے عالم کو درک کنہ صفات
یو نہین ظاہر جو ہے نمود فلک ۔ حکم کرتی ہین ہی وجود فلک

جو ہر چیز کی حقیقت سے ۔ نہیں آگاہ ہم فراست سے
یو نہین دریا کو دیکھی ہین ہم ۔ عمق وانتہا سی محسوس

ان مثالون سے ہے یہ کام اعلی ۔ سب مثالین ہین قاصر و بیجا
عقل ہے سوی معرفت ہادی ۔ جانب کوی معرفت ہادی

کوئی تقریر اگر کرے اب یون ۔ مختلف ہین صفات اسمین کیون
صاف اوسکی جو ہین ہی کلام ۔ کہ ہین قاصر عقول اور اوہام

نہیں انکی رسائیان بیشک ۔ ساحت قدرت و بزرگی تک
گذری جو ہے حد طاقت سے ۔ طلب کنہ و معرفتکی لیے

چاہا یہ کنہ کا احاطہ کرین ۔ باوجودیکہ عجز ہے ان مین
عاجز ادراک مین ہین سب دانا ۔ درک کنہ صفات و ذات کجا

بلکہ درک اونکی کنہ مین کن کو ۔ پست تر ہین صفات ذات سے جو
اس سبب سبکی سب ہوئی حیران ۔ گفتگو کرتی ہین عبث نادان

پست تر ہین جو ذات یزدانی سے ۔ عجز ہے جنکو درک و عرفان سے
او نہین ایک آفتاب لامع ہے ۔ دو ہر بہر پر یہ روز طالع ہے

کوئی واقف نہین حقیقت سے ۔ سبکی سب آشنا ہین صورت سے
اس سبب آیا اختلاف تمام ۔ مختلف ہین فلاسفہ کی کلام

بعض کہتی ہین آپ ہی ایک فلک ۔ ہیچ ہے خالی اسمین کچھ نہین شک
ہو رہا ہے یہ آگ سی لبریز ۔ مشتعل ہو رہی ہے آتش تیز

ایک وس چرخ کا دہوان ہے ۔ روشنی اوس سے یہ نکلی ہے
بعض کہتی ہین ہی تنگ سحاب ۔ بس وہی ہے سحاب عالمتاب

کہتی ہین بعض ہے یہ شیشی کا ۔ ساختہ ہے یہ آبگینی کا
اور عالم سے یہ بہر صورت ۔ کر رہا ہے قبول نارئیت

ڈالتا ہے شعاع عالم پر ۔ ہی ثابت ہوا ہے بس پہر
کوئی جسم لطیف کہتا ہے ۔ منعقد صاف آب دریا ہے

بعض کہتی ہین مین بہت اجزا ۔ ایسی یہ جمع ہو گئی یکجا
عقل بعضونکی یون ہوئی ہے گم ۔ کہتی ہین اسکو جوہر انجم

یعنی ہے چارون عنصرون سے جدا ۔ پانچوان عنصر اسکو ٹہہرایا
اور اب اختلاف مشکل ہین ہے ۔ سکو باہم خلاف مشکل مین ہے

گفتگو بعض فلسفی کی ہے ۔ ہی گمان صفحۂ عریضی ہے
ہے بعضونکی نقش دل پر ہے ۔ یعنی اسکا کرہ مدور ہے

یو نہین بمقدار مین ہو اسی خلاف ۔ حکمائی بہم کیا ہے خلاف
بعض کہتی ہین ہی برابر ارض ۔ بعض کہتی ہین ہی یہ کمتر ارض

ہین جو سورج مین مختلف اقوال ۔ سبکی ہین ہی حقیقی پر دال
نہین دخل حقیقت خورشید ۔ ہے ہولی اصل حقیقت خورشید

بالیقین ایک سے کہا نہ گیا ۔ کہ ہے کیسا آفتاب کی کیا
سکو آتا ہے آفتاب نظر ۔ خوب حاصل ہے درک حس بصر

پر ہین عاجز فلاسفہ کی عقول ۔ ہے حقیقت سور کہی مجہول
کیا ہو درک حقیقت رحمان ۔ کہ نہین کار حس اہل جہان

نہ ملی راہ عقل کو بیشک ۔ ساحت عزت الہی تک

باقر مجلسی کی ہے تقریر

اس محل مین ہوئی یون تحریر
ترجمے مین کیا ہی یون تحریر

سب عناصر سے ہی جدا جوہر
ہیکان یہ ہی جو ہر دیگر

جسدم اسکو زمین سے پایا
ایک سو سات حصے ہے ہی بڑا

ساری قسمون سے اسکو ہی ترجیح
سبکی نزدیک آج تک ہی صحیح

اب یہ فرماتی ہین جناب امام
پہونچی اون پر درود اور سلام

باصواب اس کلام کا ہی جواب
کہ ملی کمرہون کو راہ صواب

جسطرح ہوتی ہین نہان سے دار
کہ بناتی ہین جو در و دیوار

بلکہ معنی ہین اس خدا کی اور
وہ جدا طور یہ علاحدہ طور

جیسی مخلوق ہی یہان ہر شے
یو نہین مخلوق نفس ناطقہ ہے

کوئی شاید کہی یہان یہ بات
کیون ہے اعلای و الطف اوسکی ذات

کیا ہی معقول ہی جواب اسکا
جو کہ ہو خالق تمام اشیا

کوئی پوچھی اگر ہین کیا معنی
متعالی لطیف ہوتی ہے کے

کرتی ہین یہ سوال جو ہو نگا
طلب معرفت ہی اسکی سوا

پہلی جانی وہ چیز ہی موجود
یا نہیں کچھ ہی اصل شی موجود

تیسری وجہ ہی یہ بعد اسکے
کہ حقیقت صفات کی جانی

سو یہ وجہین نہ کوئی جانی کا
درمیان وجود ذات خدا

کنہ ذات و صفات ہی دشوار
طلب معرفت نہیں درکار

دخل اوس چیز مین ہی غایت کا
جو ہی معلول اپنی علت کا

پھر تو ہرگز نہیں یہ لازم بات
کری دریافت کنہ ذات و صفات

جیسی ہی نفس ناطقہ کا وجود
نہیں شبہہ کسی کو ہی موجود

بلکہ تصدیق نفس ناطقہ کی
بوجود تصور سے ہے

مشاہر ثقات ہین جو حکیم
حال خورشید مین کیا رقم

شکل ہی آفتاب کی کروی
یہی مشہور ہی صحیح یہی

ملکہ ہی اور ربع وثمن زیاد
کام کی بات ہی کہ ہی یہ یاد

قول پاک جناب صادق ہے

جو کہی کوئی ابلہ و نادان
کیون خدا خلق سے ہوا پنہان

اسطرح کچھ نہیں خدا پنہان
کہ ارادے سے وہ ہوا پنہان

تا رعیت کی انکھون سے ہون نہان
حامیون پر ہو ہیبت سلطان

ذات اقدس ہی الطف و اعلی
کہین ادراک عقل سے بالا

درک فکر و نظر سے ہے ہی پاک
کرین فکر و نظر سے کیا ادراک

فکر و ادراک و وہم انسان سے
دانش و عقل و فہم انسان سے

جا ہی وہ جدا صفات مین ہو
سب سے اعلا ہر ایک بات مین ہو

صاف اعجاز امام کا ہی جواب
باصواب اس کلام کا ہی جواب

ہو سکی کا یہ چار وجہون سے
کبھی ممکن نہیں بغیر اسکے

دوسری وجہ جانی یہ ہے
علم کنہ حقیقت ذات سے

چوتھی یہ ہی کہ جان لے دانا
علت و غایت وجود ہی کیا

بس یہی جان لیں کہ ہی موجود
ہی اوسی سے وجود شی موجود

کہ ہی اللہ علت ہر شے
علت و غایت خدا کب ہے

آدمی کو جب اوسکا علم ہوا
کہ ہی موجود خالق اشیا

اسکی فرمائی ہین مثال امام

کب یہ لازم ہی جانین کنہ کو بھی
نہ کھلی کی کسیکو کنہ کبھی

ہی بوجہ من الوجوہ اچھی
آدمی کو ہی کافی و وافی

یونہیں امر لطیف روحانی
کوئی نادان اگر کری تقریر
دیتی ہین ابا امام ایسا جواب
کہ احاطہ مین کنہ ذات و صفات
جو اثر حس مین ہی ہویدا ہے
نہیں ایسا ہوا کوئی آگاہ
شاہد وہی ہی شش جہت مین عیان
یون صفت کرتی ہین طبیعت کے
ہی جواب امام ارض و سما
یہ وقوف حقایق اشیا
نہ گذر جای تا طبیعت سی
یونہی کیا حکمت طبیعت کو
کہ سوا ہی عقول کافہ سی
قائل صانع حکیم علیم
اور اگر کہتی ہین طبیعت کو
پھر یہ افعال جو ہوتی منسوب
ٹہہری یہ امر واضح البطلان
صانع اپنا تو ہی حکیم و علیم
خلقت ہین وہ آن ہین کی تاخیر
نہین کوئی مدبر و صانع
عورتون سی خلاف عادت کے اگر

ہین بلاشک نہین ہے کچھ بھی کوئی
ہی تمہاری یہ علم کی تقصیر
حس سی ہوجای معترض بیتاب
اسکی یہ نہین ہی ممکن بات
ہر نشان وجود پیدا ہی
ساحت معرفت مین پای راہ
ذات اوسکی نظر سی ہی پنہان
کام بیفایدہ نہین کرتے
جس سی ہی قیام ارض و سما
یہ کمال توافق اشیا
چیز کی حد قابلیت سے
جانی کیا قدرت طبیعت کو
یہ ورا ہی عقول کافہ سی
ہوگئی تہی جو منکران قدیم
بی شعور و ارادہ یہ بدخو
جانب بی شعور کچھ نہین خوب
لکرین آدمی پسند بیان
مبدع و مبدی قدیم و کریم
ہوگئی صاف منکر تدبیر
سب ہوا اتفاق سی واقع
ایسا پیدا ہو کوئی وحشت و سیر

پر حقیقت سی ہمکو کیا ہی خبر
کہ کیا وصف اسطرح اسکا
سلب کنہ معرفت کا حال
دوسری وجہ سی آتی ہی دیکھ
پھر یہ اک وجہ سی وہی خاص
عقل کا بھی یہی تقاضا ہے
لوگ جو صاحب طبایع ہین
سعی ہر شی مین کرتی ہی بیشک
دی طبیعت کو کس لئے یہ حکمت
لطف سی کردیا عطا کسنی
رای افکار بی شمار کری
جو طبیعت کو کہتی ہین حکما
پھر اوسیکا کیا ہی یہ اقرار
نام رکہتی ہین برخطا کی ہی
جیسی ثابت ہمین طبیعت ہے
جسقدر قاعدے ہین حکمت کے
جتنی ذرات ممکنات ہین اب
حکمای قدیم مین تہوڑے
رہتی ہین اس کمان بیجا مین
لاتی ہین اپنی حمق پر حجت
پاؤن تک سری ہوتے انسان

یعنی اکمیت اسکی ہی کہو اگر
نہین معلوم وجہ کچھ گویا
یونہین ہی جو کیا ہی نوع خیال
کہ نہین ایسی کوئی شی و یک
کہ نہین ایسی کوئی شی خاص
نقل کا بھی یہی تقاضا ہے
بیگمان منکران صانع ہین
پہونچی تا غایت و نہایت تک
کس لئے بخشی یہ سعی کی قدرت
مرحمت سی کیا عطا کسنی
عقل اگر تجربی ہزار کری
صاحب ادراک و باشعور ایسا
جسکا کرتی تہی جہل سی انکار
جاہلی سی یہ بات کیا کی ہی
بی شعور اور بی ارادت ہی
منطبق کیجیے اگر اوسی
کہہ رہی ہین زبان حال سی سب
اپنی نادانی و سفاہت سے
خود بخود خلق ہوتی ہین جو چیزین
ہوتی ہی جسکی جو عجب خلقت
جیسی ہوتی ہی خلقت انسان

ہو مگر کوئی ناقص اوسکا عضو
یا زیادہ سیان اعضا عضو

اسکو ٹھہراتی ہین دلیل قوی
حکمی انکار کی سفیہ غوی

تہا ارسطو حکیم جو دانا
اوس نی رد کردیا کلام انکا

عارضی سی سیان جسم بشر
کبھی حادث ہو کوئی چیز اگر

یعنی امر خدا ہین جو سی زیاد
کار لطف و عطا ہین جو سی زیاد

ہی یہ حجت کوئی مدبر ہی
صانع و حاکم و مقدر ہی

انہین ہین ایک نہج پر اکثر
آتی ہین ایک طور سی کی نظر

کسی علت کی وجہ سی یہ ہوا
کہ وہ ہوتی ہی جسم مین پیدا

ہی مثل بی ضرر بلا تشبیہ
کوئی صانع اگر بلا تشبیہ

ہو کی صنعت مین صورت دیگر
نہین الزام نقص صانع پر

جو کوئی اسجگہ کری یہ سوال
یعنی قادر ہی ایزد متعال

بچہ پیدا ہو سوی خلقت
پائی وہ جنس نوع کی صورت

اسکی حق نی یہ عمل کیا
جان لین تا تمام اہل ذکا

کہ نہین ہین فقط طبیعت سی
صنع ثابت ہی انکی خلقت سی

بلکہ ہی قدرت خدای جہان
علم و حکمت خدای جہان

کری ہر ذی شعور استدلال
کہ ہین محتاج ایزد متعال

پہنچین تا غایت کمال کو سب
اور سمجھین جلال و عزت رب

ختم مجلس مین ہی کلام امام

کر ادا شکر خالق اکبر
کہ ادای واسطی ہی نوع بشر

یہ دلائل کہی جو مینی بیان
یہ شواہد جو کہدی اس آن

اگر تو تدبر اور عبرت کر
دل سی کر خوب غور عبرت کر

شکل مین یا کہ یہ پیدا ہو
یا خلاف بشر ہویدا ہو

ہوتی ہین منکر مدبر یہ
ہوتی ہین منکر مقدر یہ

احمقو نکا دیا یہ اوسی جواب
خوب حاضر کیا یہ اوسی جواب

ناقص اوس سی ہو کوئی عضو جنین
جای انکار کردگار نہین

حکمتین ہین مطابق قانون
صنعتین ہین موافق قانون

ای مفضل تو دیکھتا ہی عیان
ہین جو حیوان قسم قسم ہیان

اونگلیان پانچ دست و پا دو دو
شاذ ہی جو خلاف انکی ہو

یا ہوا کوئی مادی مین خلل
کر ہوا حاصل اوس سی وہ مختل

چاہی ظاہر کری کوئی صنعت
پر ہو آلات مین جو کچہ علت

کب یہ تدبیر کی منافی ہے
فہم ہو تو مثل یہ کافی ہے

چاہی کردی جناب غفور
رحم و مادہ ہی علت دو

حاکم خلق ایزد متعال
اب یہ فرماتی ہین جواب سوال

سب ہون آگاہ خالق اشیا
تجہکی سب پر حقیقت اشیا

ہون ہمیشہ جو اک صورت پر
نہ ہو امکان صورت دیگر

کہ ہی گاہی چنان و گاہ چنین
تا ہو ہر ایک کو یقین یہین

سب ہین محتاج اوسکی قدرت کی
اور ایجاد رب عزت کی

احسن الخالقین ہی صانع خلق
ناصر صادقین ہی صانع خلق

ای مفضل جو ہی تجکو دیا
یاد کر جسقدر بیان کیا

تابع دوستان خالق رہ
شاکر احسان خالق رہ

جزو کل سی بہت سی ہو تو رہا
نفع منظور اسمین ہی مرا ہی

کی مفضل نی عرض ای مولا
تیری بارہی ہی مجکو ہی ہارا

فہم و حفظ حدیث والا کا
پھر کہا یون امام صادق نی
کہ چکی جب یہ حضرت جعفر
یون امام ششم نی فرمایا
مین نی تحریر یہ حدیث جو کی
حافظ اسکا یہ ہو گیا ہون مین
وہی ہی حمد و شکر کا شایان
دل کو فارغ کر ای مفضل آب
دونگا مین علم عالم ملکوت
جو عجیب و غریب مخلوقات
جو مقام و مراتب انکی ہین
تا بہ سدرہ تجھی ہین دونگا علم
علم تحت الثری بہی دونگا تجھی
تیرا جی چاہی جب یہانسی جا
تو ہی حفظ و حمایت حق مین
مومنونکی ہین دل تیری طالب
خود کہون گا بیان و شرح کی تا
کہو ونگا تیری شک و ریب تمام
اب تہ اظہار ہی مفضل کا
اسقدر لیکی نعمتین آیا
عین و ہانسی یہ لطف و تہا کی پھرا

حمد شکران حق تعالی کا
یاد کر لی مشیت حق سے
غشی طاری ہوا مفضل پہ
کیسا پاتا ہی حال تو اپنا
ہو گیا بی نیاز یہ فدوی
کہ ہتھیلی سی پڑہ رہا ہو نمین
حکمتین ہو رہی ہین جسکی عیان
کہون گا اور بہی مفضل سب
سنکی جسکو ہو محو ونکو سکوت
جو ملائک ہین نیک ذات و صفات
جو کمال مناصب انکی ہین
کرون کا جن و انس سی با علم
واقف اچھی طرح کرونگا تجھی
تیرا جی چاہی جب یہان پھر آ
رہیو ظل حفاظت حق مین
جیسی پیاسی ہو عین پانی کی طالب
علم دونگا بیان و شرح کی سات
تجسی کہہ دونگا علم غیب تمام
اب تہ اقرار ہی مفضل کا
لیکی ایسی کرامتین آیا
کہ کوئی اسطرح نہ جا کی پھرا

دست اقدس امام نی انکی پر
جو خدا چاہی ای نکو کردیا
ہو کی بیہوش کر پڑا با ہوش
یہ مفضل نی سنکی عرض کیا
یون مری سامنی ہی اب حاضر
صنعتون پر نگاہ کرتا ہون
ہی یہ ارشاد جعفر صادق
جلد تجسی بیان کرد ونگا
اپنی الطاف سی خدائی کیا
جو خدا نی کہی صنوف ملک
علم دونگا تجھی مین ان سبکا
علم دونگا زمین ہفتم تک
جسقدر علم مین نی تجکو دیا
میری حاضر ہے یا کہ غائب ہے
میری نزدیک مرتبہ تیرا
مین نی وعدہ کیا ہی جو تجسے
امر ہای عجب عیان ہونگی
اوسنی ہی یہ امام دین واقف
اپنی مولا کی پاس سے مین پھرا
کہ کسینی کبھی نہ پائی تہین
کرون بی انتہا ثنای خدا

رکھدیا سینہ مفضل پر
یہ حدیثین نہ بہولیو زنہار
بعد اک آنکی جو آیا ہوش
انکی تقویت سی ای مولا
ہون مین گویا ہتھیلی پر ناظر
حمد و شکر اللہ کرتا ہون
نور چشم پیمبر صادق
سر غیب علوم ارض و سما
آسمان و زمین مین جو پیدا
جو خدا نی کہی صفوف ملک
اور بہی علم ہا یا انکی سوا
لیکی ذرو سنی علم النجم تک
ایک حصہ ہی جزو اجزا کا
تو ہر اک حال مین مصاحب ہے
کرم و لطف حق سے ہے اعلا
سائلا و سکانہ ہو جو مجھسی
سر مکنونم سب عیان جونگی
کوئی جن چیز و سنی نہین واقف
شادمان قصد اپنی گہر کا کیا
کسکو یہ باتین ہاتہ آئی تہین
کرون حمد خدا ثنای خدا

اب سنو نظم ترجمہ کا سبب

بحر معقول و قلزم منقول
تربیت دہ فروع و اصول

نور پروردگار خاک نشین
شجر میوہ دار خاک نشین

پیر و مظہر العجائب ہین
جیسی حاضر ہین ویسی غائب ہین

کوئی ہمدم نہین سوای کتاب
کہو یا نور بصر برای کتاب

صاحب علم صاحب توفیق
صاحب حلم صاحب تحقیق

اونکا فرمان واجب الاذعان
دل سی ہین اونکا تابع فرمان

علم فقہ و حدیث سی واقف
غامضات علوم کی کاشف

صبح سی شام تک کتاب و صیام
شام سی صبح تک قعود و قیام

نہین مطلب طعام شیرین سے
کام اکثر کلام شیرین سے

رات دن ہی زبان پہ نام خدا
ورد آٹھون پہر کلام خدا

بھولی دنیا خیال عقبیٰ مین
بھولی عقبا خیال مولا مین

ہی نماز حضور قلب مدام
پر بہار رہتا ہی نور قلب مدام

ہی چراغ آفتاب سی روشن
دل ہی کس آب و تاب سی روشن

ہین یہ مہتاب آفتاب و ستاد
یہ چمن زار ہین سحاب و ستاد

نور ہین نور سی ہوی مشتق
مرد موفق کو شک نہین مطلق

گو یہ ہین آفتاب چرخ برین
مثل سایہ مگر ہین خاک نشین

انہین سی ہی بلند رایت دین
کوس شہرت ہوا ہی نوبت دین

جہد کرتی ہین یہ تہجد مین
بیٹھتی ہین فقط تشہد مین

رات دن روی دل ہی سوی خدا
طائر دل ہی مرغ قبلہ نما

سینہ مروہ ہی دل صفا انکا
موج زمزم ہی بوریا ان کا

قبلۂ دین و کعبۂ ایمان
صاحب نہر نوذر و سلمان

تارک جاہ و حشمت دنیا
طالب کنج و نعمت عقبیٰ

جرم مہتاب داغ پیشانی
ہی جہانتاب داغ پیشانی

ایک اونکا ہی ظاہر و باطن
ایک اونکا ہی ظاہر و باطن

طبع باجودت و لطیف و ظریف
نام کاظم علی نجیب و شریف

اونکی ارشاد سی ہوئی یہ نظم
اونکی امداد سی ہوئی یہ نظم

عقل اونکی چراغ خانۂ دین
خلق مین تازہ باغ خانۂ دین

نہ دنو نکو طعام و آب سی کام
نہ شبو نکو قرار و خواب سی کام

دلکو تیغ زبان سی شغل غزا
پارۂ نان خشک شبکو غذا

نہین اندام پر نقوش حصیر
نام اللہ ہی بکف قلم تحریر

ذکر دنیا کبھی نہین کرتے
فکر دنیا کبھی نہین کرتی

نہ جہکا سر کبھی سوای نماز
انہین ہی بی نیاز ہی نیاز

حضرت مجتہد کے ہین تلمیذ
داغ استاد دل مین ہے تعویذ

بحر استاد ہین گہر شاگرد
شجر استاد ہی ثمر شاگرد

کوئی زاہد نہین سنا اینا
کوئی عابد نہین سنا اینا

ہین کلید کنوز علم خدا
آشنای رموز علم خدا

کوہی دریای علم گوہر پاک
مثل دریا مگر ہی بستر خاک

گو ریاضت سی سست ہے تن پاک
پر عبادت مین چست ہی تن پاک

کبھی تسبیح ہی کبھی تحمید
کبھی تہلیل ہی کبھی توحید

نہ یہ آہن نہ کعبہ مقناطیس
پر ہین لوہی سی انجذاب مین ہمیس

دل بھی ہین سوی رب کعبہ رجوع
آپ محراب ہین میان رکوع

گو کہ مخدوم خاص و عام ہین
ہادی خلق لاکلام ہین

ڈول خود کھینچتین ہین ہر وضو
ضبط دل پر ہی بس طرح قابو

ہی ریاضت سی جسم پاک ضعیف
پر نہین دیتی ایک کو تکلیف

ہی خیال ابوتراب انہین
خاک سی کیا ہوا جتناب انہین

یاد ہر دم ہین جو امام حسین
آب شیرین سی ہوتی ہین بیچین

یہ بہی جز قرص نان نہین کہاتی
نعمتین ہیکان نہین کہاتی

شمع فانوس سان ہین گوشہ گزین
کر رہی ہین فروغ دین مبین

وہی فیض ابر سی ہی آٹھ پہر
ہر جماد و نبات و حیوان پر

سورج ایسا ہو یہ نہین ممکن
کہ وہ ہی کوچہ گرد و ساکن

بنتی ہین تابش شمس سے یاقوت
انسی پاتی ہی روح ایمان قوت

کربلا کا خیال ہی دن رات
ذکر دشت قتال ہی دن رات

عاشق شاہ کربلا ہین یہ
خضر راہ کربلا ہین یہ

تہا جو ناواقف حلال و حرام
ہو گیا واقف حلال و حرام

تابع ای ناسخ ان کا ہو تو ہے
خاک شو پیش ازانکہ خاک شوے

فضل پیدا کندہ مرد و سال
جب ہوا میری شامل احوال

دل مین آیا لکھون کوئی تاریخ
کہ رہی ختم نظم کی تاریخ

جبکہ ای رشک ناسخ ذیشان
رشک حسان و غیرت سحبان

پاچکی نظم مثنوی سی فراغ
کہل گیا گلبن سخن کا باغ

حکم استاد مین بجالایا
سب وہ ارشاد مین بجالایا

دل مین آیا کہ ایسی ہو تاریخ
صوری و معنوی ہو جو تاریخ

مادہ باصواب موزون ہو
مصرع لاجواب موزون ہو

پر نہین دیتی رخصت خدمت
خادمونکو بہی حسرت خدمت

گو زمانہ ہی انکا خدمتگار
کام لیتی سی پر ہی غیرت و عار

دل و جان سے ہی عشق آل عبا
کیون نہ ہو انکو شوق کمل کا

جی سی ہین تابع امام حسن
تلخ ہین لذتونسی کام و دہن

کہاتی ہی نان خشک امیر کبیر
نائب حضرت بشیر و نذیر

یہی وارد ہی حکم پیغمبر
کیون نہ بیٹہین جہان سے چہپکر

ابر مین آفتاب ہی پنہان
پر وہی ہی اثر میان جہان

پردۂ شب مین ہی نہان سورج
پر افاضی مین ہے عیان سورج

فیض دنیا ہی اوس سے کو جاری
انسی جاری ہی فیض دینداری

جان کو ہی غم حسین سے کام
دلکو ہی ماتم حسین سے کام

یاد ہی شمر کی جو خونخوار
دیدۂ دل سی ہی لہو جاری

کرتی ہین کافرونکو یہ مومن
کرتی ہین منکرونکو یہ موقن

شکر رتبہ خدا نے انکو دیا
موتوا قبل ان تموتوا کا

ہوتا ہی سال ختم نظم بیان

بے خزان ہو گیا جو باغ سخن
اور حاصل ہوا فراغ سخن

مصرع صاف عیب سی پایا
ترجمہ ہی حدیث امجد کا
۱۲۵۴

میری استاد شہر کی استاد
شہر کیا اہل دہر کی استاد

ہی جو مجسی بجان و دل راضی
نام و تاریخ کی اشارت سے

نام رکہا سراج نظم اسکا
۱۲۵۴
اس سی تاریخ نظم ہی پیدا

سنکی جسکو مورخان جہان
کہولین شاباش مین زبان

ہوئی تاریخ رشک نظم گہر
شرح اقوال صادق رہبر
۱۲۵۴

سبب طبع کا بیان سنو

بعد نعت رسول ختم رسل / آب پاک بتول ختم رسل
انبیا و ائمہ و اصحاب / اولیای و ائمہ و اصحاب
میری استاد کہ جنکی حبت ہے / نذر کی پادشاہ کو تب یہ
اندنوں کانپور مین تہا مین / متفحص بہت تہا اسکا مین
کون نواب رشک مہر منیر / [illegible]ناب رشک مہر منیر
نام بہی آشکار روشن ہے / طبع بہی مہروار روشن ہے
صاحب جود و بخشش و ایثار / راغب جود و بخشش و ایثار
حاتم اس دور مین اگر ہوتا / دم کردون قباب پر ہوتا
ایسی فیاض د و اگر ہوتی / سونی کی سایلونکی کہر ہوتے
ساتہ انکی جو لکہنو آیا / پہر مجہی قصد جستجو آیا
لیی آئی میان جی کو بہی / جنس صحت کی مشتری کو بہی
اور اسکا یہ حال فرمایا / ہو گی گر [illegible]
لیکن اس شرط پر کہ دیکہو تم / بہر تصحیح [illegible] صرف [illegible]
لیی اجزای مثنوی اور / [illegible] گیا یقین سے
نہ ہی شائبہ معائب کا / نہ ہی ستم سہو کاتب کا
حال استاد اگرچہ ظاہر ہی / جانتا ہی جو اوستی ماہر ہی
ہی لہ نہیں کا کلام بی تعقید / یہی ہی لا کلام بی تعقید
جیسی ناسخ مچا گئی دہومین / شعرای زبان اردو مین
تین د[illegible]زمانی / اہل انصاف جنسی شرمائی
جہلا مدح کیا رہیں انکے / دہوم ہی اہل علم مین انکی

بعد حمد خدای بی ہمتا / ایزد ذو العلای بی ہمتا
بعد مدح معز باب خدا / تابعان و مہذبان خدا
اسکی چہنی کا حال لکہتا ہون / ابتدای مآل لکہتا ہون
اوسی سال انتقال فرمایا / اوسی سال ارتحال فرمایا
تہا مقدرسی نوکر نواب / بخت یاورسی نوکر نواب
مہر پایا تخلص انور / یون ہی کسکا تخلص انور
بحر مین کیونکر آئین نام و خطاب / کوزی مین کیا سمائین نام و خطاب
اسپر نامدار ضیغم جنگ / خلف باوقار ضیغم جنگ
قدر اہل کمال کرتی ہین / با ثمر کو نہال کرتی ہین
رہین اقبال و جاہ و حشمت سے / رہین اجلال و جاہ و حشمت سے
اکدن مولوی شہید آئی / شام کو مثل ماہ عید آئی
آئی ہی دی یہ مثنوی مجکو / دولت بی زوال دی مجکو
کہ ارادہ ہی طبع کا اسکی / دہوم مچ جای جا بجا اسکی
شوق اسکا جو تہا زیادہ مجہے / بلکہ کرنا تہا استفادہ مجہے
کہ یہ چہپوائین کی ضرور اسکو / شہرہ پاتا ہی دور دور اسکو
نظم کا رنگ بی زوال رہی / دشمنون کی زبان لال رہی
کہ وہ موجد ہوئی فصاحت کے / سب مقلد ہوئی فصاحت کے
صحت لفظ ہی عیان اسمین / کچہ نہین حاجت بیان اسمین
ا[illegible]لب ہوا کوئی / ہند یو نہین عجب ہوا کوئی
اور جو لوگ انکی منکر ہین / کب فن شاعری سی ماہر ہین
دیکہی مرتبہ تخلص کا / دیکہی دبدبہ تخلص کا

واہ کیا خوب ہی کلام انکا / تا قیامت رہیگا نام ان کا
ایسی گر دسی پائی ہین / مستعد کسکی ہاتہ آئی ہین
ایک دو ہون تو نام ہی لکہون / حصر ہو تو کلام ہی لکہون
ہوتی ہی ختم کس زمانی مین / الغرض مین نے اس زمانی مین
باعث فخر درگہ شاہان / شاہ واجد علی شہ شاہان
سیر کی خوب لطف اوٹھایا خوب / خوب دیکہا تو اسکو پایا خوب
دوست میری ہین حاج حرمین / انس کرتی ہین حاج حرمین
اونکو دی اسکی طبع کی تکلیف / گو بظاہر اونہین ہوئی تکلیف
نوبت طبع جسگہڑی آئی / فکر تاریخ طبع کی آئی
بسکہ تہین بہال نظم مین مجبوب / ہو گئین حال نظم مین محسوب
مثنوی [illegible]ال ہی جیسی / سہل تر بول چال ہی جیسی
ناکہان شعر عیب سی پایا / خالی و پاک عیب سی پایا
سب اسی مثنوی کو کہتی ہین

یون تو استاد سیکڑون گذری / سخن ایجاد سیکڑون گذری
علم و شعر و کمال مین اچھی / ذات مین بول چال مین اچھی
سیکڑون سی زیادہ ہین شاگرد / قابل استفادہ ہین شاگرد
کہ زمان سلف سی بہتر ہی / دور سلطان خلق پرور ہی
فلک عز و افتخار و شرف / جسکی محکوم ہین وقار و شرف
یکقلم کر کی حد و کد ہی / اصل کے نقل مین بہی خود لکہی
ہی محمد حسین نام اونکا / نیک ہی ایک ایک کام اونکا
پر ثواب اسکا حد نہین رکہتا / انتہا تا ابد نہین رکہتا
گو کہ پہلی کہی تہین تاریخین / مندرج ہو رہی تہین تاریخین
دہیان آیا کہ ایسی ہو تاریخ / نہ کہی ہو کسی نی جو تاریخ
یو نہین تاریخ بی تکلف ہو / وہ بہی خوش ہو جسی تکلف ہو
نہین ہین غیر یکدگر مصرع / مشعر ادہ ہی ہر مصرع
بس اسی کو کہتی ہین

قطعۂ تاریخ از ماہر فن شی[illegible]

جب عنایات رب یزدان سے / چہپ گئی مثنوی خوش اسلوب
اوسکے تاریخ طبع ح[illegible] بینے / یون کہی مثنوی چہپی کیا خوب

سنہ ۱۲۶۵ ہجری